دنیا کے گھر کو جنت نما بنانے کیلئے احادیث سے

ماخوذ ترغیبات پر مشتمل ایک بہترین کتاب

مسلمان عورتوں کیلئے بیش بہا تحفہ

جنتی عورت

جنتی عورتوں کی علامات

شوہر کی خدمت پر جنت کے درجات

جنتی عورتوں کی حفاظت

عورتوں کے بے شمار ثواب دلوانے والے آسان اعمال

جنتی عورتوں کے درجات

مومنہ صالحہ عورت کی حور سے فضیلت

اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہر گھر

جنت کا نمونہ بن سکتا ہے

تالیف:

مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب القاسمی مدظلہ العالی

استاد حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جون پور

اسلام بک ڈپو داتا دربار لاہور

سلمان عورتوں کیلئے بہترین

جنتی عورت

جنتی عورتوں کی حفاظت

شوہر کی خدمت پر جنت کے درجات

جنتی عورتوں کی علامات

صالحہ عورت کی حور سے فضیلت

جنتی عورتوں کے درجات

عورتوں کے بے شمار ثواب
دلوانے والے آسان اعمال

سے اور اس پر عمل کرنے سے ہر گھر
کا نمونہ بن سکتا ہے

تالیف

محمد ارشاد صاحب القاسمی
مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور

اسلام بک ڈپو
داتا دربار لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جملہ حقوق کتابت محفوظ ہیں)

نام کتاب	:	جنتی عورت 84997
مرتب	:	مولانا مفتی محمد ارشاد قاسمی
کمپوزنگ	:	محمد ظفر
ناشر	:	چوہدری غلام رسول، میاں جواد رسول
اشاعت	:	دسمبر 2009ء
تعداد	:	1100
طابع:	:	آر۔ آر پرنٹرز، لاہور

قیمت

/- روپے

ملنے کا پتہ

ملت پبلیکیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-38452688

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795 پروگریسو بکس

Marfat.com

ذخیرہ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	9
2	جنتی عورت کون؟	11
3	نیکی میں شوہر کی اعانت کرنے والی	13
4	نیک عورت کون ہے؟	15
5	جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے	16
6	کون عورت خوش نصیب؟	16
7	صالح اور نیک عورتیں جنت میں پہلے جائیں گی	17
8	نیک عورت نصف دین ہے:	17
9	نیک عورت بڑی اہم ترین دولت	18
10	بہترین عورت	19
11	صالح اور نیک عورتیں بہت کم ہیں	19
12	صالح عورت کا عمل ستر صدیقین کے برابر	20
13	دنیا کی عورتیں حورعین سے افضل ہیں	21
14	جنت کے آٹھوں دروازے کس کے لیے	21
15	موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے	22
16	شادی نہ کرنے والی عورتوں اور مردوں پر لعنت	23
17	عورتوں کے لیے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر	24
18	عورت کے ذمہ گھریلو خدمت ہے	25
19	عورت گھر کی نگہبان ہے	25
20	عورت کے لیے اس کا شوہر جنت یا جہنم	26
21	شوہر کو خوش رکھنے والی جنت میں جائے گی	27
22	شوہر کو خوش رکھنے کا حکم	27
23	شوہر کی خدمت اور محبت کرنے والی خدا کو محبوب	28
24	شوہر کی خدمت صدقہ ہے	29

Marfat.com

25	شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بیکار ہی معلوم ہو	29
26	شوہر کا حق ادا نہیں ہو سکتا	30
27	شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے	31
28	شوہر کی اطاعت کی وجہ سے مغفرت	31
29	بچوں اور شوہر سے محبت نیکی اور صلاح کی پہچان ہے	32
30	نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی	33
31	غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو شوہر کا حکم ہوتا	33
32	ناشکر گزار کی طرف خدا کی نگاہ بھی نہیں	34
33	شوہر کی ضرورت کا پورا کرنا عورت کا اولین فریضہ	34
34	آپؐ کے نزدیک کون مبغوض عورت	35
35	شوہر سے بھلائی کا انکار تو اعمال برباد	36
36	بلا اجازت شوہر نفلی روزے کی اجازت نہیں	36
37	شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر	37
38	شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ	37
39	لعنت والی عورت کون؟	38
40	عورت کو شوہر کے خلاف اکسانے کی ممانعت	39
41	شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام	40
42	خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے	40
43	شوہر کی بلا اجازت نکلنے پر لعنت	41
44	شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر خدا کے غضب میں گرفتار	42
45	شوہر کی تکلیف پہنچانے والی پر حور جنت کی بددعا	42
46	کیسی عورت پر خدا کی دعائے رحمت	43
47	شوہر کی شکر گزار نہیں تو خدا کی نگاہ کرم نہیں	44
48	عورتوں سے قیامت میں سب سے پہلے کیا سوال ہوگا؟	44
49	اس نے خدا کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی	45
50	شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں	46
51	عورت گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرے	46
52	شوہر کو ناراض چھوڑے رکھنا اور پرواہ نہ کرنا لعنت کا باعث	47

Marfat.com

48	شوہر کے غائبانہ میں زینت نہ کرے	53
49	شوہر سے بے پرواہی اچھی بات نہیں	54
49	شوہر کی ناشکری سے بچو	55
50	گھروں میں شوہروں کی خدمت تمام افضل ترین اعمال سے بڑھ کر	56
51	عورتوں کا مرد کے کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے	57
51	مسنون ہے کہ عورت غسل' وضواور استنجاوغیرہ کے پانی کا انتظام رکھے	58
52	شوہر پر عورت کا کیا حق ہے؟	59
53	حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا ثواب	60
53	حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب	61
54	دودھ پلانے کا ثواب	62
54	بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہیفوائد: دن والی خوبصورت بانجھ سے	63
56	اولاد پر مہربانی کے ساتھ شوہر کی نافرمانی نہ ہوتو جنت میں	64
56	لڑکیوں کی محبتانہ پرورش جہنم سے نجات کا باعث	65
57	آپ اسے بھی پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟	66
57	عورت جو جنت میں آپ اکے بغل میں رہے گی	67
58	عورتوں کی مسجد گھر ہے	68
58	صحن کے مقابلہ میں کمرہ بہتر ہے	69
58	عورتوں کو روشنی کے بجائے اندھیرے میں نماز پڑھنا افضل ہے	70
59	عورت باہر نکلتی ہےتو شیطان ساتھ ہو جاتا ہے	71
60	زینت کے ساتھ گھر سے باہر نکلنے والی خدا کے غضب میں	72
61	عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت	73
62	ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت اور اس کا طریقہ	74
62	عورتیں راستے میں کس طرح چلیں	75
63	عورتوں کو چاہیے کہ راستہ کے کنارہ چلیں	76
63	عورت کا بن سنور کر نکلنا باعث لعنت ہے	77
64	عورتوں کی خوبی کس میں ہے؟	78
64	فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے سخت تاریکی میں	79
65	گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند	80

Marfat.com

81	عورتوں کو تنہا سفر کرنے کی اجازت نہیں	66
82	عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں	66
83	مزاروں پر جانے والی عورت کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں	67
84	حضرت فاطمہ کو سخت ڈانٹ کہ قبرستان چلی جاتی تو جنت سے محروم ہو جاتی	68
85	عرس اور مزاروں پر جانے والی عورتوں پر خدا اور رسول کی لعنت	69
86	عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے	70
87	اجنبی مرد کو بھی دیکھنا اور تاکنا منع ہے	71
88	دیور سے بے پردگی اور ہنسی مذاق حرام ہے	71
89	عورت کے لیے دو مقام ہیں	72
90	بن سنور کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے	73
91	عورتوں کے لیے امارت، دنیاوی عہدہ جائز نہیں	74
92	دبیز دوپٹہ کا حکم	75
93	دوپٹہ کیسا ہو؟	75
94	باریک ساڑھی اور کرتا جبہ پہننے والی جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی	75
95	باریک دوپٹے جس سے رنگت نظر آئے ممنوع ہے	76
96	باریک کپڑا ہو تو نیچے استر لگا لے	77
97	عورتوں کو پاجامہ پر رحمت و مغفرت کی دعا	77
98	عورتوں کا پاجامہ ٹخنے سے کتنا نیچے رہے	78
99	ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں بلکہ حکم ہے	78
100	عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے	79
101	گھنگھرو دار زیور پہننے والی عورتوں پر لعنت اور غضب خداوندی	79
102	زیوروں کی زکوٰۃ اہتمام اور تاکید سے نکالیں	80
103	زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر جہنم کی وعید	81
104	عورتوں کو نفلی صدقات و خیرات کا حکم	81
105	عورتوں کو صدقہ کی ترغیب	82
106	بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی خیرات کا واقعہ	83
107	دست کاری سے مال حاصل کرنا اور صدقہ کرنا	83
108	ہدیہ کی تاکید اور اس کا ثواب	84

Marfat.com

109	قرض دینے کا ثواب	84
110	شوہر پر خرچ کرنے کا ثواب	84
111	سائل کو ضرور کچھ دے دے خواہ معمولی چیز ہو	85
112	صدقات کی ترغیب پر عورتوں کے صدقہ کا ایک واقعہ	86
113	اپنی مطلقہ یا بیوہ لڑکی پر خرچ	86
114	رشتہ داروں پر صدقہ خیرات کا ثواب	87
115	پڑوسیوں کی رعایت اور ان پر صدقہ خیرات کا حکم	88
116	صدقہ جاریہ اور اس کی اہمیت	88
117	کسی کو آگ یا ماچس وغیرہ دینے کا ثواب	89
118	شوہر کے مال سے صدقہ خیرات کا ثواب	90
119	احسان اور بخشش کرنے والے کا شکریہ	90
120	عورت گھر میں سے کچھ خرچ کرے تو اس کو بھی ثواب	91
121	تم نہیں دو گی تو خدا بھی نہیں دے گا	92
122	احسان جتلانے سے صدقہ خیرات کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے	92
123	عورتیں جہنم میں زائد ہوں گی	93
124	عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ	94
125	عورتیں جہنم میں جانے سے کیسے بچیں گی	94
126	پڑوسی کو پریشان کرنے کی وجہ سے جہنم	96
127	ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت جنت میں جائے گی	97
128	ماں کے حق کو ضائع کر کے بیوی کی اطاعت قیامت کی علامت	101
129	عورتوں کے لیے بھی وعظ کا سلسلہ ہونا چاہیے	102
130	عورتوں کے لیے بھی بیعت سنت ہے	102
131	عورتوں کا جہاد حج ہے	103
132	حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد خصوصیت سے گھر لازم پکڑے	103
133	عورتوں کے لیے اعتکاف سنت ہے	104
134	عورتوں کو بھی مسواک مسنون ہے	104
135	جنت میں لے جانے والے بعض اعمال کا بیان	105
136	نماز اشراق	105

Marfat.com

137	نفل اوابین	106
138	صلوۃ التسبیح	106
139	نماز تہجد	107
140	صلوۃ الحاجۃ	109
141	تلاوت کلام پاک کے فضائل وفوائد وبرکات	109
142	دعائیں اذکار وظائف۔عورتوں کی ایک خاص۔دعا	111
143	پریشانی کے موقع پر عورتوں کو ایک دعا کی تلقین	112
144	کلمہ طیبہ	112
145	ایمان تازہ	113
146	موت سے پہلے اس کی کثرت کا حکم ہے	113
147	نہ موت کے وقت دہشت نہ قبر میں وحشت	113
148	عرش عظیم کی حرکت اور بندہ کی مغفرت	113
149	سبحان اللہ وبحمدہ پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں	114
150	گناہ معاف خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر	114
151	تیسرے کلمے کی فضیلت	114
152	جنت کے پودے	114
153	گناہ جھڑ جاتے ہیں	114
154	چوتھے کلمے کی فضیلت	114
155	سید الاستغفار	115
156	استغفار اور اس کے فوائد	115
157	جو اپنے نامہ اعمال سے خوش ہونا چاہے	116
158	تسبیح فاطمی	116
159	صبح وشام کی وہ ذکر ودعا جو ثواب کے ساتھ پریشانیوں کا بھی دافع ہے	117
160	عورتوں کے بعض خاص اذکار	117
161	دعا سے پہلے کا عمل	118
162	کفارہ مجلس کی دعا	118
163	درود پاک	119

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

خالق کائنات نے انسانی دنیا میں عورتوں کو جو مقام ومرتبہ بخشا ہے اور جن خوبیوں اور گوناگوں صفات سے نوازا ہے' اور اس دنیا میں انسانی خوشگوار زندگی اور پرسکون حیات کے لیے عورت کو جو اساس و بنیاد کا درجہ حاصل ہے وہ اہل بصیرت واصحاب معرفت پر مخفی نہیں۔

دورِ حاضر میں اس اساس اور بنیاد کو مغربی تمدن اور نئی تہذیب نے پاش پاش کر دیا ہے۔ اور گھریلو و معاشرتی نظام جو بگڑا ہے اور گھریلو پرسکون ماحول جو فاسد ہوا ہے اس میں اس نئی تمدن کو عظیم دخل ہے۔ عورتوں کو گھر کے بعافیت پرسکون ماحول سے نکال کر اجانب اور غیروں سے ملا کر آفس اور دفتر میں بٹھا کر بچوں کی تربیت اور شوہر کے حقوق کو پامال کیا ہے۔ مساوات کا سبز باغ دکھا کر صنف نازک پر ظلم ڈھایا ہے۔ شریعت سے ہٹا کر نئی تعلیم دلا کر یورپین تہذیب سے متاثر کرا کر اس کے امن وسکون و عافیت وعفت کی زندگی کو خاک میں ملا ڈالا ہے۔ جس نے اسے پیدا کیا' وجود بخشا' معدوم سے موجود کیا وہ اس کے مزاج وفطرت سے خوب واقف ہے۔ اس نے اس نازک رشتہ کو قرآنی تعلیمات میں خوب اچھی طرح بیان کیا ہے۔ اپنے نبی کی زبانی اس صنف نازک کی صلاح اور ان امور کو جس سے دینی و دنیاوی فلاح متعلق ہے جس سے اس دنیا میں جنت نشان خوشگوار زندگی وابستہ ہے۔ ان کی تعلیمات وارشادات کی روشنی میں واضح کیا ہے اور اس کی رہنمائی کی ہے۔ افسوس کہ ہمارے ماحول میں مردوں کو تو کچھ نہ کچھ دینی معلومات ہوتی رہتی ہیں مگر عورتوں میں دینی معلومات کا اکثر فقدان ہے۔ دینی نادانی اور جہالت کی وجہ سے اکثر ان کی دین و دنیا کی بھلائی جاتی رہتی ہے۔

علمی وکتابی دنیا میں عورتوں کے متعلق بکثرت کتابیں پائیں گے۔ دیگر کتابوں کے مقابلہ میں اس کی ترتیب آپ ایک الگ اور جداگانہ پائیں گے۔

عاجز نے اس کتاب میں احادیث نبویہ ﷺ کے ذخیرے سے عورتوں کے متعلق تمام تر باتیں جس کی دینی اور دنیاوی اور خوشگوار زندگی کے اعتبار سے ضرورت پڑتی ہے' بیان کر دیا ہے ارشاد نبوی ﷺ کے ذریعہ سے عورتوں کی فلاح و بہبود کے راستے سے جس سے دین و دنیا دونوں میں کامیاب وسعادت مند زندگی حاصل ہوسکتی ہے اور ایک خوشگوار ماحول جنت نشاں زندگی میں رہ

Marfat.com

سکتی ہے، نہایت تفصیل سے ذکر کر دیا ہے۔ اس میں عورتوں کی فطرت کے تمام تر پہلوؤں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ عورتوں کے ماحول میں جو صلاح وتقویٰ کے خلاف راہ مستقیم کے برعکس باتیں اور عمل رائج ہیں، جن سے وہ جنت کے راستہ سے ہٹ کر راہ جہنم پر لگ گئی ہیں ان امور کی بھی تفصیل احادیث مبارکہ کی روشنی میں کر دی گئی ہے۔ اپنی ماؤں اور بہنوں سے ہمیں امید ہے کہ ان کے حق میں یہ کتاب بے انتہا نفع بخش ہوگی۔ اس کے مطالعے اور اس پر عمل کر کے وہ اس دنیا میں بھی اپنی سکون عفت و عافیت کی زندگی گزار کر گھریلو خوشگوار ماحول میں رہتے ہوئے صلاح وتقویٰ کے اعمال سے آراستہ ہو کر جنت کی مستحق ہو سکتی ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے پاک عورتوں کی دنیا میں اسے تا قیامت قبول فرمائے۔ اور اس کتاب کے ذریعے وہ دین و دنیا کی خوشگوار زندگی حاصل کر سکیں۔ جہنم والے اعمال سے بچ کر جنت والے اعمال میں ان کا رخ ہو جائے۔ پوری امت مسلمہ کو خصوصاً عورتوں کو صراط مستقیم اور سنت و شریعت والی زندگی نصیب فرمائے۔ عاجز کی سعی کو قبول فرما کر اپنی رضامندی اور آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ اور روز محشر دامن عفو میں جگہ مرحمت فرما کر صدیقین اور صالحین کے زمرہ میں شامل فرمائے۔ آمین۔

والسلام
محمد ارشاد القاسمی بھاگل پوری
استاذ حدیث، مدرسہ ریاض العلوم گورینی۔ جون پور
یکم ربیع الاول ۱۴۲۱ھ۔ جون ۲۰۰۰ء

Marfat.com

جنتی عورت کون؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے پوچھا کیا میں تم کو جنتی عورت کے بارے میں نہ بتادوں وہ کون ہے؟ ہم نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے فرمایا! شوہر پر فریفتہ، زیادہ بچے جننے والی۔ جب یہ غصہ ہو جائے یا اسے کچھ برا بھلا کہہ دیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے، تو یہ عورت (شوہر کو راضی کرتے ہوئے) کہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہ سوؤں گی جب تک کہ تم خوش نہ ہو جاؤ۔ (ترغیب جلد۳ صفحہ ۳۷)

فائدہ: اس حدیث پاک میں جنتی عورت کی صفت بیان کی گئی ہے کہ جنت میں جانے والی یہ عورت ہے جس میں یہ اوصاف پائے جائیں۔

(۱) بہت زیادہ شوہر سے محبت کرنے والی شوہر پر فریفتہ۔ کہ ذرا سی ناراضگی سے اس کا چین و سکون ختم ہو جائے۔ محبت و چین کا تعلق اس کا شوہر سے وابستہ ہو۔ اسے ناراض چھوڑ کر الگ بیٹھنے والی نہ ہو۔ فریفتہ اور محبت کا یہ فائدہ ہوگا کہ دوسرے کی جانب اس کا خیال اور دھیان نہ جائے گا اور غایت محبت کی وجہ سے شوہر کی جانب سے کوئی تکلیف دہ امور ہو تو اسے برداشت کر لے گی۔ محبت کی وجہ سے کڑوی بات بھی میٹھی ہو جاتی ہے۔ محبوب کی تکلیف محبت کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتی جس سے گھر کا نظام باحسن وجوہ چلتا ہے۔ اور ہر ایک کو گھریلو سکون میسر ہوگا۔ جس کا آج فقدان ہے کہ معمولی بات بھی آپس میں محبت نہ ہونے کی وجہ سے دل میں چبھ جاتی ہے۔ عورت جب عشق فریفتگی کا برتاؤ کرے گی تو سخت مزاج مرد بھی متاثر ہو کر دل میں اسے جگہ دے دے گا۔ اور وہ بھی محبت کی بنیاد پر نامناسب امور کو برداشت کرتا رہے گا اور ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے محبت کی بنیاد پر صرف نظر کرتا رہے گا۔ اور گھریلو نظام اچھی طرح چلتا رہے گا۔

(۲) زیادہ بچے جننے والی عورت قابل تعریف اور اللہ و رسول کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے۔ اسی لیے سرکار دو عالمؐ نے تاکید فرمائی ہے کہ زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو۔ شادی کا اہم ترین مقصد سلسلۂ نسل باقی رکھنا ہے اور امت کے افراد کا زیادہ سے زیادہ ہونا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو بچہ چاہتے نہیں یا کم سے کم چاہتے ہیں تاکہ عیش و آرام ملے اور پرورش کی مشقت سے بچے رہیں، یہ خدا رسول کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ ہاں مرض اور بیماری کے پیش نظر ہو تو دوسری بات ہے۔ عموماً اہل یورپ کا مزاج ہے کہ وہ بچے بالکل نہیں چاہتے یا ایک دو سے زیادہ نہیں۔ تاکہ ان کے عیش و آرام میں خلل نہ ہو۔ سیر و سیاحت میں آزاد رہیں۔ اللہ کی پناہ۔ اولاد اور اس کی کثرت بڑی نعمت اور ثواب کی بات ہے۔ آپؐ نے

Marfat.com

فرمایا زیادہ بچہ جننے والی عورتوں سے شادی کرو میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ امت کی کثرت آپ کے لیے قیامت میں فخر کی بات ہے۔ رہی بات بچوں کی کثرت غربت کا سبب سو یہ غلط ہے۔ بچے اچھے ہوں گے۔ ان کی تعلیم و تربیت اچھی ہو گی لائق اور سنجیدہ ہوں گے تو یہ خوشحالی اور مال داری کا باعث ہیں۔ پریشانی اور مصیبت تو غلط تعلیم اور تربیت کے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

خیال رہے کہ یہ بچے اور اولاد والدین کے حق میں دین و دنیا کے بھلائی کا باعث اور صدقہ جاریہ ہوتے ہیں۔ اور ہر اعتبار سے خیر کا باعث ہیں کہ حمل اور دودھ پلانے کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے' آپؐ نے فرمایا کہ تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں روزہ رکھنے والے اور شب بیدار کو ثواب ملتا ہے۔ اور جب اس کو درد زہ ہوتا ہے تو اس کے (جنت میں) جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوتا ہے اسے آسمان و زمین کے فرشتے بھی نہیں جانتے۔ اور پیدائش کے بعد جو بچہ ایک گھونٹ بھی دودھ پیتا ہے یا چوستا ہے اس پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اگر بچہ کے سبب سے رات میں جاگنا پڑ جائے تو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶)

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عورت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والی۔ اگر اسی درمیان انتقال ہو جائے تو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۴۱۱)

اس حدیث پاک میں جنتی عورت کا ایک نہایت ہی اہم وصف و علامت بیان کیا گیا ہے کہ وہ شوہر کی محبت بلکہ عشق میں سرشار ہو کر شوہر کی ذرا سی بھی ناراضگی کو برداشت نہ کر سکے۔ اگر کسی بنیاد پر شوہر ناراض یا غصہ ہو جائے' تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے کر غایت درجہ محبت و تعلق کا اظہار کرے کہ جب تک آپ راضی نہ ہوں گے' خوش نہ ہوں گے' میں ایک پلک بھر نہ سوؤں گی۔ اللہ اکبر کیا شان آرام و محبت و عشق کا

کیا آج کل کی ماڈرن عورتیں ایسا کر سکتی ہیں اگر شوہر ناراض ہو اور اس کا ناراض ہونا حق بجانب ہو تو بیگم صاحبہ پوچھیں گی بھی نہیں' مزے سے بے خبر سو جائیں گی۔ اگر آج یہ وصف عورت میں پیدا ہو جائے تو گھر جنت نشان بن جائے۔

شوہر کیسا ہی بدمزاج سخت مزاج کیوں نہ ہو' بیوی کی غایت محبت سے اس کی محبت و

Marfat.com

قدر ذہن میں بیٹھ جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی قسم کی ایک حدیث مروی ہے جسے امام نسائی نے بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل ہے کہ آپؐ نے فرمایا! میں تم کو جنتی عورت نہ بتادوں جو خوب محبت کرنے والی' زیادہ بچہ جننے والی' شوہر کے پاس کثرت سے آنے والی کہ اگر اسے تکلیف دے دی جائے یا ہو جائے تو شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہے میں پلک بھر نہ سوؤں گی جب تک کہ تم خوش نہ ہو جاؤ گے۔ (کتاب عشرت النساء صفحہ ۲۱۹)

گویا اس بات کی تعلیم ہے کہ شوہر ناراض نہ رہے اپنی جانب سے اسے ناراض رہنے یا رکھنے کی شکل نہ پیدا کی جائے کہ اس کی رضا جنت ہے۔

نیکی میں شوہر کی اعانت کرنے والی

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ کون سا مال نفع بخش ہے تاکہ اسے اختیار کریں۔ آپؐ نے فرمایا! سب سے نفع بخش چیز یہ ہے کہ اسے ذکر والی زبان شکر کرنے والا دل نصیب ہو۔ اور ایسی ایمان دار بیوی ہو جو اس کے دین پر مدد کرنے والی ہو۔ (ترمذی' ابن ماجہ' مشکوۃ صفحہ ۱۹۸)

فائدہ: آپؐ نے تین نفع بخش چیزوں کو بیان کیا ہے:

(۱) وہ زبان جو خوب خدا کو یاد کرنے والی ہو۔ یعنی ہر وقت خدا کی یاد میں لگی ہو اور اس سے رطب اللسان ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت خدا کی یاد میں کبھی نماز میں۔ کبھی تلاوت میں کبھی درود میں کبھی استغفار میں کبھی سبحان اللہ الحمدللہ میں۔ جاگے ہوں تو خدا کا ذکر' سو رہے ہوں تو یاد خدا میں' بازار میں ہوں تو خدا کا ذکر' جب دیکھو زبان یاد خدا میں لگی رہتی ہے اس کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ اللہ کے اولیاء اور مقرب بندے اور اہلِ جنت کی پہچان ہے۔ جب اس کی عادت ہو جاتی ہے تو جسمانی کام اس کا روک نہیں بنتا کہ وہ ادھر کام بھی کرتے رہتے ہیں ادھر زبان ذکر خدا میں مشغول۔ تم سے بھی اے ماؤں اور بہنوں ہو سکتا ہے کہ پکاتی اور گھر کا کام کرتی رہو اور زبان ذکر خدا میں مشغول رکھو۔

(۲) قلب شاکر: دل شاکر کی بڑی اہمیت ہے۔ شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ شکر کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی نعمت صحت اور مال کو خدا کی نافرمانی میں نہ خرچ کرے۔ گناہ کے اسباب نہ اختیار کرے یہ بھی ناشکری میں داخل ہے۔

(۳) تیسری جو اہم چیز اس مقام کے اعتبار سے ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی ایسی بیوی ہو جو

Marfat.com

شوہر کو اس کے آخرت اور دین کے امور میں اعانت کرنے والی ہو۔ مثلاً شوہر جماعت میں جائے، دین کا کام کرے مدرسہ میں پڑھائے تو وہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی جانب مالی فائدہ دیکھ کر نہ اکسائے۔ اور اسے نہ کہے کہ اس میں مالی پریشانی ہوتی ہے، چھوڑ کر دنیا کا کوئی کام کرو۔ بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے شوہر مدرسہ میں مدرس تھا کم تنخواہ ملتی تھی تو اسے چھڑا کر دوسرے دنیاوی کام میں لگوا دیا تا کہ زیادہ مال ملے مثلاً دکان داری میں یا باہر ملک سعودیہ بھجوا دیا۔ یہ اس کے دین کے خلاف مدد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شوہر اگر دین و آخرت کے امور کو اختیار کرتا ہو اور اس سے کچھ دنیا کا نقصان معلوم ہوتا ہو تب بھی عورت اسی دین میں رہنے کو کہتی ہو، ہمت بڑھاتی ہو۔ دنیا کی تنگی اور کمی کی وجہ سے اسے پریشان نہ کرتی ہو۔ ایسی عورت مرد کے حق میں بہت بہتر ہے۔ اور اسی کی فضیلت ہے۔

چنانچہ واقعہ ہے کہ ایک صاحب عالم حافظ دیندار تھے۔ مدرسہ میں دینی خدمت کرتے تھے۔ شادی کے بعد عورت نے کہا اس قلیل تنخواہ میں کیا ہوگا۔ فلانی عورت کو دیکھو کس طرح عیش وعشرت کے ساتھ رہتی ہے۔ فلاں گھر کو دیکھو کس قدر فراوانی ہے۔ فلاں کو دیکھو تجارت یا دکانداری یا باہر ملک میں کام کرنے کی وجہ سے کس قدر خوشحال ہے۔ کس قدر کھانے پینے اور سامان کی راحت ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے شوہر کو دین کی خدمت سے ہٹا کر دنیاوی کام میں لگوا دیا تا کہ دنیا کی فراوانی حاصل ہو۔ ایسی عورت بہتر نہیں کہ اس نے آخرت کی دائمی ابدی راحت کے مقابلہ میں دنیا کی چندروزہ زندگی کی راحت کو ترجیح دی۔

اس طرح اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ نماز روزہ صدقہ خیرات میں اس کی اعانت کرتی ہو۔ شوہر ذرا ڈھیلا ہو سست ہو تو اسے تاکید کرتی ہو۔ نماز کے لیے اٹھا دیتی ہو۔ تبلیغی دینی امور میں رغبت دلاتی ہو۔ مدرسہ مسجد اور غریبوں کے تعاون میں اسے اکساتی اور تاکید کرتی رہتی ہو۔ تو ایسی عورت شوہر کے حق میں نفع بخش ہے کہ اس عورت کی وجہ سے اس کی آخرت بن رہی ہے جس کی وجہ سے اس کا ثواب اس عورت کو بھی ملتا ہے۔ نیکی پر ابھارنے والے کو بھی نیکی کرنے کی طرح ثواب ملتا ہے۔

چنانچہ بڑی خوش نصیب ہے وہ عورت جو اپنے شوہر کو دین پر عبادت پر مدد کرے۔ نمازوں کا تارک ہو یا سست ہو تو نمازوں کی پابندی کی ترغیب دیتی ہو۔ اس کے کپڑے پاک و صاف رکھتی ہو۔ وضو اور غسل کا انتظام کر دیتی ہو تا کہ وقت پر سکون سے نماز پڑھ لے۔ ایسی عورت خود بھی جنتی ہے اور اپنے شوہر کے لیے بھی جنت کا باعث کہ اگر شوہر دیندار نہ ہو تو خطرہ

Marfat.com

ہے کہ ایسے شوہر کی رفاقت جنت میں نہ مل سکے۔ اس لیے اسے دیندار بنانے کی کوشش کرو تا کہ دنیا کی طرح جنت میں بھی ساتھ رہ سکو۔

نیک عورت کون ہے؟

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا: مومن بندے نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو نیک و صالح بیوی سے بڑھ کر ہو۔ (وہ یہ ہے) اگر شوہر کوئی بات کہے تو اسے پورا کرے۔ اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے اگر شوہر کسی کام کے بارے میں قسم دے دے تو اسے پوری کرے۔ اگر وہ کہیں باہر جائے تو اپنی جان اور مال کے بارے میں خیر کا معاملہ کرے۔ (ابن ماجہ ص ۱۳۳)

فائدہ: اس حدیث پاک میں تقویٰ کی نعمت کے بعد مرد کے لیے نیک و صالح بیوی کو بیان کیا ہے۔ واقعۃً متقی و پرہیز گار کو نیک بیوی مل جائے تو نور علی نور۔ زندگی جنت نظیر ہو جائے گی۔ نیک بیوی کی چند علامتیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) شوہر دیکھے تو خوش کر دے۔ نیک بیوی کی بہت ہی اہم علامت ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اپنا رنگ ڈھنگ، صفائی ستھرائی شوہر کی مرضی کے مطابق رکھے کہ دیکھے تو اس کا دل خوش ہو جائے۔ خندہ پیشانی چہرے کی مسکراہٹ سے اس کے ساتھ پیش آئے۔ ایسا نہیں کہ گھر میں مرد آیا کہ بس منہ پھلانا شروع کر دیا یا تکلیف کا اظہار کر کے اس کو پریشان کر دیا۔ نہ ایسی میلی کچیلی گندی پھر رہی ہے۔ شوہر نے دیکھا تو اس کا دل کڑھ گیا۔ اچھے عمدہ کپڑے نظافت اور صفائی کے سامان رکھے ہیں مگر پر بھی گندی کہ شوہر دیکھے تو منہ پھیرے کہ کیسی لگ رہی ہے۔ باہر دوسری عورتوں پر جب اس کی نظر پڑتی ہے تو یہ بھی سوچتا ہے کہ ہمارے گھر میں بھی صفائی اور زینت کا خیال رہے۔ ہاں جب باہر جائیں گی شادی بیاہ میں جائیں گی، رشتہ داروں میں جائیں گی تو خوب بن سنور کر عمدہ سے عمدہ کپڑے پہن کر۔ کیوں دوسرے کو دکھانے کے لیے۔ سن لیجیے شادی سے قبل بناؤ سنگھار زیب و زینت درست نہیں۔ ہاں شادی کے بعد درست ہے۔ اور یہ بناؤ سنگھار شوہر کے لیے ہے۔ نہ کہ اجانب اور غیر محرم کے لیے۔ یہ گناہ کا کام ہے۔ اسی عورت کو ایک حدیث میں زانیہ کہا گیا ہے۔ یہ لوگوں کو کم از کم آنکھ اور دل کے زنا کی دعوت دیتی ہے۔ لوگوں کو اپنی جانب مائل کرتی ہیں۔ کم از کم یہ تو سوچتی ہی ہے عورت اور کوئی مرد دیکھے تو حیرت اور تعجب میں پڑ جائے۔ اور تعریف کرے۔

کیسی بری بات ہے۔ عفت حیاء شرافت کے خلاف ہے۔ زیب و زینت سے شوہر کو خوش کرو۔

Marfat.com

قسم پوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شوہر بیوی پر اعتبار کرتے ہوئے قسم کھا لے۔ مثلاً یہ کہے بقسم تم ایسا ضرور کرو۔ تو شوہر کی خوشی کے پیشِ نظر پورا کر دیتی ہے۔ خواہ مشقت اور مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

شوہر کے غائبانہ جان و مال کی بھلائی کا مطلب یہ ہے کہ آزاد نہ پھرے۔ اجنبی مردوں سے ربط اور تعلق پیدا نہ کرے۔ بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ شوہر کی عدم موجودگی میں بے پردہ یا پردہ ہی سے آزاد نہ پھرتی رہتی ہیں اجنبی مردوں سے گفتگو میں جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ مال کی بھلائی کا مطلب یہ ہے کہ بے جا اسراف سے مال نہ لٹاتی ہو۔ سامان حفاظت سے خرچ کرتی ہو۔ اس طرح جن لوگوں کی موجودگی میں مال اور کوئی سامان نہیں دیتی تھیں ان کے غائبانہ بھی نہ دیتی ہو۔ نہ اپنے رشتہ داروں کو اور نہ دوسروں کو۔

جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہو۔ اپنے ناموس و عزت کی حفاظت کرتی ہو۔ اور شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ابن حبان، ترغیب ۳۔۳۳)

فائدہ: عورتوں کے لیے کتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ کی بات ہے کہ جنت میں داخل ہونے کا کس قدر آسان نسخہ ہے۔ عام طور پر عورتیں نماز میں کوتاہ ہوتی ہیں پڑھتی نہیں یا چھوڑ کر پڑھتی ہیں یا سستی سے وقت گزرنے کے بعد پڑھتی ہیں۔ سو نماز کی پابندی کر لو۔ شوہر کی خدمت کر لو مزے سے جنت میں چلی جاؤ۔ شریعت نے عورتوں سے بہت کم اور آسان عمل پر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ مردوں کے مقابلے میں ان سے کم عمل کا مطالبہ ہے۔ عورتوں کا جنت میں جانا آسان ہے۔ گناہوں سے بچی رہیں نماز کو نہ چھوڑیں۔ شوہروں کی خدمت اور اطاعت سے خوش رکھیں بس۔ جنت کا ٹکٹ پا لیں۔ جس دروازے سے چاہیں چلی جائیں۔

کون عورت خوش نصیب؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ سے یہ پوچھا گیا کہ کونسی عورت بہتر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا! وہ عورت، شوہر اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے، جب کوئی کام کہے تو اس کی اطاعت کرے۔ اور اپنی عزت کی حفاظت کرے۔ اور اس کی مرضی کے خلاف مال خرچ نہ کرے۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۸۳، بیہقی جلد ۶ صفحہ ۲۱۶)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایسی خوش مزاج اور خوش اخلاق ہو کہ شوہر جب گھر آئے بیوی سے

Marfat.com

ملاقات و گفتگو کرے تو اس سے نرمی' پیار محبت سے مسکراتے ہوئے بات کرے۔ اگر وہ پریشان رنجیدہ بھی آئے تو اسے حسن برتاؤ و حسن اخلاق سے خوش کر دے۔ ایسا نہ ہو کہ منہ بنا کر بیٹھی رہے۔ پوچھے تو شکایتوں کا انبار شروع کر دے۔ آتے ہی چنگاری کو آگ بنا کر پیش کر دے۔ رائی کے دانہ کو پہاڑ بنا کر دکھلائے۔ مبالغہ آفرینی جھوٹ اور بدگمانی کی بنیاد پر ادھر ادھر کی لگا کر اس کے ذہن کو پریشان کر دے۔ چنانچہ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جہاں شوہر گھر میں داخل ہوا' شکایتوں کا انبار اس کے سامنے لا کھڑا کر دیا۔ تمہاری ماں نے ایسا کیا' بھائی نے یہ معاملہ کیا۔ بھاوج نے اسے طرح ظلم کیا۔ چنانچہ عورت کی میٹھی چال سے شوہر متاثر ہو جاتا ہے اور ماں بہن کا مخالف ہو کر لڑائی جھگڑے کا ایک طومار سلسلہ قائم کر دیتا ہے۔ یہ عورت شوہر کو خوش کرنے والی نہیں۔ اسے جہنم میں ڈالنے والی ہے کہ اس نے اس کو خوش کرنے کے بجائے رنجیدہ کر دیا۔ سو سنو اسے خوش اخلاقی اور اپنی پیاری گفتگو سے خوش کرو۔ شکایت سنا کر رنجیدہ اور جھگڑا مت کراؤ۔ خدا کے نزدیک اچھی اور بھلی کہلاؤ گی اور جنت پاؤ گی۔

صالح اور نیک عورتیں جنت میں پہلے جائیں گی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' فرماتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت یاد رکھو جو تم میں سے نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گی۔ پھر (جب ان کے شوہر آئیں گے تو) ان کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کر دی جائیں گی سرخ اور زرد رنگ کی خوبصورت سواریوں پر۔ اور ان کے ساتھ بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔ (ابو الشیخ' کنز جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱)

فائدہ: عورتوں کے لیے کتنی بڑی فضیلت کی بات ہے کہ جو ان میں نیک ہوں گی' صالح ہوں گی' نماز' روزہ تلاوت کی پابند ہوں گی گناہوں سے بچنے والی ہوں گی۔ شوہروں کی خدمت و اطاعت کرنے والی ہوں گی وہ مردوں سے قبل جنت میں جائیں گی یہ تو واقعی رشک کی بات ہے۔ اور کس طرح شان سے اپنے بچوں سمیت جنت میں جائیں گی۔

آج نیکی اور صلاح والی زندگی اختیار کر لو کل شان کے ساتھ مردوں سے پہلے جنت میں چلی جاؤ۔

نیک عورت نصف دین ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جسے اللہ پاک نے نیک عورت سے نواز دیا۔ گویا کہ اللہ نے اسے آدھے دین سے مدد کر دی۔ اور

Marfat.com

اسے چاہیے کہ باقی نصف دین کے بارے میں خوف خدا اختیار کرتا رہے۔ (یعنی اسے بھی حاصل کرے) (مجمع جدل ۴ صفحہ ۲۷۵، کنز جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۶)

فائدہ: نیک و صالح عورت کو آدھا دین کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی مبارک عورت کی وجہ سے دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا کا فائدہ تو یہ ہے کہ محبت سکون سے گھریلو زندگی خوشگوار طور سے گزرتی ہے۔ خدمت و اطاعت سے شوہر کو راحت ملتی ہے، سکون ملتا ہے۔ بچوں کی تربیت بہتر اور دینی ہوتی ہے۔ اور آخرت کا فائدہ یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں شوہر کی مدد کرتی ہے۔ نماز روزہ تلاوت دوسرے دینی امور میں شوہر کو سہولت ہوتی ہے۔ اور عبادت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ بیوی کی صلاح کی وجہ سے گناہ اور فواحش کا گھر میں دخل نہیں ہوتا۔ اولاد نیک صالح ہوتی اور رہتی ہے جو والدین کے حق میں دنیاوی سکون اور آخرت کے لیے صدقہ جاریہ کا باعث ہوتے ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ میں نیک عورت بہت بڑی دولت ہے جس کی اہمیت آج کے دور میں مال اور عیش کی وجہ سے نہیں ہے۔

نیک عورت بڑی اہم ترین دولت

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول پاک ؐ نے معاذ بن جبلؓ سے فرمایا! اے معاذ، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، نیک بیوی جو تمہارے دین اور دنیا کے معاملے میں مددگار ہو ان سب سے بہتر ہے جسے لوگ حاصل کرتے ہیں۔ (یعنی مال وغیرہ سے) (طبرانی، مجمع جلد ۴ صفحہ ۲۷۶)۔

فائدہ: یعنی نیک عورت جس سے دین اور دنیا دونوں کی اعانت ہو بہت بڑی دولت ہے کہ اس سے دنیا کی زندگی بھی اچھی خوشگوار راحت سے گزرتی ہے۔ اور دین میں اعانت کرے گی کہ اسے گناہ سے بچا کر تقویٰ کی زندگی پر باقی رکھے گی۔ صالح اور دین دار ہونے کی وجہ سے خود بھی گناہ سے بچے گی اور شوہر کو بھی گناہ سے بچائے گی۔ نیکی کی جانب رغبت دلائے گی جس سے آخرت کا فائدہ ہوگا۔ اور جس سے دین و دنیا کا فائدہ ہوگا اس سے بڑی کیا دولت ہوگی۔ اس کے برخلاف عورت اگر بد دین ہے۔ خدا رسول اور آخرت کی پرواہ نہیں تو خود بھی گناہ کرے گی اور شوہر کو بھی گناہ کی طرف کھینچے گی۔

مثلاً بے پردہ، شوہر کو لے کر بن سنور کر بازار میں گھومے گی۔ میلے اور فلم میں لے جائے گی۔ گھر میں ٹی وی نہ ہو تو ٹی وی منگوا لے گی۔ اولاد کو بد دین بے نمازی بنائے گی۔ جہنم کا ماحول گھر میں بنائے گی۔

Marfat.com

خود بھی جہنم جائے گی شوہر کی اولاد کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہو گی۔ ایک جم غفیر کو جہنم لے کر جائے گی۔ خاک ہو ایسی بددین بے نمازی عورت پر، گو خوبصورت اور مالدار سہی۔ آج لوگ بددین خوبصورت عورت پر ریجھ رہے ہیں اور جہنم کے اعمال پر راضی ہو رہے ہیں۔ کل کو جب اعمال کی سزا کا مشاہدہ ہو گا تب خون کے آنسو روئیں گے جو بے سود ہو گا۔

بہترین عورت

حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عورتوں میں بہتر وہ ہے جو پاک دامن اور محبت کرنے والی ہو۔ اپنے ناموس عزت کی حفاظت کرنے والی اور شوہر سے غایت درجہ محبت کرنے یعنی عشق کرنے والی ہو۔ (کنز جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۰)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا شوہر سے زیادہ تعلق و محبت رکھنا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک پسندیدہ اور قابل تعریف چیز ہے۔ حدیث پاک میں ایسی عورت کی تعریف کی گئی ہے جو شوہر سے حد درجہ عشق و محبت رکھنے والی ہو۔ جنت کی عورتوں کی بھی یہ صفت ہو گی کہ وہ شوہر سے حد درجہ فریفتگی اور عشق کا برتاؤ کریں گی جب کہ وہاں دنیا کی طرح محتاج معیشت نہ ہو گی۔ آج کے اس فتنہ انگیز دور میں بہت کم ایسی عورتیں ہوں گی جو شوہروں سے شوہر ہونے کی حیثیت سے محبتانہ برتاؤ کرتی ہوں گی۔ اب تو دنیاوی غرض کے پیش نظر آپس میں تعلقات قائم رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس غرض میں جب کمی ہوتی ہے تو اس کا اثر محبت و تعلق پر بھی پڑتا ہے۔ سو یہ غرضانہ محبت محمود نہیں۔ یہ رشتہ عین حیات ہی نہیں بلکہ جنت میں بھی ہو گا۔ لہٰذا حقیقی محبت ہونی چاہیے تاکہ جنت میں بھی یہ رشتہ زوجیت و محبت قائم رہے۔

صالح اور نیک عورتیں بہت کم ہیں

حضرت ابو امامہؓ نے نبی پاکؐ سے روایت کیا ہے کہ عورتوں میں صالح عورتیں اس طرح کامیاب ہیں جس طرح کوے میں وہ کوا جس کے ایک پر میں سفیدی ہو۔ (مطالب عالیہ ۵۷)

فائدہ: اس حدیث پاک میں اس امر کا بیان ہے کہ نیک اور صالح عورتیں کم ہوں گی۔ یعنی جنتی اعمال والی عورتیں کم ہوں گی۔ آپ کا یہ فرمان مبارک خصوصاً اس دور میں پورا ہو رہا ہے۔ جس طرح سیاہ سفید پر والا کوا نایاب ہے اس طرح ایسی عورتیں نایاب ہیں۔ چونکہ عموماً عورتوں میں قلب و نظر کی حفاظت بے پردگی اور دیگر گناہوں سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔

اگر شوہر کی اطاعت کرتی ہے تو بے نمازی ہے۔ اگر نمازی ہے تو زکوۃ کا اہتمام نہیں

Marfat.com

کرتی۔ اگر نماز' زکوٰۃ کا خیال رکھتی ہے تو کوسنا غیبت کرنا کینہ رکھنا یہ برائی ہے۔ شوہر کی مطیع اور نماز کی پابند ہے تو ساس نند سے کینہ بغض لڑائی ہے۔ اگر اخلاق اچھے ہیں تو ٹی وی اور بے پردگی میں مبتلا ہے۔ اگر نماز' روزہ اور پردہ کا اہتمام کرتی ہے تو شوہر کو گدانتی نہیں اس سے بدزبانی کرتی ہے۔ غرض کہ ایک نیکی ہے تو دوسرے گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً زبان اور دل کے گناہ میں گرفتار رہتی ہے۔ خوش نصیب ہے ایسی عورت جو اپنا دامن گناہ سے بچائے۔ دنیا اور دین دونوں میں کامیاب۔

صالح عورت کا عمل ستر صدیقین کے برابر

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا مومن (صالح) عورت کا عمل ستر صدیقین کے عمل کے برابر ہے اور فاجرہ عورت کی بدعملی ہزاروں فاجروں کی بدعملی کی طرح ہے۔

(بزار کشف الاستار جلد۲ صفحہ ۱۵۲)

فائدہ: دیکھو اس حدیث پاک میں نیک اور صالح عورتوں کا کتنا بڑا درجہ اور مرتبہ بیان کیا گیا ہے اور ایسی عورتوں کے عمل کا کتنا ثواب ہے۔

جانتی ہو صالح اور نیک عورت کون ہے۔ وہ عورت ہے جو متقی پرہیزگار ہو گناہ سے' خدا رسول نے جس کام سے منع کر دیا ہے بغیر کسی تاویل اور بہانے اس سے بچتی ہو اور فرائض و واجبات وغیرہ ادا کرتی ہو۔

یاد رکھو! گناہوں سے بچنا ہی صلاح اور تقویٰ میں اہم ہے۔ تمام گناہوں سے احتیاط ہو' گو نیکیاں کم ہوں۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ نیکیاں تو ہوں مگر گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہ ہو۔ مثلاً نماز' روزہ' تلاوت تو ہو مگر اس کے ساتھ بے پردگی بھی ہو۔ غیر محرم سے احتیاط نہ ہو یا نماز' روزہ' تلاوت کے ساتھ بدزبانی یعنی طعن کوسنا اور لڑنا جھگڑنا بھی یا یہ کہ ایک جانب نماز' روزہ' تلاوت بھی دوسری طرف ٹی وی بھی دیکھتی ہو تو ایسی عورت صالح نہیں اور ایسی نیکیاں رنگ نہیں لاتیں۔ یہ ایسے ہے جیسے دودھ' مکھن' پھل اور میوہ بھی کھایا اور ساتھ مٹی کا تیل یا پٹرول بھی پی لیا تو ایسی صورت میں غذا سے کیا فائدہ ہو گا۔ اسی طرح نیکیوں کے ساتھ گناہ بھی کرتی رہی تو نیکیوں کا ثمرہ ظاہر نہ ہو گا۔ پیاری بہنو! سا آج گناہ سے توبہ کر لو۔ گھر میں ٹی وی ہو تو اژدھا سمجھ کر اسے گھر سے باہر کرو۔ جنت کے مزے لوٹو گی۔

Marfat.com

دنیا کی عورتیں حورعین سے افضل ہیں

حضرت ام سلمہؓ نے رسول پاکؐ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حورعین۔ آپ نے فرمایا دنیا کی عورتیں حورعین سے افضل ہیں ایسے جیسے ابرہ اچھا عمدہ ہوتا ہے استر (اندرونی کپڑے) سے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ایسا کیوں فرمایا؟ اپنی نماز' اپنے روزے اور خدائے پاک کی عبادت کی وجہ سے۔ (مختصر اعشرۃ النساصفحہ ۵۴٬ طبرانی)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نیک و صالح ذاکر شاغل نمازی عورتیں جنت کی حوروں سے افضل ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ جنت میں پیدا ہوئیں۔ وہاں عمل صالح نماز روزہ کہاں۔ یہ اعمال صالحہ تو دنیا میں ہیں۔ اس لیے وہ حورعین ان نماز' روزہ' صدقہ خیرات' حج' ذکر' تلاوت کے ثواب اور اس سے جو خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے محروم ہیں۔ دیکھو تمہاری کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اس سے تم یہ نہ سوچنا کہ وہ تو بڑے مزے میں رہیں کہ جنت پہنچے۔ پیاری بہنو! جنت کے مزے اور اس کی راحتوں کی لذت تم لوٹو گی۔ ان کو یہ لذتیں اور مزے کہاں نصیب۔ مشقت اور پریشانیوں کے بعد راحت کی لذت کا احساس ہوتا ہے۔ دیکھو لذیذ خوشبودار شربت کا مزہ گرمیوں میں پیاس کے بعد ملتا ہے۔ شدید جاڑے کے موسم میں نہیں۔ اسی طرح دنیا کی پریشانیوں کے بعد تم کو جنت کے مزے کا احساس ہوگا' ان کو نہیں۔

جنت کے آٹھوں دروازے کس کے لیے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو عورت خدا سے (گناہ کے بارے میں ڈرے اور گناہ نہ کرے) اور اپنی عزت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۶۰)

فائدہ: جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے۔ اپنے اپنے خصوصی اعمال کی وجہ سے جنت کے دروازے سے لوگ جائیں گے۔ عموماً لوگ ایک دروازے سے جانے کے مستحق ہوں گے۔ بعض مرد اور بعض عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کو جنت کے ہر آٹھوں دروازے سے جانے کی اجازت ہوگی اور ان کو اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں جنت میں چلے جائیں۔ یہ کون عورتیں ہوگی جن میں یہ تین اوصاف ہوں گے۔

(۱) تقویٰ والی زندگی ہوگی یعنی تمام ناجائز اور شریعت کی منع کردہ چیزوں سے بچتی ہوں

Marfat.com

گی۔ ہر گناہ کی بات سے بچتی ہوں گی۔ مثلاً پانچوں نماز کی پابند۔ خصوصاً صبح کی نماز کی۔ اپنے زیوروں کا حساب سے اگر نصاب کے برابر ہو زکوۃ نکالتی ہو گی کسی سے لڑتی جھگڑتی نہ ہو گی۔ لعنت نہ دیتی ہو گی، کوستی نہ ہو گی، احسان نہ جتلاتی ہو گی۔ اسی طرح بے پردہ بلا برقعہ کے کہیں نہ جاتی ہو گی۔ اجنبی مردوں سے سخت احتیاط کرتی ہو گی۔ بلا شدید ضرورت کے گھر سے باہر نہ پھرتی ہو گی۔ عرس اور مزاروں پر نہ جاتی ہو گی۔ رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ کپٹ اور بغض و عناد نہ رکھتی ہو گی۔ غیبت کرنے سے بچتی ہو گی۔ دیور اور رشتہ داروں میں سے کسی سے کینہ کپٹ اور بغض و عناد نہ رکھتی ہو گی۔ غیبت کرنے سے بچی ہو گی۔ دیور اور رشتہ دار غیر محرم سے پردہ کرتی ہو گی۔ نہ ٹی وی خود دیکھتی ہو گی اور نہ گھر میں رکھتی ہو گی۔ سینما ناچ اور گیت گانے میں نہ شریک ہوتی ہو گی۔ محرم اور ربیع الاول کے بدعات نہ کرتی ہو گی۔ غرض کہ ہر گناہ کبیرہ سے بچتی ہو گی۔ اور کسی وجہ سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیتی ہو گی۔

(۲) شوہر کے علاوہ کسی پر نظر اور نگاہ نہ رکھتی ہو گی۔ سینما اور ٹی وی کے ذریعہ عفت کو برباد نہ کرتی ہو گی۔

(۳) شوہر کی ہر اس امر میں جس سے شریعت نے منع نہیں کیا اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہو گی۔ اس میں غفلت سستی بہانہ نہ تراشتی ہو گی۔

مثلاً عادت اور ضرورت کے مطابق وقت پر تمام کام کر دیتی ہو گی۔ بیماری اور تعب و تھکن کی حالت میں خدمت کر دیتی ہو گی۔ مثلاً شوہر کا مزاج معلوم ہے کہ گرم کھانا کھاتے ہیں۔ گرم پانی سے وضو کرتے ہیں تو اس کے حکم دینے سے قبل اس کا پہلے سے اہتمام رکھتی ہو گی۔ غرض کہ اس کی خوشی اور آرام کو ملحوظ رکھتی ہو گی تو ایسی عورت کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ پیاری ماؤں بہنوں ان تینوں چیزوں پر ہمیشگی سے عمل کر لو جس میں اہم امور گناہوں سے بچنا ہے، باقی دو امور تو آسان ہیں جنت کے آٹھوں دروازے کھلوا لو۔ آج تھوڑی نفس اور ماحول کے خلاف مشقت برداشت کر لو۔ کل جنت کے مزے لوٹ لو جو ہمیشہ ہمیشہ کا مزہ ہے۔

موافقت مزاج بیوی انسان کی سعادت میں ہے

حضرت عبداللہ بن حسینؓ نے اپنے والد اور دادا کے واسطے یہ روایت کی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا! چار چیزیں انسان کی سعادت میں سے ہیں۔ بیوی اس کے موافق مزاج ہو۔ اس کی اولاد نیک و صالح ہو۔ اس کے بھائی نیک ہوں اور اس کا رزق اسی کے شہر میں ہو۔

84997

Marfat.com

فائدہ:اس حدیث پاک میں انسان کی سعادت مندی اور خوش نصیبی کن چیزوں سے وابستہ ہے' بیان کیا گیا ہے کہ اگر یہ چیزیں حاصل ہوں تو انسان کی زندگی دین و دنیا کے اعتبار سے چین و سکون' عافیت اور سہولت اور اچھے احوال سے گزرتی ہے۔ دنیا کی اچھائی کے ساتھ آخرت کی بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے۔

ان میں اہم ترین چیز بیوی کے موافق مزاج ہونا ہے۔ واقعی باہم موافقت بہت بڑی نعمت ہے۔ اس سے دونوں کے درمیان محبت وانس رہتا ہے۔ موافقت کی وجہ سے ایک کو دوسرے سے شکایت کا موقع نہیں ملتا۔ کلفت محسوس نہیں ہوتی اگر دونوں میں مزاج کی موافقت نہ ہو۔ ایک کا مزاج دینی ہو دوسرے کا دنیاوی ہو تو بڑی پریشانی ہوگی۔ ایک بے پردگی چاہے گا دوسرا بے پردگی کی مخالفت' ایک ٹی وی کا عاشق دوسرا متنفر۔ ایک اولاد کو دینی تعلیم کی جانب لائے گا دوسرا اس کے خلاف سکول کو پسند کرے گا۔ اس طرح گھر کا ماحول تناؤ میں رہے گا۔ بخلاف اس کے اگر دونوں کا مزاج یکساں ہو تو گھر اور آپس کا نظام خوش اسلوبی سے چلے گا۔ خیال رہے کہ عورت چونکہ ماتحت اور چونکہ شوہر کے زیر اقتدار ہے۔ اس لیے اگر شوہر مزاج کے برعکس ہو تب بھی خدا کی معصیت اور نافرمانی کے علاوہ میں شوہر کی موافقت کرے اس کے مزاج کی رعایت کرے۔ پریشانی ہو تو بھی شوہر کی موافقت کرے۔ تاکہ گھر کا نظام اور آپس کا نظام بہتر چلے۔ ورنہ تو گھر جہنم بن جائے گا۔

اولاد کا نیک ہونا بھی خوش نصیبی کی بات ہے کہ والدین کے لیے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ بھائی چونکہ قریب اور پڑوسی ہوتا ہے اس لیے اس کے نیک ہونے سے بڑی سہولت اور وقت پر اعانت ملتی ہے اور اسی شہر میں معاشی سلسلہ ہونے سے گھر کا نظام بھی ٹھیک چلتا ہے۔ گھریلو فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اسے بھی خوش نصیبی کی بات فرمائی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ باہر کے مقابلہ میں گھر میں معاشی امور اور روزگار بہتر اور بہت سے فوائد کا حامل ہے۔

شادی نہ کرنے والی عورتوں اور مردوں پر لعنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپؐ کا یہ فرمان مبارک منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں ہم شادی نہیں کریں گے۔ اسی طرح ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہو جو کہتی ہیں شادی نہیں کروں گی۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۷)

حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ نبی پاکؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو

Marfat.com

نکاح کر سکتا ہو پھر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (اتحاف المہرۃ ۴۴/۷۴۳٬ کنز ۱۶/۱۹۱۱)

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ عورتوں اور مردوں کے لیے جو خدائے پاک نے شادی بیاہ مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات پوشیدہ ہیں۔ بہت سی برائیوں اور نقصانات اور پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔ سب سے اہم فائدہ تو ظاہر ہے کہ دل اور آنکھ کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔ معاشی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے تعاون سے زندگی میں راحت ملتی ہے۔ خالق حکیم نے ہر ایک کی ضرورت کو دوسرے سے وابستہ رکھا ہے۔ صرف عورت ہی نہیں شوہر بھی بیوی کا محتاج ہے۔ خصوصاً گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا ہے۔ ایسے آزاد مرد کی گھریلو زندگی ناکارہ ہو جاتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔ ابتدا میں تو زندگی ماں بہن وغیرہ کی اعانت سے گزر جاتی ہے۔ مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخر زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔ وقت پر کھانا' بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام وغیرہ کی ضروریات میں مرد کو شدید پریشانی ہوتی ہے۔ پھر زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔ شادی کا مقصد محض خواہشات کی تکمیل ہی نہیں ہوتی بلکہ نظام زندگی اور صحت کو باقی رکھنے کے لیے اس کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ اس وجہ سے شادی نہ کرنے والیوں اور والوں پر خدا کی لعنت۔ اسی لیے ہماری شریعت میں شادی سنت اور عبادت ہے جو لوگ اسے جھمیلہ سمجھتے ہیں وہ نادان اور حکمت خداوندی سے ناواقف ہیں۔

عورتوں کے لیے گھریلو کام کا ثواب جہاد کے برابر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے آپؐ سے کہا اے اللہ کے رسولؐ جہاد کرنے سے مرد تو فضیلت لوٹ لے گئے۔ ہم عورتوں کے لیے بھی کوئی عمل ہے جس سے جہاد کی فضیلت کو ہم پا سکیں۔ آپ نے فرمایا ہاں گھریلو کام میں تمہارا لگنا یہ جہاد کی فضیلت کے برابر ہے۔ (مطالب عالیہ جلد۲ صفحہ ۳۹٬ بیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۲۰)

فائدہ: اندرونِ خانہ جتنے بھی امور ہیں خواہ ان کا تعلق کھانے سے ہو خواہ صفائی سے ہو یا بچوں کی تربیت و پرورش سے متعلق ہو یا سامان کے نظم و ضبط سے متعلق ہو' ان سب کی نگرانی اور دیکھ بھال اس کو باحسن وجہ کرنا عورت اہل خانہ کی ذمہ داری ہے اور خدا رسول نے بڑی فضیلت بیان کی ہے اور اس پر بڑا ثواب دیا ہے۔ مردوں کو جو جہاد اور قتال میں ثواب ہے وہی ثواب شریعت نے ان عورتوں کو گھریلو کام میں دیا ہے۔

Marfat.com

افسوس کہ مال دار عورتیں اور نئی تہذیب سے متاثر عورتیں اسے عیب و شرافت کے خلاف سمجھتی ہیں۔ وہ برتن دھونے کو' جھاڑو دینے کو' گھر صاف کرنے کو' گھر میں نل کنواں ہو تو پانی بھرنے کو معیوب عزت و شان کے خلاف سمجھتی ہیں۔ اس لیے یہ کام خادمہ سے لیتی ہیں۔ گرچہ خادمہ رکھنا مالی وسعت کے اعتبار سے جائز ہے مگر ان کاموں کے کرنے میں کوئی عیب نہیں۔ یہ تو ثواب کا کام ہے۔ عزیز ماؤں اور بہنو! آج ثواب لوٹ لو۔ ثواب پا لو کل آخرت میں کام آئے گا۔ نوابوں کے طریقے اور مغربی تہذیب پر لعنت پھینکو۔

عورت کے ذمہ گھریلو خدمت ہے

ضمیرہ بن حبیب سے مروی ہے کہ آپؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ گھریلو کام کریں گی اور حضرت علیؓ گھر سے باہر کا کام کریں گے۔ (مطالب عالیہ جلد۲ ص ۳۹)

فائدہ: ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں ابن حبیب کی الواضحہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے جب کہ انہوں نے خدمت اور کام کے متعلق شکایت کی فرمایا کہ فاطمہ تو گھر کے اندر کا کام انجام دے گی اور حضرت علی گھر کے باہر کا کام کیا کریں گے۔ ابن حبیب نے کہا کہ گھر کی خدمت سے مراد آٹا گوندھنا' پکانا' بستر بچھانا' جھاڑو دینا اور پانی نکالنا اور گھریلو سارے کام ہیں۔

(زاد المعاد جلد۴ صفحہ ۴۰)

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے ذمہ گھریلو تمام امور کو انجام دینا اور گھر کے نظم کو صحیح اور بہتر ڈھنگ سے چلانا ہے۔ گھریلو کام میں کھانا پکانا' کپڑے بستر کی صفائی کا انتظام کرنا' گھر کی صفائی جھاڑو وغیرہ کا لگانا' اور گھریلو تمام اشیاء کی حفاظت اور بچوں کی دیکھ بھال تربیت اور نگرانی ہے۔ غلہ وغیرہ کا نظم اس کی صفائی اور تمام خوردنی اور برتنے والے سامانوں کی نگرانی اور دیکھ بھال اس کے ذمہ ہے۔ باہر سے تمام سامان حتیٰ کہ پانی تک لا کر دینا مرد کے ذمہ ہے۔ گھر سے باہر کا جو کام ہو عورت اس کے لیے باہر نہ جائے گی۔

عورت گھر کی نگہبان ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے۔ تم میں سے ہر ایک سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور امام راعی ہے اور اس سے اپنی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے اور خادم و نوکر اپنے آقا کے

Marfat.com

مال میں نگہبان ہے۔ (ادب مفرد ۴۴، بخاری ۲/ ۷۸۳)

فائدہ: خدائے پاک نے مرد کو باہری امور جس میں اہم ترین معاشی امور ہے اس کا حاکم اور نگہبان بنایا ہے اور عورت کو اللہ پاک نے گھر کی حاکمہ اور اس کے تمام امور کی نگہبان بنایا ہے۔ وہ گھر کے تمام امور کی ذمہ دار ہے۔ کھانا پکانے، گھر کی صفائی ستھرائی، خانگی سامان کا نظام اس کے ذمہ ہے۔ کیا منگوانا ہے، سامان دال وغیرہ میں کیا پکے گا، کتنا پکے گا۔

گھریلو سامان، کون کہاں پر رہے گا، کس میں کیا کمی و بیشی ہے، باورچی خانہ کا سارا نظام اسی کے ذمہ رہے گا۔ اب مرد باہر سے لا کر دے دے، ہر جگہ اپنی بات کی ضد نہ کرے، نہ اس معاملہ میں عورتوں کو پریشان کرے، کہ یہ اتنا کیوں خرچ ہوا، ہاں اسراف اور ضائع ہونے کی گرفت کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورت گھر میں بچہ کی تربیت میں حاکمہ ہے۔ محبت ضرورت اور تجربہ کے پیش نظر جو کرے گی بہتر کرے گی۔ گھریلو معاملہ میں عورت خود مختار ہے۔ اس کے نظام میں مرد بلا ضرورت دخل نہ دے ورنہ گھر کا نظام درہم برہم رہے گا۔ خدائے پاک نے اس کی فطرت میں گھر کے سنوارنے کی صلاحیت دی ہے۔ وہ خود بہتر سے بہتر نظام چلائے گی۔ اس پر اعتبار کرے۔ خدا نے اس کے مزاج میں گھر کا نظم رکھا ہے۔ یہ خدائی تقسیم ہے۔ اس میں دخل اندازی گھر کے نظام کو فاسد کرتا ہے۔

عورت کے لیے اس کا شوہر جنت یا جہنم

حصین بن محصنؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی نبی پاکؐ کے پاس تشریف لائیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد آپ نے ان سے پوچھا کیا تم شوہر والی ہو۔ کہا! ہاں۔ تو آپؐ نے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہر ممکن طریقہ سے خدمت کرتی ہوں کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہوں۔ ہاں مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔ آپ نے فرمایا تم ان کی رعایت کرو۔ وہ تمہارے لیے جنت ہے یا جہنم۔ (ترغیب جلد۳ ص ۳۴، عشرۃ النساء ص ۱۷۱ حاکم)

فائدہ: اس حدیث پاک میں آپؐ نے فرمایا شوہر تمہارے لیے جنت یا جہنم ہے۔ معنی اس کی خدمت اس کی رضا و خوشنودی سے تم جنت میں جا سکتی ہو۔

اس کے برخلاف اگر تم نے اس سے اچھا برتاؤ نہیں کیا، اس کو ناراض کیا اس سے زبان درازی کی اور مقابلہ کیا ان کی خدمت و اطاعت سے تم نے آپ اپنے آپ کو بچایا اس میں کوتاہی کی تو تمہارے لیے جہنم ہے۔

عموماً آج کل کے اس دور میں شروع عمر میں خطِ نفس کی وجہ سے تو کچھ خدمت و

Marfat.com

رعایت کرتی ہے۔ جب جوانی ڈھل جاتی ہے تو جانبین سے تعلق خراب ہوتے ہیں۔ بہر حال صورت ہمیشہ اس کی خدمت و رعایت سے جنت کی دولت حاصل کر سکتی ہے۔ خدا کا حکم سمجھ کر آج خدمت میں کوتاہی نہ کرو۔ کل جنت کے مزے لوٹ لو۔

شوہر کو خوش رکھنے والی جنت میں جائے گی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔

(بیہقی فی الشعب جلد ۶ صفحہ ۴۲۱' ترغیب جلد ۳' ص ۳۴)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ شوہر کی رضا اور خوشنودی جنت میں جانے کا باعث ہے۔ لہٰذا شوہر کو ناراض رکھنا' بات بات پر اختلاف اور جھنجھٹ کرنا' ان سے شاکی رہنا' مال یا دیگر سلسلے میں اسے پریشان کرنا' ان کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہ کرنا' یہ سب اچھی بات نہیں اور جنتی عورت کا یہ مزاج اور شیوہ نہیں۔

بہت سی عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ شوہر بوڑھے اور ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہیں تو ان کی پرواہ نہیں کرتیں۔ ان کی ضعیفانہ خدمت کی کوئی پرواہ نہیں کرتیں۔ ضعف اور بیماری کی وجہ سے ان کو خدمت اور کھانے پینے میں وقت کے لحاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو عورت ایسی خدمت سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے۔ جوانی میں حظ نفس کی وجہ سے تو موافقت کی اب جب زمانہ خدمت کا آیا تو اس سے بچتی ہے۔ بیٹے اور بیٹی میں پڑ جاتی ہے۔ شوہر اس دنیا سے نالاں اور رنجیدہ رخصت ہوتا ہے۔ ایسی عورت جنت میں جانے کی مستحق نہیں۔ یہی حال بعض مردوں کا بھی ہوتا ہے جوانی میں تو اسے اچھی طرح رکھا اور بڑھاپے میں اسے کنارہ کر دیا اور اس سے بے پرواہی برتنے لگا۔ یہ بد خلقی حق تلفی ہے۔ ایسا غرض پرست انسان جنت کے لائق نہیں۔

شوہر کو خوش رکھنے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت خدا سے خوف کرو اور اپنے شوہر کی خوشیوں کو پیش نظر رکھو۔ اگر عورت جان لے کہ اس کے شوہر کا کیا حق ہے تو صبح و شام کا کھانا لے کر کھڑی رہے۔ (کشف الاستار بزار ص ۵ ۱' کنز العمال ج ۱۶' ص ۱۴۵)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جن باتوں سے شوہر خوش ہوتا ہے جو اس کی مرضی اور مزاج کے موافق ہو' جس میں اسے راحت معلوم ہوتی ہے' جس کو وہ پسند کرے (اور اس میں گناہ نہ ہو) اس کو معلوم

Marfat.com

کرتی رہے اور اسی کو اختیار کرے۔ مثلاً اسے پسند ہے کہ گرم کھانا ہو گرم روٹی ہو تو تازہ اور گرم کھانے کی رعایت رکھے' اسے پسند ہو کہ ناشتہ صبح جلدی مل جائے تو صبح جلد اٹھ کر اس کا انتظام کر دیا' مثلاً وہ کسی وقت چائے پینے کے عادی ہوں تو ان کے حکم دینے اور انتظار سے قبل انتظام رکھے۔ اسی طرح شوہر گھر میں زینت اختیار کرنے کے لیے عمدہ اچھا لباس پہننے کو کہے' بال و چہرہ وغیرہ کو بہتر بنائے رکھنے کو کہے تو اس میں ہرگز مخالفت نہ کرے کہ یہ اس کا حق ہے۔ یہ تو بغیر کہے عورت انجام دے کہ اس میں عورت کا ہی فائدہ ہے۔ کمی ہو گی تو وہ خود پورا کریں گے۔ یہاں مگر بے پردگی کی اجازت نہیں۔

کھڑے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کہنے اور بولنے کا انتظار نہ کرے۔ وقت سے پہلے ہی تیار رکھے۔ بلا تقاضا کہ حسب عادت پیش کر دے یا تقاضہ پر تاخیر نہ ہو کہ ابھی کر رہی ہوں۔ ابھی دے رہی ہوں اور شوہر انتظار کی زحمت میں پریشان ہے۔

شوہر کی خدمت اور محبت کرنے والی خدا کو محبوب

حضرت علیؓ نبی پاکؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ پاک اس عورت کو محبوب رکھتے ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنے والی' خوش مزاج اور دوسرے مرد سے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والی ہو۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۹)

فائدہ: ایسی عورت خداوند قدوس کو محبوب اور پسند ہے جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی اور اس سے دلی لگاؤ رکھنے والی ہو۔ صرف ضابطہ اور غرض کی محبت نہ ہو۔

ایسی محبت میں ایک دوسرے کو شکایت ہوتی ہے۔ چونکہ محبت نہیں ہوتی تو آدمی تکلیف اور مرضی کے خلاف چیزوں کو برداشت نہیں کر پاتا۔ محبت اور خالص تعلق اور قلبی و دلی لگاؤ ہو تو برائیوں اور تکلیفوں کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو خوشی سے برداشت کر لیتا ہے۔ اس لیے شوہر بیوی کے درمیان عشق محبت ہونی چاہیے۔

دوسری صفت خدا کے محبوب ہونے کی یہ بیان کی گئی ہے کہ دوسرے اجنبی مرد سے اپنی حفاظت کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی مرد سے دلچسپی نہ ہو۔ اس سے کسی قسم کا لگاؤ اور تعلق نہ ہو۔ آج کل کی اس نئی تہذیب میں شوہر کے علاوہ دوسرے اجنبی مردوں سے بلا تکلف دل لگی انس اور بے تکلفی ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اسے وہ خوش اخلاقی سمجھتی ہیں۔ سن لیجیے عورتوں کے لیے اجنبی مردوں سے ہنسی مذاق اور انس کی باتیں جائز نہیں۔ یہ حکماً زنا ہے۔ گناہ اور گناہ کے اسباب ہیں۔ خدا اور رسول کے نزدیک ناپسندیدہ اعمال ہیں۔ ان سے سخت احتیاط چاہیے۔

Marfat.com

شوہر کی خدمت صدقہ ہے

حضرت ابن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا بیوی کا شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنز ۱۶/۱۶۹)

فائدہ: کتنی فضیلت ہے کہ جس طرح اہل مال کو خدا کے راستہ میں مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح عورتوں کو شوہروں کی خدمت میں ثواب ملتا ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خدمت کا مفہوم وسیع ہے۔

ناشتہ اور کھانا ان کے وقت اور مزاج کی رعایت کر کے بنانا۔ ان کے نجی سامان کی حفاظت اور ڈھنگ سے رکھنا۔ غسل اور وضو میں مدد کر دینا۔ جاڑا ہو اور گرم پانی سے وضو اور غسل کی عادت وضرورت ہو تو ان کے بلا کہے انتظام کرنا اور پہلے سے تیار رکھنا۔ حسب ضرورت کپڑے دھو دینا۔ پھٹے ہوں تو سی دینا۔ حسبِ ضرورت سر پیر دبا دینا، بیمار ہوں تو ان کی دوا اور پرہیزی کھانے کا اہتمام رکھنا۔ صبح اور دوپہر کو نماز فجر اور ظہر کے لیے جگا دینا۔ سونے سے پہلے تکیہ و بستر کا انتظام کر دینا۔ ان کے احباب اور مہمانوں کی خدمت کرنا۔ ان کی منشا و مرضی کے موافق چائے ناشتہ بطیب خاطر خوشی سے دینا۔ رات میں کچھ دیر ہو جائے تو انتظار کرنا۔ موسم کے موافق ٹھنڈا گرم کھانا دینا۔ غرض کہ ہر وہ امور جس میں ان کو راحت اور سکون ملے اس کا اہتمام اور خیال کرنا خدمت ہے۔ جو صدقہ، خیرات کا ثواب ہے۔ لہٰذا جو عورت صدقہ مالی کا ثواب حاصل نہیں کرسکتی وہ خدمت سے صدقہ کا ثواب حاصل کرسکتی ہے۔

شوہر کی اطاعت ہر حال میں خواہ بیکار ہی معلوم ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کے چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل کرے یا جبل اسود (کے چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے، اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۱۳۴، مشکوۃ صفحہ ۲۸۳، ترغیب جلد ۳ صفحہ ۶)

فائدہ: اس حدیث پاک میں آپؐ نے مبالغۃً اور تاکیداً یہ فرمایا کہ اگر اسے پہاڑ یا اس کی چٹان کو ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل کرنے کو کہے تو باوجود یہ کہ یہ ایک بیکار عبث اور مشکل ترین کام ہے لیکن اس کی زوجیت کا تقاضا ہے وہ شروع کرے انکار نہ کرے خواہ وہ ہو یا نہ ہو۔ خواہ مشکل ہو یا آسان۔ خواہ اس میں فائدہ ہو یا نہ ہو۔ ملا علی قاریؒ نے بیان کیا ہے کہ کوئی مشکل مشقت آمیز کام یا عبث و بے کار کام کا حکم دے تب بھی اس سے انکار نہ کرے۔ (مرقات ۴۷۱)

Marfat.com

مثلاً گھر صاف اور دھویا یا جھاڑو دیا جا چکا ہے پھر بھی صاف کرنے کو کہے۔ برتن صاف ہے دھلا ہے کپڑے صاف ہیں دھلے ہیں پھر دھونے اور صاف کرنے کو کہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عبث ہی تو ہے پھر بھی کرے تا کہ اس کا کہا پورا ہو جائے اور اسے اطمینان ہو جائے۔ اس کے دل میں آ جائے کہ میری بات کا وزن رکھا۔ مان لیا یا کوئی مشکل ترین کام کو کہے مثلاً ہاون دستہ میں سخت مشکل دوا کوٹنے چھاننے کو کہے۔ کاغذ پتے وغیرہ سے چولہا جلا کر کچھ پکانے یا پانی گرم کرنے کو کہے مطلب عرف اور ماحول میں کوئی ایسا کام جو مشکل یا مشقت کا ہو کرنے کو کہے تو انکار نہ کرے حتیٰ الامکان کر دے۔ خصوصاً شوہر بیمار ہو' کمزور ضعیف ہو یا اکھڑ مزاج ہو تو ثواب سمجھ کر خدمت کر دے اعتراض نہ کرے۔ منہ نہ پھیلائے' بے پرواہی نہ کرے' خاص کر بیماری اور بڑھاپے میں مزاج میں صبر و تحمل نہیں رہتا۔ خدمت زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ ایسی عورت جنتی ہے جو ہر حالت اور ہر وقت میں شوہر کی خدمت کرے۔ اسے راحت پہنچائے۔ اس کے دل کو خوش رکھے۔ دنیا سے خوش خوش احسان و خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے رخصت ہو۔ بڑی ہلاکت کی بات ہے کہ وہ ایسی حالت میں رخصت ہو رہا ہو کہ خدمت کی شکایت ہو۔

شوہر کا حق ادا نہیں ہو سکتا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ یہ میری بیٹی ہے شادی سے انکار کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے والد کا کہا مان۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس وقت تک شادی نہ کروں گی جب تک کہ مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے۔ آپؐ نے فرمایا شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ اسے کوئی زخم ہو اسے وہ چاٹ لے یا اس کی ناک سے پیپ یا خون بہے اور وہ اسے پی بھی جائے تب اس نے اس کا حق ادا نہ کیا (یہ مبالغہ ہے غایت خدمت اور محبت سے حقیقۃً پینا مراد نہیں کہ یہ ناپاک ہے) اس نے کہا۔ قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں شادی نہ کروں گی۔ (کہ مجھ سے حق ادا نہ ہو سکے گا) اس پر آپؐ نے فرمایا بغیر ان عورتوں کی اجازت سے نکاح مت کرو۔ (ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۵)

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ عورت شوہر کا حق کما حقہ ادا نہیں کر سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ یہ نہ سوچے میں نے فلاں خدمت کر دی حق ادا ہو گیا بلکہ خدمت کرتی رہے۔ نیز کسی وجہ سے زوجیت کے لائق نہیں تو شادی نہ کرنے کا عورتوں کو اختیار ہے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

Marfat.com

شوہر کا حق سب سے زیادہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول پاکؐ سے پوچھا کہ عورتوں پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے شوہر کا۔ میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی والدہ کا۔ (بزار، ترغیب جلد۳ صفحہ۴۴)

فائدہ: یعنی جب تک عورت کی شادی نہ ہو والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کا حق ہے اور جب شادی ہو جائے اور شوہر کے گھر آ جائے تو اب شوہر کا حق سب سے زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کی خدمت اور رعایت اس کے ذمہ عقد نکاح کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے اور مرد کے ذمہ سب سے زیادہ خدمت اور خوشی کے متعلق والدہ کا حق ہے کہ وہ اپنی ماں کی خدمت و اطاعت کرے اور اس کی ناراضگی سے بچے۔ بیوی کی خوشی پر ماں کی خوشی کو فوقیت دے۔ بیوی کی وجہ سے ماں کی حق تلفی نہ کرے۔ ایسی صورت نکالے کہ اگر بیوی اور والدہ کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیوی کی بھی رعایت کرے اور والدہ کی بھی رعایت اور خدمت و اطاعت کرے۔ بیوی کے مقابلہ میں ماں کی رضا کو مقدم رکھے۔

شوہر کی اطاعت کی وجہ سے مغفرت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاکؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص گھر سے باہر جاتے ہوئے اپنی بیوی سے کہہ گیا کہ گھر سے نہ نکلنا۔ اس کے والد گھر کے نچلے حصہ میں رہتے تھے اور وہ گھر کے اوپر رہا کرتی تھی۔ والد بیمار ہوئے تو اس نے نبی پاکؐ کی خدمت میں بھیج کر عرض کیا اور معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا اپنے شوہر کی بات مانو چنانچہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس نے نبی پاکؐ کے پاس آدمی بھیج کر معلوم کیا آپ نے فرمایا شوہر کی اطاعت کرو۔ پھر نبی پاکؐ نے اس کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ اللہ پاک نے تمہارے شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت کر دی۔ (مجمع جلد۴ صفحہ ۳۱۶)

فائدہ: حدیث بالا میں عورت کا اپنے والد کے پاس نہ جانا صرف شوہر کی اطاعت کی وجہ سے تھا۔ آپؐ نے بھی اسی کی تاکید کی تھی کہ جب شوہر نے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی ہے تو مت نکلو اور اس کی بات کا لحاظ رکھو۔ یہاں تک کہ والد کی وفات ہو گئی۔ اللہ پاک نے اس اطاعت کی برکت سے اس کے والد کی مغفرت فرما دی۔ جب بیوی کی اطاعت سے اس کے والد کی مغفرت ہو گئی تو خود عورت مغفرت کے لائق نہ ہو گی۔ یقیناً۔

Marfat.com

بچوں اور شوہر سے محبت نیکی اور صلاح کی پہچان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں (عربی خواتین میں) سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ چھوٹے بچوں پر شفقت کرتی ہیں۔ شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۶ ۔ مسلم)

فائدہ: اس حدیث پاک میں عورتوں کی دو قابل تعریف علامتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) بچوں پر شفقت کرنے والی۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچوں کی پرورش میں بڑی مہربان و شفیق ہوتی ہیں۔ ان کو دودھ پلاتی ہیں، پاخانہ پیشاب دھوتی ہیں ان کی نہایت ہی محبت سے پرورش کرتی ہیں۔ ایسا نہیں کہ اولاً تو بچہ ہی نہیں ہونے دیتیں اگر ہو جائے تو بچے کو دودھ نہیں پلاتیں۔ بہانہ بناتی ہیں کہ صحت نہ خراب ہو جائے۔ یہ جہالت اور عیش مزاجی کی باتیں ہیں۔ بچوں کی پرورش نوکرانیوں کے حوالہ کر دیتی ہیں۔ وہ بچوں کی کما حقہ تربیت نہیں کر پاتیں۔ اسی طرح وہ عورتیں جو ملازمت کرتی ہیں اور اس کی وجہ سے بچوں کی تربیت اور نگرانی نہیں کر پاتیں۔ نوکرانیوں کے حوالہ کر کے بچہ کو ضائع کرتی ہیں۔ خیال رہے کہ یہ نہایت ہی قبیح اور خدا رسول کو ناراض کرنے والی باتیں ہیں۔ یہ یورپین عورتوں کی عادت ہے بچوں کی شفقت کے ساتھ تربیت و نگرانی یہ حق شرع ہے۔ دنیا میں ایسی عورتوں کا انجام بد یہ ہوتا ہے کہ بڑھاپے میں یہ اولاد سہارا نہیں ہوتے اور ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ مغرب ممالک کا حال ہے۔

خیال رہے کہ جس طرح اپنے بچوں کی پرورش عورت کے ذمہ ہے اسی طرح شوہر کے دوسری سے بچے ہوں اور قابل پرورش ہوں تو ان کی پرورش اور نگرانی بھی عورت کرے۔ یہ بڑی نیکی اور ثواب عظیم کا باعث ہے اس کے بڑے فضائل ہیں۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ سوتیلے بچوں سے نفرت کرتی ہیں۔ ان کو تکلیف پہنچاتی ہیں۔ عناد سے پیش آتی ہیں خدمت اور تربیت تو دور کی بات لعن طعن کرتی ہیں کھانے پینے میں ظلم و ستم ڈھاتی ہیں۔ بڑی بری بات ہے۔ ان کے بچوں کے ساتھ کوئی دوسرا اس طرح کرے تو بتاؤ کیسی تکلیف ان کو ہو گی۔

سوتیلے بچوں کو تکلیف پہنچانا، حقارت کا معاملہ کرنا۔ جہنم کے اعمال ہیں۔ خدا حفاظت فرمائے۔ اسی طرح گھر میں کوئی بچہ یتیم ہو اس کی پرورش کا موقع مل جائے تو یہ خدا کی بڑی نعمت ہے خوب خوشی و مسرت سے خدمت کرنی چاہیے کہ اس کا بڑا ثواب ہے ایسا گھر بڑا ہی باعث برکت ہے۔ ہو سکے تو یتیم بچوں کی خصوصاً بچیوں کی پرورش گھر میں رکھ کر کرو۔ یہاں تک کہ اس کی شادی بیاہ کرا دو۔ جنت میں حضور پاکؐ کی پڑوسن بنو گی۔

Marfat.com

فائدہ: شوہر عورت کا نگران اور عورت اس کے ماتحت ہے۔ شوہر جب بھی اسے کسی بھی ضرورت سے خاص کر انسانی ضرورت سے بلائے یا اشارہ کرے تو عورت کا انکار اور نہ جانا اس کی ضرورت کا پورا نہ کرنا ناجائز حرام اور لعنت خداوندی کا باعث ہے۔ عموماً عورت اس کی پرواہ نہیں کرتی اور شوہر کی انسانی ضرورت کا خیال نہیں کرتی جس کی وجہ سے شوہر کی محبت اور خوشگوار تعلقات میں رخنہ اور دراڑ پڑ جاتا ہے۔ ہاں مگر عورت مہینہ میں ہو یا بیماری اور صحت کی وجہ سے نقصان دہ ہو تو معذرت کر دے اور خوش مزاجی سے سمجھا دے۔ بسا اوقات شوہر اپنی ضرورت سے بلاتا رہتا ہے اور یہ ہوں ہوں کر کے ٹالتی رہتی ہے۔ حدیث پاک میں اس پر بھی لعنت ہے۔ ان امور کا خیال رکھے تاکہ تعلقات خراب نہ ہوں کہ شوہر و بیوی کے تعلقات بڑے نازک ہوتے ہیں۔

آپؐ کے نزدیک کون مبغوض عورت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازت شوہر) شوہر کی شکایت کرتے ہوئے نکلے۔ (مجمع الزوائد جلد ۴)

فائدہ: خیال رہے کہ ہمیشہ ہر وقت ایک ساتھ رہنے سے ضرور کچھ نہ کچھ حق تلفی ہوتی ہے۔ مختلف عوارض اور شریعت کی رعایت وخوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کا ضائع ہونا ایک معمولی بات ہے۔ پھر جبکہ ہمیشہ ایک ساتھ رہنا اور ہر ایک کا فائدہ دوسرے سے وابستہ ہے۔ تو ایسی صورت میں آپس میں شکایت کی بات ہو جائے کبھی کچھ معمولی تکلیف پہنچ جائے تو زبان پر شکایت نہ لانی چاہیے کہ اس سے خوشگوار تعلقات جو بہت ہی ضروری ہے اور جس کے لیے بے شمار فوائد و منافع ہیں' اس میں رخنہ پڑتا ہے اور شاکی ہو کر میکہ جانے سے معاملہ خراب ہی ہوتا ہے۔ عموماً عورتیں شادی بیاہ کے بعد کچھ کمی بیشی ہو جانے پر والدین سے شوہر اور خوش دامن وغیرہ کی شکایت کرتی ہیں جس سے ازراہ محبت والدین متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ شکایت کے ازالہ کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے بسا اوقات معاملہ اور شدید و برا ہو جاتا ہے۔ اس لیے حتی الامکان جہاں تک ہو سکے برداشت کرے۔ سنجیدگی اور پھر محبت کے ساتھ خوشی کے موقع پر اپنی تکلیف ظاہر کر دے تو انشاء اللہ شریف اور سمجھدار شوہر اس کا دفاع کرے گا اور مزید خدا سے دعا بھی کرتے رہے دل اس کے قبضہ میں ہے۔

Marfat.com

شوہر سے بھلائی کا انکار تو اعمال برباد

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب عورت شوہر کے بارے میں یہ کہے کہ میں نے تم سے کوئی بھلائی نہیں پائی۔ تو اس کے اعمال (کا ثواب) خبط ہو جاتے ہیں۔ (یعنی برباد اور ضائع)۔ (جامع صغیر صفحہ ۵۴ کنز جلد ۱۶ نمبر ۴۶۰۷۵)

فائدہ: خدا کی پناہ کیسی سخت وعید۔ ذرا سی ناشکری کے جملے پر اعمال ہی اکارت۔ اکثر و بیشتر عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ جہاں کوئی شکایت شوہر سے ہوئی کوئی لڑائی و جھگڑے کی نوبت آئی۔ کوئی امید پوری نہیں ہوئی۔ کوئی تکلیف ہوگئی۔ فوراً کہہ دیتی ہیں اس سے مجھے آرام نہیں ملا۔ اس گھر میں چین نہیں ملا۔ کبھی اس نے میرا خیال نہیں کیا۔ کبھی اس نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ میں ہمیشہ نوکر کی طرح گھسٹتی رہی مگر میرا کبھی لحاظ نہیں کیا گیا۔ اس قسم کے جملے بہت برے ہیں اس سے اعمال کا ثواب برباد ہو جاتا ہے۔ اکارت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو نیکیاں گزشتہ کی ہیں وہ بے اثر ہو جاتی ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے جہنم میں عورتوں کو مردوں سے زیادہ دیکھا پوچھا تو فرمایا۔ شوہر کی ناشکری کرنے کی وجہ سے جس شوہر نے حسب ضرورت و وسعت و حیثیت ہمیشہ آرام دیا کبھی کسی وجہ سے شکایت ہوگئی کہ عموماً ایک گھر میں آپس میں ساتھ رہنے کی وجہ سے ہو جاتی ہے تو بلا جھجک کہہ دیتی ہیں کہ اس سے ہم کو کبھی آرام نہیں ملا۔ ہرگز ایسا جملہ نہ نکالے۔ کوئی شکایت کی بات ہو جائے تو سنجیدگی سے حل کرے، برداشت کرے، مردوں کو بھی چاہیے کہ ایسے اسباب سے احتیاط کرے کہ عورت کی زبان سے ایسی بات نہ نکلے۔

بلا اجازت شوہر نفلی روزے کی اجازت نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کسی عورت کے لیے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے ہاں مگر اس کی اجازت سے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے اگر روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔

(مشکوۃ صفحہ ۱۷۸، بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۸۲، مسلم)

فائدہ: عورت کو شوہر کی خدمت و رعایت کے پیش نظر نفلی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر کو کسی وقت ضرورت پیش آ جائے۔ یہ ان کا حق ہے۔ البتہ وہ خود اجازت دے تو پھر درست ہے۔ ہاں اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو سفر پر ہو تو اجازت ہے۔

خیال رہے کہ یہ نفلی روزے کے متعلق ہے۔ رمضان کے روزے کے متعلق یہ بات

Marfat.com

نہ نماز قبول ہوگی اور نہ نیکی اوپر چڑھے گی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا تین لوگوں کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔

(۱) بھاگے ہوئے غلام کی تاوقتیکہ اپنے مولیٰ کے پاس نہ آ جائے اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے دے۔

(۲) ایسی عورت کی جس سے اس کا شوہر ناراض ہو۔

(۳) اور مست شرابی کی تاوقتیکہ شراب کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ (بیہقی الشعب جلد ۶ صفحہ ۴۱۷)

فائدہ: مرد عورت پر نگراں ہے اور عورت اس کے ماتحت ہے۔ خدا کے بعد عورت کے لیے شوہر ہی ہے۔ والدین کے حق پر شوہر کا حق غالب ہو گیا ہے اگر مذہب میں کسی کو سجدہ تعظیمی کی اجازت ہوتی تو عورت کو ہوتی کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے عورت کے لیے اس کا شوہر جنت یا جہنم ہے کہ اس کے حق کو ادا کر کے جنت پا سکتی ہے۔ جس کا اتنا بڑا حق ہو بھلا اسے ناراض کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ پھر خدائے پاک نے جسے رفیق حیات بنایا ہو۔ زندگی بھر کا ساتھی اور معاون بنایا ہو۔ دنیاوی اعتبار سے جس کے بغیر گزارہ نہیں اسے کیسے ناراض رکھا جا سکتا ہے۔ اس لیے اگر وہ کسی وجہ سے ناراض ہو جائے گو بلا معقول وجہ کے ہی تو اسے یونہی نہیں چھوڑ دیا جائے بلکہ اسے خوش کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لیے شریعت نے تاکید کی کہ جب تک اسے راضی نہ کیا ایسی عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی۔

غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو شوہر کا حکم ہوتا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

فائدہ: قیس بن سعد کی روایت میں ہے کہ جب وہ حیرہ گئے تو انہوں نے (عیسائیوں کو) دیکھا کہ وہ اپنے مرزبانی (مذہبی عالم) کو سجدہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی پاکؐ سے کہا کہ آپ تو سجدہ کے لائق ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب میری قبر سے گزرو گے تو کیا مجھے سجدہ کرو گے۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ اگر میں سجدہ کا حکم کسی کو دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ نے ان کے لیے ان پر حق رکھا ہے۔ (یعنی اکرام واحترام واطاعت کا)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا تو آپ کے حضرات صحابہؓ نے آپ کو کہا: اے اللہ کے رسول! اشجار بہائم سجدہ کرتے ہیں۔ ہم

Marfat.com

تو اس سے زیادہ حق دار ہیں۔ آپ نے فرمایا عبادت اللہ کی کرو۔ اپنے بھائی کا اکرام کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مجمع جلد ۴ صفحہ ۲۳۱)

ناشکر گزار کی طرف خدا کی نگاہ بھی نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی پاکؐ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ پاک اس عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتے جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے اور اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتی۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۳۱۲، بزار، نسائی)

فائدہ: شکر گزاری بہترین وصف ہے۔ اس سے تقویٰ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے محسن اور منعم کا شکر گزار ہونا نعمتوں اور نوازشوں کے اضافہ کا سبب ہوتا ہے۔ جو عورت شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی اور ہمیشہ زبان پر ناشکری رہتی ہے اور سمجھتی ہے کہ ہمارے ساتھ ظلم اور حق تلفی ہو رہی ہے۔ شوہر سے اس کا بناؤ نہیں ہوتا۔ شوہر سے اسے محبت اور مودت نہیں رہتی ہے جس سے دونوں کے درمیان تعلقات خوشگوار قائم نہیں رہتے اور اچھا خاصا گھر نعمتوں اور راحتوں کے اسباب کے باوجود جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اس لیے شریعت نے ہر ایسی چیز سے منع کیا ہے جس سے آپس کے تعلقات پر اثر پڑے۔ محبت پر اثر پڑے۔ اس لیے عورتوں کو چونکہ اسی گھر میں زندگی گزارنی ہے۔ ناشکری کے کلمے نکالنے میں احتیاط کرے کہ یہ خدا کی نگاہوں میں گر جانے کا باعث ہے۔ پریشانی ہے تو برداشت کی کوشش کرو۔ کل جنت میں اس برداشت کا مزہ لوٹو گی۔

شوہر کی ضرورت کا پورا کرنا عورت کا اولین فریضہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا شوہر عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور عورت نہ جائے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(بخاری صفحہ ۲۸۳)

حضرت طلق بن علی کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا مرد جب اپنی ضرورت سے عورت کو بلائے تو عورت فوراً آ جائے چاہے وہ تنور پر کیوں نہ بیٹھی ہو۔ (یعنی اگرچہ وہ چولہے پر روٹی کیوں نہ پکا رہی ہو کہ جانے سے روٹی خراب اور آگ بجھنے کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

(ترمذی، ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۸)

حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت خدا کا حق ادا کرنے والی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ شوہر کا پورا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر اسے بلائے اور وہ اونٹ کی پالان پر ہو تب بھی وہ انکار نہیں کر سکتی۔ (طبرانی، ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۸)

Marfat.com

ہوں۔ یہاں تک کہ نیند آ جائے۔ (کنز جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بلاعذر جھوٹ یا بہانہ بنانا اور ٹالنا جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے درست نہیں۔ تاہم جانبین سے صحت کی رعایت ضروری ہے۔ اگر بیماری یا صحت کی وجہ سے مضر ہو تو شوہر کو بھی اس کا خیال رکھنا لازم ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ مرد کو کسی نہ کسی طرح خوش رکھیں اس کی ہر ضرورت خصوصاً انسانی ضرورت کا تاکید سے خیال رکھیں۔ عورتوں کو اس کی رعایت کی تاکید سے حکم ہے۔ چنانچہ حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب شوہر بلائے تو آ جائے خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو یعنی اگر وہ روٹی پکا رہی ہو اور روٹی کے جلنے خراب ہونے یا ناقص ہونے کا اندیشہ ہو یا چولہا بجھ جانے کا اندیشہ ہو تب بھی اس کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھے اور اس کی ضرورت رضا مندی کو خوشی سے پورا کرے کہ روٹی کے مقابلہ میں شوہر کی رعایت اہم ہے۔ پھر یہ کہ نقصان شوہر کے مال کا ہے جو اس کے اختیار سے نہیں ہے۔ بلکہ شوہر کی رعایت اور خدمت کے سبب ہے جو اس کی رفاقت کا اولین مقصد ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک حدیث میں ہے ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی اور اس نے پوچھا کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفس کو اس سے نہ روکے۔ اگر چہ وہ پالان کی لکڑی پر ہو۔ ایک دوسری روایت میں ہے اگر وہ تنور (چولہے پر) کیوں نہ ہو۔ (عمدہ صفحہ ۱۸۵)

عورت کو شوہر کے خلاف اکسانے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنائے۔ (ابوداؤد، مشکوۃ صفحہ ۲۸۲)

فائدہ: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اکسانے اور خلاف بنانے کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض عورتیں ہوتی ہیں کہ کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکساتی ہیں۔ اس کی شکایت اور بے توجہی اس کے ذہن میں اس طرح ڈالتی ہیں کہ عورت کو شوہر سے نفرت اور شکایت ہوتی ہے۔ پھر بھی تمہیں اچھی طرح نہیں رکھتے۔ زیور نہیں بناتے۔ دوسروں پر خرچ کرتے ہیں تم کو دھیلا بھی نہیں دیتے۔ بھائی، بہن، ماں، باپ کو خوب تم سے چرا کر دیتے ہیں تم کو کیا دیتے ہیں۔ اپنی بہن کو یہ لا کر دیا تم کو پوچھا بھی نہیں۔ اس قسم کی بات سے شوہر کے خلاف بنا دیتی ہیں سو یہ جائز نہیں۔ کسی کے گھر کو بگاڑنا تعلقات کو خراب کرنا کسی بھی طرح درست نہیں۔ اس سے بچنا

Marfat.com

چاہیے۔ یہ جہنم کے اعمال ہیں۔

شوہر سے طلاق مانگنے پر جنت حرام

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بلا کسی ضرورت شدیدہ و پریشانی کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۱۴۸' ابوداؤد صفحہ ۳۰۳' ترمذی صفحہ ۲۲۶)

فائدہ: طلاق اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہے کہ اس سے دو خاندانوں کے درمیان عناد اور مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ لڑائی جھگڑنے کے علاوہ بہت سے گناہوں کا سبب ہے۔ تعلقات ٹوٹتے اور خراب ہوتے ہیں۔ جوڑ اور ربط محمود ہے اور اس کی تاکید ہے توڑ مذموم ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔ اسی وجہ سے طلاق کے مطالبہ پر سخت وعید ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی۔ جب کہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے آئے گی۔

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ شوہر بیوی میں لڑائی ہوئی گھریلو زندگی میں ایسی باتیں پیش آجاتی ہیں۔ سو عورت مارے غصہ کے کہتی ہے کہ ہمیں چھوڑ دیجیے۔ ہمارا رشتہ ختم کر دیجیے۔ بسا اوقات شوہر غصہ اور غیظ میں ہونے کی وجہ سے کہتا ہے جاؤ۔ بیوی کو ہرگز زبان سے ایسی بات نہ نکالنی چاہیے کہ جہاں مرد کو پریشانی بھگتنی پڑتی ہے۔ وہاں عورت کی زندگی بھی اجیرن بن جاتی ہے۔ چھوٹے بچے ہوں تو اور پریشانی۔ بیوہ کی شادی آج کل کے ماحول میں بہت مشکل۔ جس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ عورت ہر اعتبار سے پریشان ہو جاتی ہے اور بہت سے دوسرے گناہوں کا راستہ نکلتا ہے۔ دین دنیا دونوں خراب ہوتے ہیں۔ اسی لیے شیطان کوشش کرتا ہے کہ طلاق کی نوبت آجائے اور گناہوں کا دروازہ کھل جائے۔ سو جہاں تک ہو سکے طلاق کی صورت پیدا نہ کرے۔ زندگی گزارے تکلیف برداشت کرے بڑا ثواب پائے گی۔

خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا شوہر سے علیحدگی چاہنے والی خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت منافق ہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۸۴' نسائی)

فائدہ: خیال رہے کہ نکاح کرنے کے بعد وقتی اختلاف یا جوش غصہ میں آکر علیحدگی اور خلع (یعنی علیحدگی) کا مطالبہ کرنا نہایت ہی برا کام ہے۔ اس سے دو خاندانوں کے درمیان بگاڑ نفرت و عداوت پیدا ہوتی ہے۔ اولاً تو شادی سوچ سمجھ کر اور جب ہو جائے تو بہتر صورت نبھانے کی کوشش کرے۔ انسانی فطرت کے اعتبار سے کبھی اختلافات اور لڑائی کی بھی نوبت

Marfat.com

نہیں۔ اگر شوہر رمضان کے روزہ کو منع کرے تب بھی چھوڑنا جائز نہیں۔ چونکہ خدا کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے۔ سوائے رمضان کے عورت روزہ نہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو۔ (کنز العمال صفحہ ۲۱۶ صفحہ ۲۳۸ ق)

دیکھا شریعت نے عورتوں کو کتنی تاکید کی ہے کہ وہ شوہروں کی رعایت کریں۔ اسی رعایت کی وجہ سے تو دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم رہیں گے۔

شوہر کی اطاعت اور اس کی اچھائیوں کا اعتراف جہاد کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے ان سے کہا جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اور ان کے احسان کا اعتراف جہاد کے برابر ہے۔ ایسی عورتیں تمہارے میں بہت کم ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۳۰۸، ترغیب ج ۳ ص ۳۴)

فائدہ: شوہر و بیوی کے درمیان حسن معاشرت خوشحال زندگی کے لیے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں۔ خدمت اور خوبیوں کے اعتراف اور احسان مندی سے ایک کا تعلق دوسرے سے بڑھتا ہی رہے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ عورتوں نے پوچھا عورتوں کا غزوہ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا شوہر کی اطاعت اور اس کے احسان کا اعتراف۔ (بیہقی جلد ۶ صفحہ ۴۱۷)

دیکھیے! عورتوں کے ساتھ خدائے پاک کا کتنا بڑا خصوصی فضل و کرم ہے۔ کس قدر معمولی کام اور وہ بھی جس میں ان کا دنیاوی نفع بھی ہے کہ شوہر کی خدمت سے شوہر کی نگاہ میں محبوب رہے گی تو شوہر اس کا دنیاوی خیال رکھیں گے اور آخرت کا بھی عظیم ثواب ان کو ہوگا۔ ہم خرما ہم ثواب۔

احسان کے اعتراف کا مطلب یہ ہے جو کچھ بھی جب ان کی جانب سے ملے اسے خوشی سے قبول کرے اور اسے بہت سمجھے۔ کمی پر شکایت نہ کرے۔ ناشکری نہ کرے۔ بلکہ کہے آپ نے ہماری رعایت میں بہت کچھ کیا۔ آپ نے ہمارا بہت زیادہ خیال کیا۔ آپ نے ہمیشہ اپنے سے زیادہ مانا اور چاہا۔ ماں باپ سے زیادہ محبت کا برتاؤ کیا وغیرہ وغیرہ۔

شوہر کی خدمت پر شہادت کے قریب درجہ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت، اس کے حق کو ادا کرے، نیک باتوں کو قبول کرے، نفس اور مال کی خیانت سے پرہیز کرے (تو ایسی عورت کا) جنت میں شہیدوں سے ایک درجہ کم ہوگا۔ اگر شوہر بھی اس کا مومن اور بہتر اخلاق والا ہے تو یہ عورت اسے ملے گی ورنہ ایسی عورت کی شادی اللہ تعالیٰ شہیدوں سے

Marfat.com

کر دے گا۔ (کنز العمال جلد ۶، صفحہ ۱۴۴، طبرانی)

فائدہ: حدیث پاک میں شوہر کی خدمت اور نیکی پر شہداء کے قریب درجہ ملنا بتایا گیا ہے۔ کس قدر فضیلت کی بات ہے۔ صرف ایک ہی درجہ کا فرق رہ جاتا ہے۔

حدیث پاک میں دوسرا جزو یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر عورت نیک اور صالح ہو اور اس کا شوہر بھی نیک ہو تو جنت میں اسی طرح شوہر بیوی بن کر رہیں گے اور اگر شوہر نیک نہ ہو تو پھر شہداء کے ساتھ ان کی شادی کرا دی جائے گی۔ نیک عورت کے لیے یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے۔

لعنت والی عورت کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر سے (غصہ کی وجہ سے) الگ بستر پر رات گزارے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ عورت شوہر کے پاس آ جائے۔ (بخاری و مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا شوہر جب بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (بخاری جلد ۲، صفحہ ۷۸۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کو شوہر کی مرضی اور ضرورت و خواہش کی رعایت کرنی ضروری ہے۔ اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو اور نہ کوئی بیماری وغیرہ ہو جس سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کی خواہش کی رعایت واجب ہے۔ ورنہ فرشتوں کی لعنت کی مستحق ہو گی۔ حدیث پاک میں عورتوں کے لیے جب کہ وہ شوہر کی خواہش اور مرضی کو بلا کسی معقول عذر کے ٹھکرا دے، سخت وعید و مذمت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے جسے امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو ملاءِ اعلیٰ آسمان والوں کی جانب سے (یعنی فرشتوں کی طرف) سخت غضب میں گرفتار ہوتی ہے تاوقتیکہ اسے خوش نہ کر دے۔ (خواہ کسی بھی طرح سے ہو بات چیت کے ذریعہ سے ہو یا تکمیل خواہشات کے ذریعہ سے)۔ (مسلم، عینی جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے مفسلہ پر اور ابن عمر کی روایت میں مسوفات پر لعنت فرمائی ہے۔ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۶۱)

مفسلہ تو وہ عورت ہے کہ اس سے جب شوہر ارادہ کرے تو کہہ دے میں حائضہ ہوں۔ اور مسوفات وہ عورت ہے کہ شوہر ارادہ کرے تو ٹالتے ہوئے کہتی رہے اچھا آ رہی

Marfat.com

ذرا سیدھا سادھا زیادہ چالاک نہیں ہے یا اور کسی وجہ سے اس کی رعایت اور خدمت نہ کرنا یا اس وجہ سے کہ ضعیف بیمار کمزور بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس کے حقوق کی رعایت نہ کرنا۔ خدمت میں کوتاہی اور ضرورت کی پرواہ نہ کرنا۔ یہ اچھی بات نہیں۔ ایسوں پر حورعین کی بددعا ہوتی ہے کہ خدا تجھے رحمت سے دور کرے۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس تھوڑے دن کا مہمان ہے۔ پھر تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ (مرقات جلد ۶ صفحہ ۴۲)

اکثر و بیشتر عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ شوہر جب عورت کے مقابلہ میں کسی اعتبار سے کمزور ہوتا ہے۔ مثلاً عورت مالدار گھرانے کی اور شوہر غریب یا آخر میں شوہر جب ضعیف و کمزور اور کمانے سے عاجز ہو جاتا ہے اور گھر کا گزر بسر لڑکوں پر ہوتا ہے تو عورت اس بڑھاپے میں جب کہ اسے خدمت و اعانت کی ضرورت ہوتی ہے اپنا ہاتھ پھیر لیتی ہے۔ سو ایسی حرکت بہت بری ہے۔ وہ حورعین کی بددعا پاتی ہے۔ ایسے وقت میں شوہر کی خدمت سے جنت حاصل کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

کیسی عورت پر خدا کی دعائے رحمت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو عورت بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر چھینٹا مارے تو ایسی عورت پر خدا کی رحمت ہے۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۱۸۵)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایسی نیک صالح شب گزار عابد زاہد ہو کہ خود بھی نماز تہجد پڑھے۔ خود بھی عبادت تلاوت کا مزاج رکھتی ہو اور اپنے شوہر کو بھی عبادت کی جانب راغب رکھتی ہو۔ رات میں خود پہلے اٹھ جاتی ہو۔ نماز پڑھتی ہو پھر شوہر اگر نہ اٹھ سکا ہو تو اسے اٹھاتی ہو کہ وہ بھی نماز پڑھ لے اور شب آخر میں جو خدائے پاک سے قرب اور مناجات کا وقت ہوتا ہے۔ دربار خدا میں حاضر ہو کر عجز و انکساری کرے۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے نہ اٹھ سکے تو صرف اٹھانے کی خانہ پوری نہ کرتی ہو بلکہ اس کی سستی نیند کو دور کرنے کے لیے پانی کا چھینٹا مارتی ہو۔

ایسی عورت جو شوہر کے لیے اعانت دین کا باعث ہو۔ دین و عبادت کی جانب اسے لاتی ہو بڑی مبارک ہے ایسی عورت اس زمانہ میں عنقا ہے عورتوں کا مزاج رات کی عبادت کا کہاں۔ آج کل کے ماحول میں تو فجر کی نماز کا پڑھنا ہی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ تہجد۔ خصوصاً نئی عمر میں۔

یاد رکھیے قیامت کے دن جنت و جہنم کا معاملہ عجیب ہو گا۔ شوہر نیک متقی ہے اور بیوی فاسقہ و فاجرہ تو شوہر جنت میں جائے گا اور وہ جہنم میں۔ قرآن پاک میں ہے' ہر انسان

Marfat.com

اپنے عمل کے بدلہ میں ہوگا' آج غور کرے کل کیا ہوگا۔

شوہر کی شکر گزار نہیں تو خدا کی نگاہ کرم نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا اللہ اس عورت کی طرف نگاہ کرم نہیں فرماتے جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی۔ باوجود اس کے کہ وہ اس سے مستغنی نہیں۔ یعنی اس کی ضرورت ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵)

فائدہ: اس حدیث پاک میں گویا اس عورت پر خدائے پاک کے خصوصی نگاہ کرم کو بیان کیا گیا ہے جو ہر حال میں اپنے شوہر کے ساتھ شکر گزار ہو اور کسی کی کوتاہی مالی پریشانی پر اس سے اعراض نہ کرتی ہو کہ ہمارا شوہر ایسا ہے۔ کاش ایسا ہوتا۔ ایسی ملازمت ایسی نوکری ہوتی۔ کاش ایسا گھر ہوتا۔ ہماری قسمت خراب۔ والدین نے ہمیں جہنم میں ڈال دیا۔ ہمیں ڈبو دیا۔ ہماری قسمت خراب۔ ایسا ناکارہ غریب شوہر مل گیا۔ اس قسم کی باتیں اور خیالات شکایت قسمت اور ناشکری کے کلمات ہیں۔ اسی ناشکری کو دوسری حدیث میں خواتین کا جہنم میں کثرت سے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے۔

خیال رہے کہ ہر ایک کی تقدیر اور قسمت خدائے پاک نے بنائی ہے جس بندے کے لیے جو مناسب اور جس میں مصلحت سمجھا اسی کے اعتبار سے بنایا۔ کسی کو غریب ماحول دیا کہ شاکر رہ کر خدا سے طالب رہے کسی کو خوشحالی دی تاکہ نعمت پر شکر کر کے کمزوروں غریبوں کی رعایت کرے۔ اگر شوہر کے ساتھ ناشکر گزاری کی عادت نہ ہوگی تو ناشکری کی وجہ سے آپس میں کبھی محبت و مودت نہ ہوگی۔ شکایت کا ماحول رہے گا تو کیسے خوشگوار ماحول بنے گا۔ زندگی اجیرن بن جائے گی۔ شوہر کا بدلنا کوئی آسان نہیں۔ اس لیے خدا کی جانب سے مقدر ہو اس پر شاکر اور راضی رہے اور کل جنت کے مزے حاصل کرے کہ شکر کا بدلہ دنیا میں نہ مل سکا تو آخرت میں یقیناً ملے گا۔

عورتوں سے قیامت میں سب سے پہلے کیا سوال ہوگا؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن عورتوں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (کہ پابندی کے ساتھ وقت پر ادا کیا تھا کہ نہیں) پھر شوہر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا تھا۔ (ابو الشیخ، کنز العمال، جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶)

فائدہ: حشر کا میدان جو قلب و جگر کو پگھلا دینے والا ہوگا۔ اس میں عام مسلمانوں سے خواہ مرد ہو

Marfat.com

آ جاتی ہے۔ اسے برداشت کر لینا چاہیے۔ شادی بیاہ اور طلاق کوئی معمولی بات اور کھیل نہیں ہے۔ نکاح خانہ آبادی ہے۔ طلاق خانہ ویرانی ہے۔ نہ مردوں کو اور نہ عورتوں کو اس قسم کی باتیں اختیار کرنی چاہیے۔ بعض عورتیں تیز مزاج اور جلد باز ہوتی ہیں۔ دور اندیش نہیں ہوتیں' اگر شوہر سے کوئی تکلیف ہو جاتی ہے کوئی مطالبہ اور خواہش پوری نہیں ہوتی یا شوہر ذرا غریب اور عورت اچھے خوشحال گھرانے کی ہوتی ہے تو ایسی بات ہونے لگتی ہے یا عورت کے گھر والے ذرا مضبوط اور ذی حیثیت ہوتے ہیں تو یہ مطالبہ ہوتا ہے۔ حتی الوسع جوڑ ربط مصالحت اور مودت کی شکل اختیار کرنی چاہیے۔ ہر ایک کے والدین اور رشتہ دار سلجھانے کی کوشش اور سعی کریں۔ نکاح کوئی عارضی اور وقتی چیز نہیں کہ چلو کل دوسرا ہو جائے گا۔ یہ زندگی بھر نباہنے کے لیے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے مرد کو اختیار دیا گیا ہے کہ مرد بمقابلہ عورت کے زیادہ عاقل اور دور اندیش ہے۔ اگر عورتوں کو اختیار دیا جاتا تو ذرا ذرا سی باتوں سے متاثر ہو کر فوراً طلاق دے دیا کرتیں۔ ہاں اگر بالکل نباہ کی شکل نہ ہو تو شوہر تیار نہ بیوی تیار' نہ مصالحت کی کوئی شکل تو شریعت نے علیحدگی کی بھی اجازت دی ہے۔

شوہر کی بلا اجازت نکلنے پر لعنت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاکؐ سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے جب عورت شوہر کے گھر سے شوہر کی ناراضگی میں نکلتی ہے تو آسمان کے سارے فرشتے اور جس جگہ سے گزرتی ہے' ساری چیزیں انسان اور جن کے علاوہ سب لعنت کرتے ہیں۔ ابن عباس کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ شوہر کی بلا اجازت کے باہر نکلتی ہے تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ تاوقتیکہ واپس نہ آ جائے۔ (طبرانی' ترغیب جلد۳ صفحہ ۳۹)

فائدہ: اللہ کی پناہ شوہر کو ناراض کر کے یعنی لڑائی جھگڑا کر کے نکلنے یا اس کی بغیر اجازت سے نکلنے کی کیسی سخت سزا ہے کہ ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔ اولاً تو ناراض ہی کرنا درست نہیں اگر کسی وجہ سے ناراضگی ہو گئی تو غصہ ٹھنڈا ہونے پر معافی تلافی کر لینی چاہیے نہ کہ گھر سے باہر میکہ وغیرہ جانا چاہیے۔ اس طرح اس وعید میں وہ عورت بھی داخل ہے جو شوہر کے منع کرنے کے باوجود اس کی غیر موجودگی میں جاتی ہے۔ خیال رہے کہ پڑوس میں جانے پر شوہر منع نہ کرتا ہو تو اس کی موجودگی کی طرح غائبانہ بھی جا سکتی ہیں کہ منع نہ کرنا غصہ نہ ہونا حکماً اجازت میں داخل ہے۔ شوہر کو بھی چاہیے کہ اسے بالکل قید میں نہ رکھے بلکہ اڑوس پڑوس میں رشتہ داروں میں

Marfat.com

جانے دے کہ اس میں ان کے حقوق کی ادائیگی ہے جو باعث ثواب ہے۔ بشرطیکہ فتنہ فساد کا اندیشہ نہ ہو۔

شوہر کی بلا اجازت گھر سے نکلنے پر خدا کے غضب میں گرفتار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا جو عورت شوہر کے گھر سے بلا اجازت شوہر کے باہر نکلے وہ خدا کے غضب میں گرفتار رہتی ہے۔ جب تک گھر واپس نہ آ جائے یا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۰)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت پر بھی عورت کو شوہر کی بغیر اجازت گھر سے نکلنا درست نہیں۔ عورت نکاح سے قبل والدین کے ماتحت اور نکاح کے بعد شوہر کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ وہ اگر آزاد رہے گی تو شیطان کی تابع ہو جائے گی۔ آزادی شیطان کی غلامی ہے۔

بسا اوقات اختلاف اور بڑائی کی بنیاد پر یا کسی تکلیف سے متاثر ہو کر بلا اجازت ناراض ہو کر گھر سے نکل کر میکے یا کسی رشتہ دار کے یہاں چلی جاتی ہے۔ یہ منع ہے۔ یہی غضب الٰہی کا باعث ہے۔

والدین کو بھی چاہیے کہ منع کریں۔ شہو کی نئی تہذیب انگریزی تعلیم یافتہ خواتین میں یہ بات ہوتی ہے وہ شوہروں کو اپنا مقابل اور مساوی سمجھتی ہیں۔ خدمت اور ماتحتی اور برداشت ان کے ماحول میں عیب اور عار ہے۔ خدا کی پناہ۔ اب شادی کے بعد شوہر ہی کا مقام ہے۔ خدا رسول کے بعد انہی کی اطاعت ہے۔ ان کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم اٹھانا ممنوع ہے۔

آج برداشت کر کے شوہر کی اطاعت کر لو۔ تکلیف اور پریشانی بھی ہو صبر کر لو اور گھر سے باہر بلا اذن شرعی کے قدم مت نکالو اور خدا کے فرائض پر عمل کرتی رہو۔ کل خدا کی رحمت میں راحت اور مزے کی زندگی گزارو گی۔

شوہر کی تکلیف پہنچانے والی پر حور جنت کی بددعا

حضرت معاذؓ نبی پاکؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں پریشان نہیں کرتی مگر یہ کہ اس کی حور عین بیوی اسے کہتی ہے کہ اسے مت پریشان کرو۔ خدا تمہارا بھلا نہ کرے وہ تمہارے پاس تھوڑے ہی دن رہنے والا ہے۔ عنقریب تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۸۱، ترمذی صفحہ ۲۲۲، ابن ماجہ صفحہ ۱۴۵)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اپنے شوہر کو غربت و مسکنت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ

Marfat.com

کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ اس کے بال میں دوسری عورت کا بال جوڑ دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بال جوڑنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۷۴)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں پر سننا اور اطاعت کرنا پسندیدہ ہے اور ناپسندیدہ امور میں اس وقت ہے جب کہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ دے۔ جب کسی گناہ کا حکم دیں تو سننا اور ماننا درست نہیں۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۷)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا خدائے پاک نے جسے گناہ قرار دیا ہے۔ اس میں بندوں کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ (خواہ وہ شوہر یا باپ یا استاذ پیر ہو) (شرح السنۃ' مشکوۃ صفحہ ۳۲۱)

شوہر کو ناراض چھوڑے رکھنا اور پرواہ نہ کرنا لعنت کا باعث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے تین (۳) پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک وہ امام جو اس قوم کی امامت کرے جو قوم اس سے ناراض ہو۔ (یعنی ناراضگی کسی دین و شریعت کی بنیاد پر ہو اور اکثر لوگ ہوں) اور وہ عورت جو رات گزار رہی ہو اس حال میں کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور وہ آدمی جس نے (اذان میں) حی علی الفلاح سنا اور پھر اس کی آواز پر نہیں آیا۔ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۴۷)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاکؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین آدمی کی نماز ان کے کان سے آگے نہیں جاتی (یعنی آسمان تک نہیں پہنچتی جیسا کہ نیک عمل پہنچتا ہے۔ بلکہ بادل کے سایہ کی طرح بیچ میں لٹکا رہتا ہے۔ (معارف السنن صفحہ ۴۱۳)

بھگوڑا غلام تاوقتیکہ واپس نہ آجائے۔ وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو اور وہ امام جس کی امامت کو قوم پسند نہ کرے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ عورت سے اس کا شوہر کسی وجہ سے ناراض ہو تو عورت کو چاہیے کہ وہ شوہر کو کسی نہ کسی طرح خوش کر دے۔ مثلاً اسے منائے' ہنسی خوش مزاجی سے یا اور کسی طرح خدمت کرے۔ خوش کرے اسے ناراض ہی نہ چھوڑ دے۔ جیسا کہ آج کل کے ماحول میں عورتیں شوہر کو ناراض چھوڑ دیتی ہیں۔ اس کی ناراضگی کو دور کرنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتی۔ ایسی عورت ملعون ہے۔ اس کی نماز بھی سر سے اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ اسے خوش نہ کرے۔ ہاں اگر شوہر کا مزاج ہی ایسا ہے ہمیشہ اس کی یہی عادت ہے۔ عورت پریشان ہے۔ منانے سے کام نہیں چلتا خود سے ٹھیک ہو جاتے ہیں تو دوسری بات ہے پھر بھی سنجیدگی سے خوش کرنے کی

Marfat.com

کوشش کرے۔ بعض عورتیں کسی بات پر شوہر سے منہ پھلا لیتی ہیں اور اس سے ناراض ہو جاتی ہیں اور اس کی خدمت و آرام کا خیال نہیں کرتیں اور خود اس سے بولتی نہیں۔ یہ تو اور بری، پھٹکار اور لعنت کی بات ہے۔ عورت کو شوہر کی ماتحتی میں رہ کر منہ پھیلانے کا کوئی حق نہیں۔ ایسی حرکت نہایت ہی ملعون ہے گویا کہ شوہر سے ابا اور انکار کر رہی ہے۔ عورت کے وظیفہ زوجیت کے خلاف ہے۔ بسا اوقات یہ حالت طول کھینچ جاتی ہے تو جدائی تک نوبت آ جاتی ہے۔ جو عورت کے لیے بڑی پریشانی اور ہلاکت کی بات ہو جاتی ہے۔ پھر مناسب انتظام نہ ہونے پر زندگی بھر روتی رہتی ہیں۔ اسے شوہر نے بلاوجہ بھی اتفاقاً کسی غلط فہمی سے ڈانٹ دیا تو حسن تعلقات کے پیش نظر برداشت کر لینی چاہیے۔ باقی شوہر کی غلطی کی سزا خدا کی جانب سے اسے ملے گی کہ اس نے خدا کی عظیم نعمت کا حق ادا نہیں کیا۔ عورتوں کو اس بات کی اجازت نہیں کہ شوہر کو ناراض رہنے دے تو خود شوہر سے اس کا ناراض ہونا اور منہ پھیلانا اور قطع تعلق کر لینا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ بعض عورتیں شوہر سے ناراض منہ پھلائے رہتی ہیں اور ذکر عبادت میں مشغول رہتی ہیں۔ ایسوں کی عبادت بھی قبول نہیں بلکہ لٹکی رہتی ہے۔ دراصل یہ منہ پھلانا شوہر کی کسی بات سے ناراض ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سو ایسی بات ہے تو برداشت کرے۔ سنجیدگی اور نرمی سے سمجھا دے کہ آپ کی یہ بات بہتر نہیں تکلیف دہ ہے۔ ناراض اور منہ نہ پھیلائے کہ گھر کا نظام فاسد ہوتا ہے۔ یہ خدا کو ناراض کرنے والے اعمال ہیں۔ ان بُرے اعمال کو چھوڑ کر جنت والے اعمال اختیار کرو۔ نفس کی باتوں کو چھوڑ کر جنت کی راہ ہموار کرو۔ اگر اس کی حرکت ظالمانہ نامناسب بھی ہو تو کیا کرو گی۔ زندگی گزارنی ہے برداشت کر لو۔ تم ثواب عظیم پاؤ گی۔ جنت کی مستحق ہو گی۔ وہ ظالم اپنے ظلم کی سزا اسی دنیا میں یا آخرت میں پائے گا اور صبر کی وجہ سے اللہ پاک ظالم کو ظلم سے بھی روک دیتا ہے اور صبر کرنے والے کی غیبی مدد و نصرت ہوتی ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

شوہر کے غائبانہ میں زینت نہ کرے

حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں اپنی بہن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کو گئی اور ہمارے شوہر زبیر کہیں باہر تھے۔ آپؓ نے خوشبو کا عطر محسوس کیا تو فرمایا عورت پر یہ ہے کہ جب ان کے شوہر غائب ہوں تو وہ خوشبو (زینت کی چیزیں) نہ لگائیں۔

فائدہ: خیال رہے کہ عورت کے لیے زینت شوہر کے واسطے ہے۔ تاکہ دونوں کے درمیان لگاؤ محبت ایک دوسرے کی طرف میلان رہے تاکہ حسن معاشرت قائم رہے اور ایک دوسرے کے

Marfat.com

یا عورت سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہو گا۔
فارسی کا یہ مشہور شعر بھی اسی کے متعلق ہے
روز محشر کہ جان گداز بود اولین پرش نماز بود
قیامت کا دن جو جان کو پگھلا دینے والا ہے اس دن سب سے پہلے حساب نماز کا ہو گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔ اگر یہ صحیح نکلا تو دوسرے اعمال بھی نکلیں گے۔ اگر اس میں گڑبڑ ہوئی تو دوسرے اعمال میں بھی گڑبڑ ہو گی۔ (طبرانی، جامع صغیر صفحہ ۱۶۸)
عورتیں نماز میں بھی کوتاہی کرتی ہیں نئی عمر کی جوان عورتیں اکثر تارک نماز ہوتی ہیں۔ کچھ تو بہانہ بناتی ہیں بچوں کا پیشاب کپڑے میں لگا رہتا ہے۔ افسوس یہ سب بہانے قیامت میں نہیں چلیں گے۔ جب سزا ملے گی تب پتہ چل جائے گا۔ اس لیے عورتوں کو چاہیے کہ نماز کی پابندی کریں۔ گھر کی بڑی عورتوں کو چاہیے کہ چھوٹی عمر ہی سی پابند صلوۃ بنائیں۔ شروع عمر کی عادت اور پابندی کا اثر پوری عمر رہتا ہے۔
فرائض شرعیہ کے بعد عورتوں سے شوہر کے حقوق اور ان کی خدمت کے بارے میں سوال ہو گا۔
آج کل کے دور کی وہ عورت جو ملازمت کرتی ہیں۔ آفس دفتر وغیرہ میں کام کرتی ہیں۔ وہ شوہر کی خدمت میں کوتاہ ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایسی عورتوں سے کھانے تک کی سہولت نہیں ملتی۔ ایسی کوتاہی کل قیامت میں قابل گرفت ہو گی۔

اس نے خدا کا حق ادا نہیں کیا جس نے شوہر کی اطاعت نہ کی

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس کے قبضہ میں میری جان ہے عورت خدا کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (ابن ماجہ، ترغیب جلد۳ صفحہ ۳۶)
فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ بندوں کے ذمہ دو حقوق ہیں۔
(۱) حق اللہ۔ اللہ پاک کا حق کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اس کے فرائض و واجبات کی پابندی کی جائے۔ اسی کی یاد میں رہے۔ اسی پر بھروسہ کرے۔ اسی کی بندگی و عبادت کرے۔ اسی سے مانگے اسی سے امید رکھے۔ بندے کے حق کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کی ذمہ داری ہو اسے ادا کرے۔ جو اس سے بڑا ہو اس کا ادب و اکرام کرے۔ چنانچہ نکاح کے بعد

Marfat.com

والدین کے بجائے شوہر کا حق وابستہ ہو جاتا ہے۔ خدا کے بعد شوہر کی خوشی اور اس کی اطاعت عورت کے ذمہ ہو جاتی ہے۔ اب چونکہ بندہ محتاج ہوتا ہے۔ اسے ادا کے حق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور شادی اس مقصد کے پیش نظر بھی ہوتی ہے۔ اس لیے تاکید کی گئی ہے چونکہ مقصد فوت ہونے سے بنیاد اور اساس میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس حق کے ادا کرنے میں تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے شوہر کا حق ادا نہ کیا گویا اس نے خدا کا حق ادا نہ کیا کہ شوہر کا حق بھی تو خدا کے کہنے سے ہے۔ بعض عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ عبادت تلاوت وغیرہ میں تو ان کا مزاج چلتا ہے مگر شوہر کی اطاعت میں ان کو مزہ نہیں ملتا۔ سو ایسوں کو تاکید کی گئی ہے کہ شوہر کی حق تلفی گویا خدا کی حق تلفی ہے چونکہ دونوں حکم خداوندی ہیں۔

شوہر کی اطاعت نہیں تو ایمان کی حلاوت نہیں

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہ کرے۔ اگر وہ اسے بلائے (خواہش کے پورا کرنے کے لیے تو آ جائے) اگرچہ وہ پشت پالان پر بیٹھی ہو۔ یعنی ضرورت کے کام میں مصروف ہو تب بھی اس کے خواہش کی رعایت کرے۔ گو اسے خواہش و ضرورت نہ ہو۔ (ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۶)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ وہ عورت ایمان کا مزہ اور اس کی شیرینی بھی نہیں پا سکتی جو شوہر کی اطاعت اور اس کی بات نہ مانتی ہو۔ یعنی کامل مومن نہیں ہو سکتی جو شوہر کی رعایت نہ کرے اس کی ضرورت کا خیال نہ کرے اور اپنے حسن برتاؤ سے خوش نہ رکھے۔ ایمان کی حلاوت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایمان جو اثر پیدا کرے۔ جس کے اچھے نتائج دین و دنیا سے وابستہ ہوں۔ ایمان کا کمال اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی حقوق کی رعایت کرے۔ خدا رسول کے بعد شوہر کا حق ہے۔ خدا رسول نے جس کے حوالہ کیا ہے جس کی ماتحتی میں زندگی گزارنا مقرر کیا اور بندے نے بھی خود اسے قبول کیا ہے تو کمال ایمان و شرافت یہ ہے کہ آدمی اس حق کو ادا کرے اور خوشی مسرت سے اسے نبھائے۔ آج شوہر کی اطاعت گناہ کے علاوہ امور میں کر لو۔ کل خدام جنت تمہاری اطاعت کریں گے۔

عورت گناہ میں شوہر کی اطاعت نہ کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔ وہ آپ کے پاس آئی اس کا ذکر کیا اور پوچھا

Marfat.com

خواہش کی تکمیل عفت کے ساتھ ہو اور نظر اور دل کی حفاظت ہو۔ اس لیے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لیے زینت اور اس کی نمائش حرام ہے۔

افسوس کہ عورتیں گھر میں تو میلی کچیلی بلا زیب و زینت کے رہتی ہیں اور جب وہ باہر نکلتی ہیں تو بن سنور کر چہرہ بنا کر نکلتی ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ یہ اظہار زینت غیر کے لیے نہیں تو اور کیا ہے۔ یہی منع ہے گویا کہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے۔

مسلم گھرانوں میں یہ بری اور ممنوع عادت غیر مسلموں سے رائج ہوئی ہے۔ چونکہ ان کے یہاں نہ تو پردہ ہے نہ حرام و حلال ہے۔ ان کا تو شیوہ ہے۔ حسن اور فیشن کی نمائش سے دوسرے متوجہ ہوں۔ اسلام میں تو یہ زنا ہے۔ شوہر نہ رہے تو میلی کچیلی تو نہ رہو مگر زیب زینت نہ اختیار کرو۔

شوہر سے بے پرواہی اچھی بات نہیں

حصین کی پھوپھی سے روایت ہے کہ وہ رسول پاک ؐ کے پاس آئیں اور ان سے کچھ پوچھا تو آپ ؐ نے ان سے معلوم کیا کہ کیا وہ شوہر والی (شادی شدہ) ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ؐ نے ان سے پوچھا تمہارا ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہے؟ کہا مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ وہ تمہارے لیے جنت و جہنم ہے۔ (بیہقی فی الشعب جلد ۲)

فائدہ: اس حدیث پاک میں ذکر ہے کہ اس عورت کے یہ کہنے پر کہ مجھے شوہر کی کوئی پرواہ نہیں، آپ ؐ نے فرمایا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ وہ تمہارے لیے جنت جانے کا ذریعہ یا جہنم جانے کا ذریعہ ہے۔ شوہر سے بے پرواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی فکر نہ کرے۔ کس حال میں ہیں کیا ضرورت ہے۔ نہ ان کے کھانے کی فکر۔ نہ ان کے کپڑے کی صفائی کی فکر۔ نہ کوئی آرام پہنچانے کی فکر۔ نہ بیماری کی صورت میں ان کی تیمارداری کا خیال نہ کپڑے کی پاکی ناپاکی کا خیال۔ کبھی سمجھ میں آیا تو کر دیا ورنہ چھوڑ دیا۔ یہ بے پرواہی ہے جو حق زوجیت کے خلاف ہے۔ بعض گھرانے میں دیکھا گیا ہے۔ مرد کو علی الصباح چائے کی یا گرم دوا کی ضرورت ہوئی تو بیوی سوئی رہی اور مرد نے کام کیا۔ یہ بے پرواہی ہے۔ یہی بے پرواہی ہے۔ یہی بے پروائی اور خدمت سے اعراض جہنم کا باعث ہے۔ آج شوہر کی خدمت کرلو۔ ان کی راحت و آرام اور ضرورت کی پرواہ کرلو۔ کل جنت کے مزے لوٹو۔

شوہر کی ناشکری سے بچو

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم عورتوں کی جماعت سے آپ گزرنے

Marfat.com

اور آپؐ نے ہمیں سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا: خبردار احسان کرنے والے کی ناشکری سے بچو۔ ہم نے کہا کس احسان کرنے والے کی ناشکری سے تو آپؐ نے فرمایا تم ایک مدت تک والدین کی ماتحتی میں زندگی گزارتی ہو۔ پھر خدائے پاک شوہر (شادی) سے نوازتا ہے۔ اس سے تمہیں اولاد کا اور مالی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (تم پر ضرورۃً اور رعایۃً وصحبۃً مال خرچ کرتا ہے) پھر جب تم اس سے ناراض (کسی وجہ سے) ہو جاتی ہو تو کہہ دیتی ہو (طعنہ دیتے ہوئے) کہ کبھی ہم نے ان سے بھلائی اچھائی نہیں پائی۔ (مسند احمد، الفتح الربانی جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۰، کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵، مجمع الزوائد)

فائدہ: انسان خاص کر خدائے پاک پر ایمان ویقین رکھنے والے کو چاہیے کہ خدا کی تقسیم اور اس کی دی ہوئی نعمت ودولت پر خواہ کسی بھی درجہ میں ہو۔ مرضی اور خواہش کے مطابق گو نہ ہو راضی رہے۔ مالک خالق نے جس طرح رکھا ہے اس کا شکر ادا کرتی رہے۔ شوہر جیسا بھی مقدر سے ملا اس پر راضی رہے۔ کمی کوتاہی کی شکایت نہ کرے۔ اگر کوئی رنج وتکلیف کی بات ہو جائے تو گزشتہ احسانات اور اچھے برتاؤ کو پامال کر کے ناشکری کا جملہ استعمال نہ کرے کہ اس سے عورت کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔

گھروں میں شوہروں کی خدمت تمام افضل ترین اعمال سے بڑھ کر

اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت یزید انصاریہ کا واقعہ ہے وہ نبی پاکؐ کی خدمت میں آئیں اور حضرات صحابہؓ تشریف فرما تھے۔ کہا میرے والدین آپؐ پر فدا۔ میں عورتوں کی جانب سے قاصد ہو کر آئی ہوں۔ میری جان آپؐ پر فدا۔ مشرق ومغرب کی کسی عورت کو بھی میری آمد کی اطلاع نہیں۔ نہ کسی نے سنا مگر جو ہماری طرح رائے (ذہن) رکھتی ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مردوں اور عورتوں کی جانب بھیجا ہے۔ ہم نے آپؐ پر اور جو آپؐ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لائیں۔ ہم عورتوں کی جماعت گھروں میں بند بیٹھی مردوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ حمل اور اولاد کے بوجھ کو برداشت کرتی ہیں اور مرد حضرات جمعہ، جماعت مریضوں کی عیادت، جنازہ میں حاضری اور حج پر حج کرنے اور اس سے افضل خدا کے راستے میں جہاد کرنے کی وجہ سے فضیلت (زیادہ ثواب) پاتے ہیں۔ یہ مرد حضرات جب حج، عمرہ اور راہ خدا میں جاتے ہیں تو ہم ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کے لیے کپڑے تیار کرتے ہیں اور ان کے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ تو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیسے ثواب میں شریک ہوں گے۔ (یعنی برابر ہوں گے کہ وہ تو ان اعمال سے ثواب میں بڑھ گئے) آپؐ نے اپنا رخ اصحاب کی طرف کیا اور کہا تم نے اس عورت کے سوال کو سنا۔ دین کے

Marfat.com

بارے میں کتنا اچھا سوال کیا۔ حضرات صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ ہمیں نہیں معلوم کہ اس عورت کی طرح کوئی ان باتوں کی معلومات رکھتی ہوگی۔ پھر آپؐ نے عورت کی طرف رخ کیا اور فرمایا۔ جاؤ اور تم اپنے علاوہ تمام عورتوں کو بتا دو کہ تم عورتوں کا شوہروں کے حسن برتاؤ اور ان کی خوشیوں کا خیال رکھنا' ان کی باتوں کا ان کے موافق ماننا ان سب اعمال (جو مرد کر رہے ہیں) کے برابر ہے۔ چنانچہ وہ عورت مارے خوشی کے تہلیل و تکبیر کہتی ہوئی چلی گئی۔ (بیہقی فی الشعب جلد ۶ صفحہ ۴۲۱)

عورتوں کا مرد کے کپڑا دھونا صاف کرنا مسنون ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی پاکؐ کے کپڑے سے نجاست وغیرہ دھوتی تھی۔ پھر آپ (اسے پہن کر) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۳۶)

فائدہ: عورتوں اور مردوں کے درمیان حسن معاشرت اور خوشگوار تعلقات کو باقی رکھنے کے لیے ایک دوسرے کی رعایت ایک دوسرے کی معاونت اور باہم راحت کا پہنچانا ضروری ہے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو ایک دوسرے کے درمیان محبت کا باقی رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر ہر شخص اپنے غرض کا تابع ہو جاتا ہے۔

باہم تعلقات کو بہتر اور خوشگوار رہنے کے لیے یہ کر دیا گیا ہے کہ مرد عورت کی تمام ضرورتوں کی کفالت کرے۔ اس کے خانگی اخراجات کا انتظام کرے۔ عورت گھریلو کام اور شوہر کی خدمت کرے اور آرام راحت پہنچائے تا کہ وہ سہولت کے ساتھ معاشی کفالت کر سکے۔

اس خدمت میں مرد کی سہولت کے لیے کپڑا دھونا بھی ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عورت دھوبی کی طرح گھٹتی رہے۔ بلکہ موقع اور ماحول اور صحت و گھریلو کام کی رعایت کرتے ہوئے شوہر کے کپڑے کی صفائی کا بھی خیال رکھے۔ دونوں جہاں کے سردار کی زوجہ مطہرہؓ اپنے شوہر کا کپڑا پاک اور صاف کر دیتی ہیں تو اس سے اور کیا فضیلت کی بات ہوگی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک سیرت و عادت پر عمل کرنے والی ہوگی۔

مسنون ہے کہ عورت غسل' وضو اور استنجا وغیرہ کے پانی کا انتظام رکھے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات سے آپؐ کے تین برتنوں کا انتظام رکھتی تھی۔ (۱) پانی کا ایک برتن (جس میں آپ استنجا وغیرہ وضو کریں) (۲) مسواک کا (۳) پینے کے پانی کا ایک برتن (ابن ماجہ صفحہ ۳۰)

فائدہ: عورتوں کے ذمہ گھریلو کام ہے اور اسی گھریلو کام میں شوہر کی سہولتوں کا انتظام بھی ہے۔ شوہر بسا اوقات اسباب معیشت میں مشغول ہونے کی وجہ سے تھکا ماندہ ہوتا ہے۔ اس لیے راحت

Marfat.com

کا خیال عورتوں کے ذمہ ایک اخلاقی فریضہ ہے۔ عورتوں کی یہ خدمت ثواب عظیم کا باعث ہے۔

چونکہ آپؐ مسواک کے جو آپؐ اور حضرات انبیاء کی سنت ہے عادی تھے۔ اس کا انتظام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھتی تھیں۔ رات میں خصوصاً گرم ملک اور موسم میں پیاس لگتی ہے اس لیے پینے کا پانی رکھ دیتی تھیں۔ اسی طرح آپ تہجد کے عادی تھے۔ اس وقت کے لیے وضو اور استنجاء کا پانی رکھ دیا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے پہلے پانی وغیرہ کا انتظام رکھ لے۔ ایسا نہ ہو کہ رات کو ضرورت ہو۔ وقت پر پانی نہ ملے یا پانی دور ہو تو رات میں کہاں کس سے مانگتا پھرے گا۔ اس لیے حسن انتظام میں سے یہ ہے کہ استنجے وغیرہ کے پانی کا سونے سے قبل ہی انتظام کرے اور عورتوں کو ان امور کا انتظام رکھنا چاہیے۔

شوہر پر عورت کا کیا حق ہے؟

معاویہ قشیری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے آپؐ سے پوچھا ہم مردوں پر عورتوں کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب اور جو تم کھاؤ اسے کھلاؤ۔ جو تم پہنو اسے پہناؤ۔ اسے چہرے پر مت مارو اور اسے گالی مت دو اور اسے گھر کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہ چھوڑو۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۸۱)

عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر تقریر فرماتے ہوئے) آپؐ نے فرمایا ان عورتوں کا تمہارے پر یہ حق ہے کہ تم ان کے لیے کھانے اور کپڑے کا اچھی طرح خیال رکھو۔ (ابن ماجہ' ترغیب جلد ۳ صفحہ ۳۳)

فائدہ: خیال رہے کہ صرف عورتوں پر ہی مردوں کے حقوق نہیں بلکہ مردوں پر بھی عورتوں کے حقوق ہیں کہ وہ ان کے آرام راحت اور اکرام کا خیال رکھے۔ ہر وقت ان سے جانوروں کی طرح کام لینا' بلاوجہ ڈانٹ ڈپٹ کرنا' ہمیشہ سخت سست کہنا' بات بات پر ان کو طعنہ دینا ان کے خاندان کو برا بھلا کہنا' معمولی غلطی پر آگ بگولہ ہو جانا' خود باہر ہوٹلوں میں چائے خانوں میں مزے اڑانا' اسے گھر میں معمولی گزارہ پر چھوڑ دینا' خود قسم قسم کے پوشاک ملبوس کرنا اس بیچاری کو معمولی کپڑے دینا' یہ امور شرعاً درست نہیں۔ حدیث پاک میں تاکید ہے اچھے کپڑوں اور اچھے کھانے کا انتظام کرنا' جو اس کی وسعت کے موافق ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لیے اس کے مزاج میں کچھ ٹیڑھ پن رہتا ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ جہاں ان سے بہت سے فوائد وابستہ ہیں وہاں ان کی ٹیڑھ مزاجی کو اگر ہو جائے تو وہ برداشت کرے۔

Marfat.com

حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک طویل) روایت میں ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے خوش نہیں ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اس حال میں کہ وہ اس سے راضی ہو تو اس کو اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ اس روزہ دار کو جو راہ خدا جہاد میں روزہ رکھ رہا ہو اور جب اسے دردزہ ہوتا ہے تو نہ آسمان والوں کو نہ زمین والوں کو علم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چھپا رکھا گیا ہے۔ اور جب وہ بچہ جن دیتی ہے تو اس کے دودھ کا کوئی قطرہ نہیں نکلتا اور اس کا بچہ ایک مرتبہ چوستا نہیں مگر یہ کہ اسے ہر قطرہ اور گھونٹ پر ایک نیکی ملتی ہے۔ اور اگر کوئی رات (بچہ کی وجہ سے) جاگے تو اسے ستر صحیح و سالم غلام کے راہ خدا میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ان خوش نصیب عورتوں کے لیے ہے جو صالح ہیں۔ فرمانبردار ہیں جو اپنے شوہروں کی ناشکری نہیں کرتی ہیں۔ (مجمع جلد ۴ صفحہ ۳۰۸' طبرانی)

حمل سے لے کر بچہ ہونے تک کا عظیم ثواب

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا عورتوں کو حمل سے لے کر بچہ جننے تک اس کا اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ خدا کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ اگر اسی درمیان اس کا انتقال ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

(کنز جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱' مجمع جلد ۴ صفحہ ۳۰۸)

فائدہ: عورت کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بچوں کی پیدائش' اس کی تربیت اور دیکھ بھال اور پرورش کے لیے پیدا کیا ہے۔ ان کے پیٹ سے انبیاء کرام' اولیاء عظام اقطاب ابدال اور خدا کے برگزیدہ بندے پیدا ہوتے ہیں۔ کتنی بڑی عظیم نعمت و دولت ہے۔ خدائے پاک نے عورتوں کو ماں بننے کا شوق اور جذبہ بھی دیا ہے اور اس کی ذرہ نوازی کہ اس میں ثواب بھی رکھا ہے۔ عموماً آج کل کے اس کمزور دور میں حمل سے لے کر بچہ کی پیدائش تک عورتوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آرام راحت ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حمل سے لے کر بچہ کی پیدائش تک جہاد میں سرحد کی حفاظت کا عظیم ثواب ملتا ہے۔ کس قدر خدا کا فضل کہ دنیاوی نعمت بھی اور اس قدر ثواب بھی۔ اگر خدانخواستہ حمل کے دوران یا بچہ کی پیدائش میں انتقال ہو جائے تو شہادت کا ثواب پاتی ہے۔ چونکہ عورتوں پر جہاد نہیں تو اللہ پاک نے جہاد کا ثواب ان امور میں رکھ دیا۔ آج کل بعض عورتیں بچہ سے گھبراتی ہیں۔ اس کو جھنجھٹ اور مشقت کا باعث سمجھتی ہیں۔ وہ دنیا کے فوائد اور آخرت کے اس ثواب کو دیکھیں۔

Marfat.com

دودھ پلانے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت جب بچہ جن دے تو اس کے دودھ کا قطرہ نکلتا ہے اور جو بچہ دودھ چوستا ہے تو ہر گھونٹ اور ہر قطرہ پر اسے نیکی ملتی ہے اور جب اس کی وجہ سے رات میں جاگتی ہے تو اسے ستر صحیح و سالم غلام کے خدا کی راہ میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (مختصراً، مجمع جلد ۴، صفحہ ۳۰۸)

فائدہ: خیال رہے کہ بچوں کی پرورش اور ان کی اچھی تربیت صدقہ جاریہ اور دین و دنیا میں اچھے نتائج کا باعث ہے۔ اسلام کی بلند پایہ امور میں سے ہے کہ پرورش جو ماں کا ایک فطری تقاضا ہے جس کے کرنے کو وہ صحیح مجبور ہے اس میں بھی اسے ثواب دیا گیا ہے۔ دودھ کے ہر قطرہ پر ایک نیکی اور اس کی وجہ سے جاگنے پر غلام آزاد کرنے کا ثواب۔ کس قدر خدا کا کرم ہے۔

نئی تہذیب سے متاثر ہو کر بعض عورتیں دودھ پلانے کو صحت کے اعتبار سے نقصان دہ سمجھتی ہیں۔ سو یہ غلط ہے۔ فطرت خداوندی نے اس خاصیت سے عورتوں کو نوازا ہے۔ طبی اعتبار سے تو اس سے عورتوں کی صحت اور اچھی ہوتی ہے۔ ادھر بچہ کی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ ماں کے دودھ میں جو محبت ہے وہ مصنوعی دودھ میں نہیں، نہ پلانا دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ خدارا نئی تہذیب اور آزاد عورتوں کی روش اختیار نہ کرو دودھ پلاؤ شریعت کا حکم سمجھ کر پلاؤ ثواب پاؤ گی۔

بچہ جننے والی سیاہ عورت بہتر ہے فوائد: دن والی خوبصورت بانجھ سے

حضرت سعیدؓ سے مرسلاً یہ روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا تمہاری عورتوں میں بہتر وہ ہے جو خوب محبت کرنے والی اور کثرت سے اولاد جننے والی ہو۔ (کنز ۱۶/۱۲۶، جامع صغیر بیہقی ۷/۸۲، اتحاف)

حرملہؓ بن نعمان سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا بچہ جننے والی عورت اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے اس عورت سے جو خوبصورت بانجھ ہو۔ میں تمہاری کثرت سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(کنز ۱۶/ ۱۲۴، جامع صغیر ۱/ ۱۰۲)

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا خوبصورت بانجھ کو چھوڑ دو اور کالی بچہ جننے والی عورت کو اختیار کرو کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ (اتحاف المہرۃ جلد ۴ صفحہ ۴۳۸، ابویعلی)

حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ خوبصورت بانجھ کو چھوڑ دو اور سیاہ فام جو بچہ جننے والی ہو پسند کرو۔ (اتحاف المہرۃ صفحہ ۴۳۸)

Marfat.com

فائدہ: ان احادیث میں نکاح کی ترغیب دو چیزوں کو سامنے رکھ کر دی گئی ہے۔

(۱) شوہر کی محبت (۲) بچہ زیادہ جننے کی صلاحیت

خیال رہے کہ عورتوں کا حق نکاح اور اس کی شرافت اور پاک دامنی یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر سے غایت درجہ محبت اور تعلق رکھیں۔ ان کی خوشی و آرام کی فکر اور اس کے اسباب میں رہیں۔ اگر ناراض ہو جائیں تو منہ پھلا کر بیٹھ نہ جائیں اور خاموش نہ رہیں کہ محبت میں یہ باتیں برداشت نہیں ہوتیں۔ خدمت، اچھی بات، اچھے معاملے سے ان کو خوش کر دیں اور راضی کر لیں۔

کسی کی اطاعت و خدمت میں اس کی آرام و راحت کی فکر میں محبت کو بنیاد اور اساس حاصل ہے۔ عورت کی عاشقانہ اور محبتانہ ایک ایسی چیز ہے کہ شوہر کتنا ہی اکھڑ دماغ اور ظالمانہ مزاج کا ہوگا ضرور وہ متاثر ہوگا۔ اگر محبت نہ ہوگی تو شوہر سے مستغنی رہے گی جس سے گھر کا نظام درہم برہم کرے گا۔ اسی وجہ سے ایسی عورت کی ترغیب دی گئی۔ اسی طرح جو عورتیں زیادہ بچے جننے والی ہوں گی اس کی بنیاد بھی یہی محبت اور اطاعت ہے کہ شوہر سے کثرت تعلق اس کی بنیاد ہے۔ پھر ایسی عورت خوش قسمت اور عورت کی قسموں میں افضل ترین ہے۔ ایسی عورت کو انتخاب اور فوقیت دینے کا حکم ہے۔ چنانچہ خوبصورت بانجھ پر بچہ جننے والی عورت خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ چنانچہ بہز بن حکیم کی روایت ہے کہ جننے والی کالی عورت خوبصورت عورت سے جو بانجھ ہو اس سے بہتر ہے۔ (شرح احیاء جلد ۵ صفحہ ۲۹۷)

اسی وجہ سے معقلؓ بن یسار کی روایت میں حکم ہے کہ زیادہ بچہ جننے والی عورت سے شادی کرو کہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا اور کثرت بانجھ عورت سے کہاں ہوگی۔ اولاد سے نسل کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ اس سے امت کی کثرت ہوگی۔ مزید اولاد اس کے لیے ہر صورت میں دنیا و دین کی بھلائیوں کا باعث ہوگی۔ اگر پیدا ہو کر انتقال کر گیا تب بھی اس کے لیے مفید کہ آپؐ نے فرمایا بچہ اپنے والدین کو جنت کھینچ لے جائے گا۔ اگر حمل کا اسقاط ہو گیا تب بھی فائدہ سے خالی نہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ بچہ اپنے ناف کو کھینچتے ہوئے ماں کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (شرح احیا جلد ۵ صفحہ ۲۹۸)

صغر سنی میں انتقال کر گیا تو والدین کے حق میں شفاعت کرے گا۔ بڑی عمر کو پہنچا تو دین و دنیا کے نفع کا باعث ہوگا۔ صالح اولاد جو نیکی اور دعا کرے گی اس کا ثواب والدین کو پہنچے گا۔ ظاہر ہے یہ فوائد بانجھ گو خوبصورت سہی اس سے کہاں حاصل ہوں گے۔ ہاں مگر خیال رہے کہ ابتدا ہی بانجھ سے شادی نہ کرے کہ اولاد کے نہ ہونے کی نیت اچھی نہیں لیکن اتفاق سے

Marfat.com

عورت کو اولاد نہ ہوتو اسے چھوڑے نہیں کہ یہ ظلم ہے۔ بیچاری عورت کا کیا قصور۔ تقدیر پر صابرو شاکر رہے۔ دوا اور دعا کرتا رہے۔ اس کے فضل سے بعید نہیں کہ کامیاب ہو جائے۔

اولاد پر مہربانی کے ساتھ شوہر کی نافرمانی نہ ہو تو جنت میں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ؐ نے فرمایا حمل اور ولادت کی مشقت کو برداشت کرنے والی اپنے بچوں پر کرم مہربانی شوہر کی نافرمانی نہ کریں گی تو جنت میں داخل ہو جائیں گی۔ (اتحاف ۵/۴۰۱ بیہقی فی الشعب ۶/۴۰۹ اتحاف المہرۃ ۵۲۷/۴)

فائدہ: اس حدیث پاک میں جنتی عورت کے چند اہم اوصاف کو بیان کیا گیا ہے۔ جس میں حالت حمل کی پریشانی بھی ہے۔ اس پریشانی کو برداشت کرنا اور اسے سہنا بڑے ثواب کی بات ہے۔ نئی تہذیب کی عورتیں ایک دو مرتبہ سے زائد حمل کی مشقتوں کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتیں۔ یہ مغربی لعنت کا اثر ہے۔ ایسی عورت اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے' جس سے امت کی کثرت ہو۔ اسی لیے آپ ؐ نے حکم دیا ہے ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہوں۔ ظاہر ہے جو حمل کی پریشانی' بچوں کی تربیت سے بھاگے گی ان سے اولاد کی کثرت کیسے ہوگی۔ اولاد کی پرورش میں نرمی اور محبت کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو خصوصاً جب وہ روئیں اور ضد کریں تو ڈانٹ ڈپٹ مار پیٹ سے کام نہ لیں۔

پیار محبت سے سمجھا دے۔ جب پیار محبت سے کام نہ چلے تب معمولی ڈانٹ اور ہلکی سی پٹائی سے کام لیں۔ ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ اور مارنے سے بچہ بے حس' ضعیف القلب' ضدی ہو جاتا ہے۔

لڑکیوں کی محبتانہ پرورش جہنم سے نجات کا باعث

حضرت عائشہ زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں اس نے سوال کیا۔ میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ بھی نہیں تھا۔ میں نے دے دیا۔ اس نے دونوں بیٹیوں کو آدھا آدھا دے دیا' پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی' آپ تشریف لائے تو میں نے آپ ؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جن کو ان لڑکیوں کے ذریعہ آزمایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو یہ اس کے لیے جہنم سے نجات کا باعث ہوں گی۔ (ادب مفرد صفحہ ۵٦)

فائدہ: اولاد کی بہر صورت پرورش میں ثواب ہے اور جو کچھ ان اولاد پر اسراف اور خلاف شرع امور سے بچتے ہوئے خرچ کیا جاتا ہے ثواب ہے اور آخرت میں اس کا صلہ ملے گا۔

Marfat.com

مگر لڑکیوں کی پرورش اور تربیت پر احادیث میں خصوصیت کے ساتھ ثواب عظیم کو بیان کیا گیا ہے اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ تو جب خدمت کے قابل ہوں گی تو دوسروں کے گھر چلی جائیں گی ان سے کسی مالی فائدہ کی امید نہیں بخلاف لڑکے کے اس سے امیدیں وابستہ رہتی ہیں پھر یہ کہ اس کی پرورش پھر شادی بیاہ کا مسئلہ بار گراں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی پرورش پر زیادہ ثواب ہے۔ مزید اس باب کی تفصیل عاجز کی کتاب ''شمائل کبریٰ'' میں ملاحظہ کیجیے۔

آپ ﷺ سے بھی پہلے کون عورت جنت میں جائے گی؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا سب سے پہلے میں جنت میں کا دروازہ کھولوں گا۔ ہاں مگر یہ کہ ایک عورت کو میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے بھی آگے جا رہی ہوگی میں اس سے پوچھوں گا کیا بات ہے تم کون ہو (کہ مجھ سے بھی پہلے جنت میں جا رہی ہو) وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو شوہر کی وفات کے بعد یتیم بچہ کی پرورش کی وجہ سے شادی سے رکی رہی۔ (اتحاف السادۃ ۵/۴۰۷، ابو یعلی، مجمع الزوائد ۸/۱۶۲)

فائدہ: بڑی اہم قابل رشک دولت ہے کہ ایسی عورت جس نے فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ عفت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک بچے یا بچی کی پرورش کی خاطر کہ یہ بچہ ٹھیک سے پلے پھولے جوانی کو اس کی تربیت میں قربان کر دیا۔ شوہر کی جانب سے پہنچنے والی عیش و راحت کو اس نے قربان کر دیا۔ جنت جانے میں آپ سے آگے رہے گی۔ یعنی وہ بیوہ جس نے بچہ کی پرورش میں دوسری شادی نہیں کی۔ اگر یہ عورت دوسری شادی کر لیتی تو یہ معصوم بچہ کہاں جاتا۔ نانی دادی کے یہاں بغیر ماں کے اچھی پرورش نہ ہو پاتی۔ ماں کی گود پرورش کا آرام کہاں پاتا۔ اگر شوہر کے پاس یہ بچہ رہتا تو شوہر جس طرح اپنے بچے کی پرورش کرے گا سوتیلی اولاد کی نہیں کرے گا عورت بھی اس شوہر کی اولاد کی پرورش میں مصروف رہے گی۔ اس وجہ سے شادی نہ کرنے کی فضیلت ہوگی لیکن بچہ جب بڑا ہو جائے اگر لڑکی ہو اس کی شادی ہو جائے تو شادی کر لے کہ اس زمانہ میں عورت کا بلا شادی رہنا فتنہ کا باعث ہے۔

عورت جو جنت میں آپ ﷺ کے بغل میں رہے گی

عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں اور وہ عورت جو پچکے ہوئے گال والی ہوگی؛ جو بیوہ ہوگئی اور اپنے بچوں کو لے کر صبر کے ساتھ زندگی گزار لی جنت میں اس طرح ساتھ (جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں ہیں) ہوں گے۔ (اتحاف السادہ ۵/۴۰۷، ادب مفرد: ۳۱)

Marfat.com

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور بچہ گود میں تھا اسی عورت نے بچہ کی پرورش کی خاطر کہ اگر شادی ہو گی تو بچہ کی پرورش نہ ہو گی، بچہ کے حق میں اچھا نہ ہو گا۔ اس لیے عموماً دوسری شادی میں پچھلی اولاد کو قبول نہیں کیا جاتا اگر قبول کر بھی لیا جاتا ہے تو بعد میں اس شوہر سے اولاد کی وجہ سے اس اولاد کے سوتیلے ہونے کی وجہ سے کما حقہ پرورش نہیں ہوتی اور جھگڑے کا گھر ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے شادی نہیں کی۔ پچکے گال کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ ہونے کی وجہ سے کھانے پینے کی سہولت نہ رہی اور فکر کی وجہ سے صحت گر گئی جس کا اثر چہرے پر پڑا کہ چہرہ مرجھا گیا اور گال پچک گئے۔ یعنی بچے کی پرورش کی وجہ سے شادی کی عیش اور وسعت کی زندگی کو قربان کر دیا اور مصیبت پر صبر کرتی رہی تو ایسی عورت کا جنت میں محل میرے بغل میں ہو گا۔ خیال رہے کہ یہ درجہ اس وقت ہے جبکہ عورت فرائض الٰہیہ کو ادا کرتی ہو۔ فاسقہ عورت بے نمازی کا یہ درجہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ ہمیشہ بے شادی کے رہے۔ بلکہ بچہ کی پرورش سے فارغ ہو کر شادی کر لینی چاہیے کہ عورت کا بے شادی رہنا خصوصاً اس دور میں بہت فتنہ کا باعث ہے۔

عورتوں کی مسجد گھر ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورتوں کے لیے بہترین مسجد گھر کا کونہ ہے۔ (ترغیب جلد ا صفحہ ۱۴۱)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ پردے کا حکم ہے۔ مسجد کے مقابلہ میں گھر اور پھر گھر کے مقابلہ میں گھر کا کونہ زیادہ پردہ کا باعث ہے۔ اسی لیے عورتوں کے لیے گھر کا کونہ بہترین نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

صحن کے مقابلہ میں کمرہ بہتر ہے

ان ہی ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت کی نماز گھر کے مقابلہ میں کمرے میں بہتر ہے۔ (ترغیب جلد ا صفحہ ۱۴۱)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بڑا گھر ہو تو گھر کے مقابلہ میں حجرہ اور کمرے میں بہتر ہے۔ اس لیے کہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔ اسی طرح صحن کے مقابلہ میں گھر کے کمرے میں بہتر ہے۔ غور کیجیے عورتوں کے لیے کس قدر پردہ کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ گھر میں بھی جہاں زیادہ پردہ ہو وہاں بہتر ہے۔

عورتوں کو روشنی کے بجائے اندھیرے میں نماز پڑھنا افضل ہے

حضرت ابو العاصؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں کی وہ نماز خدائے

Marfat.com

پاک کو پسندیدہ ہے جو سب سے زیادہ اندھیرے کمرے میں پڑگئی ہو۔ (ترغیب جلد اص ۱۴۲)
فائدہ: چونکہ روشنی کے مقابلہ میں اندھیرے میں زیادہ پردہ ہے کہ اندھیرے میں کسی کو وہ نظر ہی نہ آئے گی جہاں جس مقام میں پردہ کا زیادہ اہتمام ہوگا۔ اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ اسی لیے معلوم ہوا کہ روشنی کے مقابلہ میں اندھیرے میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ اتنا بھی اندھیرا نہ ہو کہ اگر کوئی بچہ بچی شوہر وغیرہ محرم کے پیر ہاتھ لگ جانے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ ہلکا سا اجالا ہو۔ اگر یہ خدشہ نہ ہو تو اندھیرے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اولیٰ ہے۔ دیکھیے عورتوں کو کس قدر پردے کی تاکید ہے۔ عبادت میں بھی زیادہ پردے اور ستر کی جگہ اور حالت کو فضیلت ہے۔ اس کے برخلاف عورتیں مزاروں میں مردوں کی بھیڑ میں جاتی رہتی ہیں اور پھر اسی بھیڑ میں نمازی عورتیں نماز پڑھتی ہیں۔ کیا عورتوں کے لیے یہ دین کی بات ہے۔ یاد رکھو لوگ جس کو دین سمجھیں وہ دین نہیں۔ دین وہ ہے جو خدا اور رسول کے کلام اور اس کی تعلیم میں ہے۔ اپنا سمجھا ہوا اور نکالا ہوا دین مردود اور جہنم میں لے جانے والا ہے۔ افسوس کہ آدمی نیکی سمجھ کر کرے اور خدا رسول کے نزدیک وہ نیکی نہ ہو تو الٹا ثواب کے بجائے گرفت۔

عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان ساتھ ہو جاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت پردہ ہے اور عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔ (اس کے پیچھے ہو لیتا ہے اور عورت کے لیے سب سے زیادہ تقرب (ثواب کی بات) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ گھر کے کسی گوشہ میں رہے۔ (تاکہ بازاری شیطان اسے گناہ میں مبتلا نہ کر سکے)۔
(کنز ۱۷۱/۱۶، ترمذی، مجمع الزوائد ۳۱/۷، طبرانی، اتحاف ۴۰۶/۵)

فائدہ: اس حدیث پاک میں عورتوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ پردہ میں رہیں۔ اصل اس کے لیے پردہ ہے بلا ضرورت شدیدہ کے گھر سے باہر قدم نہ نکالیں کہ عورت جب بھی باہر نکلتی ہے تو شیاطین گناہ کے لیے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور اس سے اپنی مرضی کے موافق گناہ کرانے پر اسے آسانی ہو جاتی ہے۔ کم از کم بے پردگی اور اجانب سے اظہار زینت کا کرا ہی دیتا ہے۔ اس سے مراد انسانی شیاطین فاسق فاجر آزاد اوباش لوگ ہو سکتے ہیں جو عورتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کا کام سڑکوں اور چوراہوں اور چائے خانوں میں بیٹھ کر یہی ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھیے بے پردہ اسکولی عورتوں اور لڑکیوں کو کس طرح جھانکنے اور دیکھنے کا موقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔ عورتوں کے لیے کس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی بات ہے کہ ان کی بے پردگی

Marfat.com

سے فائدہ اٹھا کر ایسے لوگ آنکھوں سے زنا کرتے ہیں اور یہ عورتیں بن سنور کر نکل کر ان اوباشوں کو زنا کا موقع فراہم کرتی ہیں۔اس گناہ میں دونوں شریک ہیں۔ جہاں مرد گنہگار ہیں وہاں ان عورتوں اور لڑکیوں کا بھی قصور ہے۔ان کو زنا کی دعوت اور رغبت اپنی طرف متوجہ کرنے کا گناہ ملتا ہے۔

اس وجہ سے اول تو یہ بلا پردہ نکلتی ہیں۔ پھر اچھے عمدہ بھڑک دار کپڑوں میں ملبوس ہو کر چلتی ہیں۔ پھر اس پر مزید یہ کہ بن سنور کر چلتی ہیں۔ یہ اس لیے ایسا کرتی ہیں تا کہ لوگ ان کو تاکیں جھانکیں۔عورت کی فطرت یہ ہے کہ جب اچھا کپڑا اور اچھا چہرہ بنائے گی تو چاہے گی کہ اس کو لوگ دیکھیں۔مرد نہیں تو عورت ہی سہی۔باہر نکل کر وہ شوہر کے لیے زینت نہیں کرتیں بلکہ دوسروں مردوں کے لیے۔

کنز اور شرح احیاء العلوم میں ہے کہ عورتیں جب عمدہ اور لباس فاخرہ پہنتی ہیں تو شیطان ابلیس ان کو اکساتا ہے کہ دوسرے ان کو دیکھیں نظارہ کریں۔اسی لیے وہ معمولی اور سادہ کپڑے پہن کر باہر نہیں نکلنا چاہتی ہیں۔اس لیے جب عورتیں باہر جائیں تو ان کو زینت اختیار کرنے سے اور فاخرہ لباس سے روکا جائے۔(جلد ۵ ص ۳۶۳' کنز العمال جلد ۱۶ ص ۵۷۱)

چنانچہ آپ دیکھیے شادی بیاہ اور تقریبات میں جاتی ہیں تو کیسا گل کھلاتی ہیں۔کس طرح جسم ولباس کی نمائش کرتی ہیں۔خود بھی گناہ کرتی ہیں اور دوسرے کو بھی گناہ میں ڈالتی ہیں۔

عموماً شہروں میں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی اب رائج ہو گیا ہے کہ کپڑے' سبزی' ترکاری' خانگی ضروریات کے لیے عورتیں ہی جاتی ہیں۔عورتوں کو جماعت میں شرکت اور مسجد جانے سے روکا گیا ہے جو دین کا اہم ترین باب ہے تو بازاروں میں جو بدترین مقامات ہیں کیسے کھلے عام اجازت دی جاسکتی ہے۔مردوں نے دینی غفلت یا آزادی نسواں کے پیش نظر اجازت دے دی ہے یا روکنا ہی چھوڑ دیا ہے کہ ان کی مخالفت سے اس طرح ساری قباحتوں کا دروازہ کھل گیا جس کو حجاب اور پردہ کا حکم نازل کر کے روکا گیا تھا۔

زینت کے ساتھ گھر سے باہر نکلنے والی خدا کے غضب میں

حضرت میمونہؓ بنت سعد روایت کرتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بھی دکھانے کے لیے خوشبو (وغیرہ) لگا کر نکلے کہ لوگ اسے دیکھیں تو وہ خدا کے غضب میں داخل ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ اپنے گھر نہ آ جائے۔(طبرانی' کنز العمال جلد ۱۶ ص ۱۶۱)

فائدہ: عرب میں زینت کا ایک طریقہ خوشبو کا استعمال بھی تھا۔مطلب یہ ہے کہ اجنبی مردوں کو

Marfat.com

دکھانے کے لیے بن سنور کر پاؤڈر کریم وغیرہ لگا کر گھر سے نکلنے والی عورت خدا کے غضب میں داخل رہتی ہے۔ اس لیے کہ بن سنور کر باہر نکلنے کا کیا مطلب۔ یہی تا کہ دوسرے دیکھیں اور متوجہ ہوں۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو اس کو فیشن اور بن سنور کو نکلنا ہی جائز نہیں اور اگر شادی شدہ ہے تو شوہر کے لیے تو کر سکتی ہے۔ دوسرے اجنبی مردوں کے لیے نہیں۔ آخر باہر بن سنور کر نکلنے کا کیا مطلب آج یہ فیشن اور گناہ عام ہے۔ عورتوں کو اس کا ذرا برابر احساس نہیں کہ وہ اس طرح اپنے آپ کو جہنم کی آگ اور کھائی میں دھکیل رہی ہیں۔ اگر جنت میں جانا چاہتی ہوں تو شوہروں کے لیے حسب منشا زینت اختیار کرو اور باہر نکلو تو بن سنور کر مت نکلو سادہ حالت میں نکلو تا کہ لوگ تمہاری طرف راغب ہی نہ ہوں اور تمہاری سادگی لباس و ہیئت سے تم کو دیکھنا ہی نہ چاہیں۔ اس صورت میں تم ان مردوں کے لیے نظر کے زنا و گناہ سے بچانے کا ذریعہ ہوگی۔

عورتوں کو ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں مگر شدید ضرورت کی بنیاد پر (طبرانی، کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۳)

فائدہ: اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی عام اجازت نہیں۔ آج کل عورتوں کا باہر نکلنا بہت عام ہو گیا ہے۔ بلاضرورت یا معمولی ضرورت سے باہر بازاروں میں نکلتی رہتی ہیں۔ ضرورت کا کام مرد کر سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی مردوں کے بجائے خود سے انجام دیتی ہیں۔ مردوں کے کام پر ان کو اطمینان نہیں ہوتا۔ بلاضرورت بازار کا حیلہ و بہانہ بنا کر پھرتی رہتی ہیں۔ یہ شرافت اور عفت کے خلاف ہے۔ دوکان پر جوان مردوں سے بے نقاب کھولے بے محابہ بلا جھجک بات کرتی پھرتی ہیں۔ پردے اور عورتوں کے متعلق خاص سامان جوانوں سے بلا شرم و حیا خریدتی رہتی ہیں۔ شریعت نے اس سے منع کیا ہے۔

ہاں مگر ضرورت پر اجازت دی گئی ہے۔ مرد نہ ہو، مردوں سے متعلق کام نہ ہو تو عورتیں باہر جا سکتی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر کے یہاں جانا ہو۔ خود یا بچوں کو لے کر اور کوئی مرد نہ ہو تو جا سکتی ہے یا رشتہ داری میں کوئی بیماری ہو یا شادی بیاہ میں یا موت ولادت میں جانے کی ضرورت پڑ جائے اور مرد نہیں، تو جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اور کوئی ضرورت پڑ جائے اور کوئی باہر جانے والا نہ ہو نہ خادم نہ لڑکا ہو تو بازار یا ضرورت کے کام سے جا سکتی ہے۔ ہاں مگر ان تمام موقعوں پر پردے کا خیال رکھے۔ چہرے کا نقاب نہ کھولے کہ فتنہ اور ہوائے نفس کا دور ہے۔ خصوصاً نئی عمر اور جوان عورتوں کے لیے نقاب کھولنا درست نہیں۔ نقاب گرائے معاملہ کرے۔ وسعت ہو تو

Marfat.com

کوئی ملازم یا لڑکا وغیرہ رکھ لیا کرے تاکہ عفت کو باقی رکھ سکے۔ جس مال سے دین کی حفاظت نہ ہو وہ مال وبال ہے اور قیامت میں گرفت کا باعث ہے۔

ضرورت پر باہر نکلنے کی اجازت اور اس کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خداوند قدوس نے تم عورتوں کو اجازت دی ہے کہ اپنی ضرورتوں میں گھر سے باہر جا سکتی ہو۔ (بخاری جلد۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر اتنی تنگی نہیں کہ وہ کسی بھی ضرورت سے باہر جا ہی نہیں سکتیں۔ موت، ولادت میں بیماروں کی عیادت میں، اعزہ و والدین کی ملاقات میں۔ ہاں مگر ان امور میں شرعی پردہ اور شوہر کی اجازت لازم ہے اور یہ کہ تنہا نہ جائے۔ کسی مرد کو ساتھ لے اور اگر قریبی علاقے میں جانا ہو اور مرد نہ ہو تو کسی چھوٹے بچے ہی کو ساتھ لے لے۔ تاکہ اوباش لوگ اکیلی سمجھ کر کوئی شرافت کے خلاف معاملہ نہ کریں۔ نئی عمر کی لڑکیوں کا ایسے نکلنا اور جانا فتنہ کی وجہ سے درست نہیں۔

آج کل کی آزاد لڑکیاں اور عورتیں جب چاہا جس طرح چاہا والدین اور شوہر سے بلا اجازت چل دیتی ہیں۔ یہ ممنوع ہے کسی چالاک لڑکے کو اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ نفس اور شیطان کو موقع نہ ملے خیال رہے کہ گھر سے باہر جانے کے وقت زیب و زینت بناؤ سنگھار کرنا درست نہیں۔ سادہ نکلیں چنانچہ مجالس الابرار میں ہے۔ ابن ہمام نے کہا ہے عورتوں کو اس وقت باہر نکلنے کی اجازت ہے جب کہ بناؤ سنگھار نہ ہو۔

عورتیں راستے میں کس طرح چلیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورتوں کو نکلنے کی اجازت نہیں ہاں مگر یہ کہ شدید ضرورت پیش آ جائے اور وہ چلیں تو راستے کے کنارہ سے چلیں۔ (طبرانی، کنز العمال ۱۶/ ۱۶۳)

فائدہ: اس حدیث پاک میں ضرورت پر گھر سے باہر چلنے کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے کہ راستہ کے بیچ میں نہ چلیں۔ اس لیے کہ اس میں عموماً تیز سواریاں اور مرد زیادہ چلتے ہیں۔ لہٰذا مردوں کے اختلاط سے بچنے کے لیے کہ بسا اوقات بدن سے لگ کر اور دھکے وغیرہ کی نوبت بھی آ جاتی ہے۔

اسی طرح سواریوں سے ٹکرانے اور حادثے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

اور کنارے چلنے میں ہر طرح عافیت اور احتیاط اور ستر بھی زیادہ ہے۔ اس لیے شریعت کی تعلیم ہے کہ کنارے پر چلیں۔

Marfat.com

اے ہماری ماؤ اور بہنو! اولاً تو بلاضرورت سڑکوں پر بازاروں میں مت نکلو۔ دل بہلانے کے لیے کسی صالح عورت کے پاس گھر میں چلی جاؤ۔ اگر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو۔ اپنی شرافت' حیا' عفت کو باقی رکھو۔

عورتوں کو چاہیے کہ راستہ کے کنارہ چلیں

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ مسجد سے باہر تشریف فرما تھے کہ آپ نے مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے راستہ میں مخلوط چلتے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا یہ عورتیں پیچھے رہیں۔ تم کو بیچ راستہ میں چلنے کی اجازت نہیں۔ تم پر لازم ہے کہ راستہ کے کنارے سے چلو۔ (چنانچہ عورتیں دیوار سے بالکل مل کر چلنے لگیں)۔ (ابوداؤد ص ۳۵۹' حسن الاسوہ)

فائدہ: عورت کا مردوں سے خلط ملط ممنوع ہے۔ راستہ میں عموماً مردوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ ایسی صورتوں میں عورتوں کا بیچ میں چلنا بہتر نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ دھکا وغیرہ لگ جائے یا اوباش قسم کے لوگ حظ کے لیے خلاف شرافت کوئی حرکت کریں۔ اس لیے احتیاط اور پردے کے پیش نظر حکم دیا گیا ہے کہ عورتیں راستہ کے کنارے کنارے چلیں۔ مزید اس میں گاڑی وغیرہ کے دیگر خطرات سے بھی حفاظت ہے۔

عورت کا بن سنور کر نکلنا باعث لعنت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاکؐ مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ایک عورت قبیلہ مزنیہ کی زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے (باہر نکلتے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز انداز سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان کی عورتوں نے زینت (فیشن) کو اور مسجد میں ناز انداز کو اختیار نہیں کیا۔ (ترغیب ص ۸۵)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ گھر سے باہر بن سنور کر نکلنا لعنت کا سبب ہے اور بنی اسرائیل ملعون اور مستحق عذاب اس وجہ سے ہوئے کہ ان کی عورتوں نے زینت اور فیشن کو عام کر لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایسا ملعون اور منحوس فعل ہے کہ جس کی وجہ سے پوری قوم پر تباہی آتی ہے۔ لہٰذا مردوں کو اور گھر کے بڑوں اور ذمہ داروں کو اس طرح نکلنے سے روکنا اور باہر جانے سے منع کرنا واجب ہے ورنہ اس گناہ میں گھر کے ذمہ دار ماں باپ بڑے بھائی شوہر وغیرہ سب شریک ہوں گے۔

Marfat.com

عورتوں کی خوبی کس میں ہے؟

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول پاکؐ کے پاس تھے تو آپ نے پوچھا عورتوں کی خوبی کس بات میں ہے۔ تو لوگ خاموش رہے۔ میں واپس آیا تو فاطمہؓ سے پوچھا کون سی چیز عورتوں میں خوبی کی بات ہے۔ تو انہوں نے کہا اس طرح رہے کہ اسے کوئی مرد نہ دیکھ سکے۔ یعنی پردہ کا اہتمام رکھے۔ (اتحاف السادہ صفحہ ۳۶۲ بزاز، کشف الاستار جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

فائدہ: اس حدیث پاک میں عورتوں کے لیے پردہ کی تاکید ہے کہ وہ اس قدر احتیاط سے رہے کہ محرم کے علاوہ اجنبی مرد اسے نہ دیکھ سکے کہ اجنبی مرد سے بہر صورت پردہ ہے۔ افسوس کہ جس میں عورت کی بھلائی اور اچھائی تھی ماحول میں خصوصاً شہری ماحول میں متروک ہے۔ عموماً کاروباری لوگوں کے یہاں تو بالکل بے پردگی کا ماحول ہے۔ نوکر چاکر، مزدور کام کرنے والے بلا جھجک ان کے پاس آتے ہیں۔ ان کے گھروں میں چلے آتے ہیں۔ ان سے لین دین گفتگو ہوتی ہے۔ یہ ہرگز جائز اور درست نہیں۔ پیاری ماؤ بہنو! آج پردہ کے ساتھ شریعت کے مطابق زندگی گزار لو، کل اپنی من پسند بڑے مزے کی زندگی گزارو گی۔ تھوڑی سی احتیاط کر لو۔ کل جنت میں آزاد پھرو گی۔

فیشن کر کے نکلنے والی عورتیں قیامت کے سخت تاریکی میں

حضرت میمونہ بنت سعد جو نبی پاکؐ کی خادمہ تھیں کہتی ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ زینت و فیشن کر کے ناز انداز سے چلتی ہے، قیامت کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں رہے گی۔ (کوئی نور و روشنی اس کے لیے نہ ہوگی)

(ترمذی ۲۳۰، جامع صغیر ۴۹۷، فیض القدیر للمناوی ۵۰۷/۵)

فائدہ: حدیث پاک میں الرافلۃ فی الزینۃ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو فیشن کی نمائش اپنے چلنے کی ہیئت اور رفتار سے ظاہر کرے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر ۵۰۷/۵، حاشیہ ترغیب ۸۵/۳)

آزاد بے پردہ عورتیں جب عمدہ خوشنما کپڑے پہنتی ہیں تو چاہتی ہیں کہ باہر نکل کر اجانب مردوں کو اور عورتوں کو دکھائیں تاکہ ان کی توجہ ان کی طرف مائل ہو اور اجانب ان کو دیکھیں، جن سے ان کو مزہ ملتا ہے، چنانچہ عفیف پاک دامن عورتوں کے علاوہ جو عورتیں ہیں وہ گھر میں تو شوہر کے سامنے عمدہ زیب و زینت کے کپڑے نہ پہنیں گی مگر جب باہر رشتہ داروں میں یا بازار یا سیر و تفریح میں نکلیں گی تو عمدہ مزین کپڑے پہن کر سج دھج کر نکلیں گی تاکہ لوگ

Marfat.com

دیکھیں اور ان کی طرف مائل ہوں یہ حرام اور ناجائز لعنت کے امور ہیں۔ یہ عورتیں دوسروں کو بدنگاہی اور زنا نظر کی دعوت دیتی ہیں۔ علامہ ابن الحاج مکی نے مدخل میں عورتوں کو لباس اور باہر نکلنے کی حرام اور ناجائز صورتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''یہ عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو خوب زیب و زینت اختیار کرتی ہیں خوشنما لباس اور زیور سے ملبوس ہوتی ہیں، سج سما کر بن سنور کر نکلتی ہیں، مردوں کی بھیڑ میں گھستی ہیں اور ناز انداز سے چلتی ہیں، تاکہ مردان کی جانب دیکھیں اور گھوریں اور مردوں کی بھیڑ کے مقام پر بڑی آسانی سے گھستی چلی جاتی ہیں۔ (مدخل ۲۴۵)

یہ سب حرکتیں ناجائز اور حرام لعنت کا سبب ہیں۔ ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی، قیامت کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں ہوں گی، اللہ اللہ کس قدر ڈر اور خوف کی بات ہے، ذرا سا دنیا کا مزہ اور مرنے کے بعد اس قدر سخت عذاب، توبہ توبہ کیسی بدنصیبی کی بات ہے۔

جب عورتیں خوشنما کپڑے پہنتی ہیں تو شیطان ان کے ساتھ نکلتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے کہ ہماری خوشنما حالت و صورت کو دوسرے لوگ دیکھیں سو ایسی صورت میں دیدہ زیب خوشنما اور متوجہ کرنے والے لباس کو پہن کر گھر میں ہی شوہر کے پاس رہیں۔ باہر نکلیں تو سادہ عمدہ لباس پہن کر نکلیں، بنی اسرائیل کی عورتوں نے یہی صورت اختیار کی تھی جس پر ان کو لعنت اور عذاب الٰہی سے دوچار ہونا پڑتا تھا۔ آج فیشن کر کے باہر نکلنے اور اجانب کو دکھانے سے بچ جاؤ، کل جنت کے مزے لوٹو۔

گھروں کے سوراخ اور کھڑکیاں بند

امام غزالیؒ نے ذکر کیا کہ حضرات صحابہؓ گھر کی کھڑکیاں اور روشن دان جس سے باہر نظر آئے، بند فرما دیا کرتے تھے تاکہ عورتیں باہر مردوں کو نہ جھانک سکیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک عورت گھر کی کھڑکی سے باہر مردوں کو جھانک رہی ہے تو انہوں نے اسے پیٹا۔ (اتحاف السادہ شرح احیاء جلد ۵ صفحہ ۳۶۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو جو عموماً مردوں کو جھانکتی یا دیکھا کرتی ہیں منع ہے۔ اگر اس قسم کی عادت گھروں میں ہو جائے تو اس سے ذمہ داروں کو اور بڑوں کو منع کرنا چاہیے کہ جہاں مرد کی خوبی یہ ہے کہ عورتوں کو نہ دیکھے اور نہ گھورا کرے اسی طرح عورتوں کی بھی خوبی اور حیا عفت و شرافت کی بات ہے کہ وہ مردوں کو نہ گھورا کریں۔

افسوس صد افسوس کسی زمانے میں مردوں کو جو غیر محرم ہیں ان کو دیکھنے پر مارا جاتا تھا۔ آج اس دور میں یہ حال ہے کہ ان سے لطف اندوزی کی باتیں کرتی ہیں، چھیڑتی ہیں، ہنسی مذاق

Marfat.com

کرتی ہیں، بے جھجک ان سے نرم پرکشش لہجے میں بات کرتی ہیں۔ اللہ اللہ کیسا حال ہو گیا ہے۔

یہ سب زنا کے مقدمات ہیں۔ خدا کی بندیو آج اپنے نفس پر کنٹرول کرلو۔ حیا اور پردے کو اپنا زیور بنالو۔ کل کروٹ کروٹ جنت کے مزے لوٹو گی۔

عورتوں کو تنہا سفر کرنے کی اجازت نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۱۴۷، طحاوی جلد ا صفحہ ۳۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا کوئی عورت سفر نہ کرے ہاں مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ (طحاوی صفحہ ۳۵۷)

فائدہ: عورتوں کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ وہ گھر میں رہیں پردہ میں زندگی گزاریں۔ اجانب غیر محرم سے خلط و مخالطت کی نوبت نہ آئے۔ اگر سفر کی شدید ضرورت پیش آ جائے تو تنہا سفر کی اجازت نہیں کہ پردہ کے خلاف ہے۔ ہاں اگر سفر کرے گی تو کسی محرم کے ساتھ پردہ کا لحاظ کرتے ہوئے کرسکتی ہے۔ ۸۰ میل کے قریب کا سفر تو عورت کے لیے بلا کسی محرم کے کرنا حرام ہے۔ حج تک کے سفر کی اجازت نہیں ہے۔ آج کے اس دور میں مغربی یورپین تہذیب اور بے دینی کے ماحول سے متاثر ہوکر بلا کسی محرم کے ۸۰ میل یا اس سے زائد کا سفر کرلیتی ہے۔ خیال رہے کہ سفر کی یہ مقدار خواہ دن دن میں ہو جائے خواہ ایک آدھ گھنٹہ میں ہو جائے تب بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر ساتھ میں عورتیں ہوں تب بھی جائز نہیں کہ محرم مرد ضروری ہے۔ بس یا ریل پر لیڈیز کمپاؤنڈ اور ڈبہ ہو تب بھی جائز نہیں، ہوائی جہاز کا سفر جو چند گھنٹوں میں ہو جائے تب بھی درست نہیں گناہ ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں عورت گنہ گار ہو گی شوہر اور اس کے بڑے ذمہ دار بھی گناہ میں شریک ہوں گے۔ آج گناہ سے بچ جاؤ کل جنت کے مزے لوٹو۔

عورتوں کو جنازہ میں جانا جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک ؐ نے فرمایا عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے میں کوئی ثواب نہیں (بلکہ گناہ ہے) (بیہقی کنز العمال ۱۶۳)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت ہے کہ نہ عورتوں پر غزوہ جہاد ہے نہ جمعہ ہے اور نہ جنازہ میں جانا ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶، صفحہ ۱۶۹)

فائدہ: عورتوں پر پردہ ہے۔ ان کو فرض نماز کے لیے بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

Marfat.com

ان کے لیے جماعت مشروع نہیں ہے۔ان پر جمعہ عیدین و بقرعید کی نماز نہیں ہے۔اسی طرح ان پر نہ نماز جنازہ ہے اور نہ جنازے کے ساتھ چلنا اور قبرستان جانا ہے۔ان کو جنازہ کے ساتھ چلنا منع ہے اور قبرستان میں جانے پر لعنت ہے۔

بعض بڑے شہروں میں دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی جنازے کے ہمراہ چلتی ہیں۔سو یہ ناجائز ہے نبی پاکؐ نے منع کیا ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے۔اسی طرح ابوداؤد میں ام عطیہ کی حدیث میں منع ہے۔جب عبادت کے سلسلے میں عورتوں کو نکلنا منع ہے تو جلسہ جلوس اور میلے وغیرہ کے موقع پر تو بدرجہ اولیٰ منع ہوگا۔آج کل جلسہ جلوس بلا دھڑک اور میلے ٹھیلے میں خوب جاتی ہیں بڑے گناہ کی بات ہے۔ہاں دینی وعظ و نصیحت کی مجلس میں جہاں پردہ کا اہتمام ہو پردے کے ساتھ ہو جانا اور پردے کے ساتھ وعظ و نصیحت کا سننا درست اور جائز ہے۔

مزاروں پر جانے والی عورت کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں

حضرت سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن آپؐ نماز پڑھ کر نکلے۔گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ آئیں۔آپ نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آرہی ہو۔کہا فلاں کے گھر گئی تھی جس کا انتقال ہو گیا تھا۔آپ نے پوچھا کیا تو قبرستان بھی گئی تھی۔حضرت فاطمہ نے کہا خدا کی پناہ۔اس بات کے بعد کہ میں آپ سے اس کے بارے میں (قبرستان اور قبروں پر جانے کے سلسلے میں اتنی وعیدیں سن چکی ہوں ایسا کروں گی) یعنی صرف گھر گئی تھی قبرستان نہیں گئی تھی۔آپؐ نے فرمایا اگر تو قبرستان چلی جاتی تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاتی۔(نصاب الاحتساب صفحہ ۱۴۰)

فائدہ: عورتوں کا قبرستان اور مزاروں پر جانا لعنت کی بات ہے۔شریعت سے ناواقف عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جاتی ہیں اور بے حیائی کا ارتکاب کرتی ہیں۔یہ سب لعنت اور جنت سے دور کرنے والے اعمال ہیں۔فقہ فتاویٰ کی مشہور کتاب نصاب الاحتساب میں ہے۔

سوال: عورتیں جمعرات کے دن مزارات کی زیارت کو جاتی ہیں۔کیا اس کی گنجائش ہے؟

جواب: اس کے جائز ہونے کو مت پوچھو بلکہ یہ پوچھو کہ کس قدر لعنت میں گرفتار ہوتی ہیں۔سنو جب وہ مزار پر جانے کا ارادہ کرتی ہے تو خدا اور فرشتوں کی لعنت میں گرفتار ہو جاتی ہے اور جب (ارادہ کے بعد) نکل جاتی ہے تو شیطان اسے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔پھر جب وہ قبر پر آجاتی ہے تو صاحب قبر کی روح اس پر پھٹکار کرتی رہتی ہے۔جب تک کہ وہاں سے چلی نہ جائے۔(کہ اجنبی عورتوں کا ان کے پاس بے پردگی کے ساتھ آنا ان کے لیے اذیت کا باعث ہوتا ہے۔کیا یہ بزرگ زندہ رہتے تو اس طرح بلا پردے کے ان کی مجلس میں آسکتی تھیں۔ہرگز

Marfat.com

نہیں، تو پھر موت کے بعد برزخی زندگی میں کس طرح گوارہ کریں گے) پھر جب وہاں سے نکلتی ہے تو خدا تعالیٰ کی لعنت پھٹکار پڑتی ہے۔ جب تک کہ وہ گھر واپس نہ آ جائے۔ ایک خبر میں ہے کہ جو عورت مزار پر جانے کے ارادہ سے گھر سے نکلتی ہے تو ساتوں آسمان، ساتوں زمین کی لعنت و پھٹکار میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اور خدا کی لعنت میں چلتی ہے۔ اور جو عورت گھر بیٹھے بیٹھے صاحب قبر کے لیے دعا کرتی ہے۔ (ایصال ثواب) اور گھر سے باہر نہیں نکلتی تو خدائے پاک اسے حج و عمرہ کا ثواب دیتے ہیں۔ (نصاب الاحتساب صفحہ ۱۴۰)

فائدہ: دیکھیے! عورتوں کو مزار پر جانے ہی نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنے پر کسی قدر خدا، رسول، آسمان و زمین کی لعنت و پھٹکار ہے۔ خیال رہے کہ یہ صرف جانے میں ہے۔ اگر بے پردگی کرے۔ بے حیائی کرے۔ بن سنور کر نکلے۔ اجنبی مردوں کے اوباش لوگوں کے جمگھٹوں کے ساتھ نکلے اور جائے اور مزار پر رہے۔ تو پھر لعنت پر لعنت اور پھٹکار ہی پھٹکار۔ سوچو! ذرا اگر وہ بزرگ زندہ ہوتے اور واقعی بزرگ ہوتے تو اس طرح بے پردگی کے ساتھ عورتوں کو آنے دیتے۔ ہرگز نہیں تو پھر اے پیاری بہنو! ایسا برا کام کیوں کرتی ہو اور جان اور مال خرچ کر کے خدا اور رسول کے پھٹکار کو کیوں لیتی ہو۔

حضرت فاطمہ کو سخت ڈانٹ کہ قبرستان چلی جاتی تو جنت سے محروم ہو جاتی

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے (جب کہ وہ باہر سے آ رہی تھیں اور آپ سے ملاقات ہو گئی) پوچھا۔ گھر سے کیوں نکلی تھی کہا کہ فلاں میت کے گھر گئی تھی کہ ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کر دوں اور ان کے گھر والوں کو تسلی دے دوں۔ آپؐ نے پوچھا کہ شاید قبرستان بھی گئی تھی۔ جواب دیا خدا کی پناہ کہ میں قبرستان جاؤں جب کہ میں آپ سے (قبرستان جانے کے متعلق سخت وعید) اس طرح سن چکی ہوں جو آپ نے بیان کیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اس کے ساتھ قبرستان چلی جاتی تو جنت دیکھ بھی نہ سکتی تھی (داخل ہونا تو دور کی بات) یہاں تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکھ لیتے۔

(نسائی جلد ۱ صفحہ ۵۷۸، ابوداؤد و ترغیب جلد ۶، صفحہ ۱۵۵، ابوداؤد)

فائدہ: خدا کی پناہ عورتوں کو مزاروں اور قبرستان پر جانے کی کتنی سخت وعید ہے کہ آپؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرما دیا کہ اگر تم چلی جاتی تو جنت سے محروم ہو جاتی۔ بھلا حضرت فاطمہؓ جیسی نیک سیرت صالحات کی پیشوا جنت کی سردار جب آپؐ سے اس کے متعلق پہلے ہی وعید سن چکی تھی تو اس منع کردہ چیز کا ارتکاب کیسے کر سکتی تھی۔

Marfat.com

عرس اور مزاروں پر جانے والی عورتوں پر خدا اور رسول کی لعنت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں پر جانے والی ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے مزارات پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداؤد صفحہ ۴۶۱' ابن ماجہ صفحہ ۱۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ آپؐ نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابن ماجہ صفحہ ۱۱۴' نسائی)

فائدہ: عورتوں کو مزارات پر جانے سے آپؐ نے شدت سے منع فرمایا ہے۔ عورتیں ضعف القلب ہوتی ہیں۔ شیطان اور نفس کے جال و مکر میں بہت جلد گرفتار ہو جاتی ہیں۔ مزارات پر ان کا آنا جانا سوء عقیدت اور شرکیہ افعال کا باعث ہو جائے گا۔ ان کی عفت' پاک دامنی اور پردہ کا جنازہ نکل جائے گا' وہ شرعی حدود کو ہرگز باقی نہ رکھ سکیں گی۔ ایک کھیل تماشہ بن جائے گا۔ اس وجہ سے شریعت نے سختی سے روکا ہے اور اسے باعث لعنت قرار دیا ہے۔

عورتوں پر نفس اور شیطان کا حملہ جاری ہو جاتا ہے۔ عبرت و نصیحت کی بجائے خواہشات نفس کا رخ جلدی ان میں داخل اور سرایت ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تو شریعت نے عورتوں کے لیے جماعت کی شرکت مشروع نہیں کی اور گھر میں پڑھنے کا حکم دیا۔

اس ممانعت اور شدت سے منع کرنے کے باوجود آپ دیکھیں گے کہ مزارات پر اور عرس کے موقع پر عورتیں کس کثرت سے جاتی ہیں۔ بزرگوں کے مشہور مزارات لاہور' دہلی' کلیر' اجمیر' گلبرگہ' کچھوچھہ' ناگور وغیرہ میں جا کر دیکھیے عورتیں کس قدر بے حیائی' فحاشی' بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ کس طرح بن سنور کر فیشن زینت کے ساتھ مزارات پر عفت کا جنازہ نکالتی ہیں کہ ایک شریف آدمی وہاں ایصال ثواب کے لیے جانے میں پس و پیش کرتا ہے۔ سر کھولے بال لٹکائے وہاں حسن کا مظاہرہ کرتی ہیں گویا معاذ اللہ زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ جائے عبرت میں فیشن اور زینت اور بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ جس طرح آزاد شادی بیاہ میں ناچ گانے میں بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا ہے اسی طرح بزرگ اور مقدس ہستیوں کے مزارات پر بے شرمی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے آپ دیکھیں گے کہ یہ مزارات جو معرفت اور عبرت کے مقامات تھے۔ لہو و لعب کے مراکز اور اوباش آوارہ لوگوں کے اڈے بن گئے ہیں۔ اسی طرح اجمیر اور لاہور دہلی وغیرہ عرس کے موقعہ پر بسوں اور گاڑیوں میں مردوں سے زائد نہیں تو کم بھی

Marfat.com

نہیں عورتوں کی تعداد دیکھیں گے۔ عموماً نئی عمر کی جوان عورتیں بے پردہ فیشن و بے حیائی کا مظاہرہ کرتی ہوئی جاتی ہیں۔ کیا اس طرح بے حیائی بے پردگی کے ساتھ یہ مزاروں پر عبرت کے لیے جاتی ہیں۔ ہرگز نہیں ان عورتوں کے مجمع میں فساق فجار لوگ ہوتے ہیں۔ سفر میں ہرگز شرعی پردہ باقی نہیں رہ سکتا۔ شریعت نے عورتوں کے مزاج کو سمجھا۔ اسی وجہ سے پہلے ہی بندش لگا دی کہ مزار پر جانے والی خدا رسول کی لعنت میں گرفتار ہوتی ہیں۔ افسوس کہ جہالت کی وجہ سے اسے نیک کام اور کارِ عبادت سمجھتی ہیں۔ حالانکہ اپنے آپ کو جہنم میں جھونکتی ہیں۔ بعض ماحول میں تو یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ جس طرح بیت اللہ کے لیے سالوں روپیہ جمع کرتے ہیں اسی طرح یہ جہلا مرد اور عورتیں لاہور، دہلی اور خصوصاً اجمیر کے عرس میں شرکت کے لیے رقم جمع کرتے ہیں اور تمنا کرتے ہیں اور اسے باعث مغفرت و نجات سمجھتے ہیں۔ اس لعنت پر مال کا لگانا گویا مال خرچ کر کے لعنت کو خریدنا اور حاصل کرنا ہے۔ جس کو آپؐ نے باعث لعنت قرار دیا۔ جس کام پر خدا اور رسول کی لعنت بھلا اس پر جان و مال کا خرچ کرنا باعث نجات اور باعث ثواب کیسے ہوسکتا ہے۔ افسوس کہ آج مزاج بھی بدل گیا ہے۔ لوگ بد دینی کی باتوں کو دین سمجھ کر کرنے لگے۔ بھلا اصلاح اور توبہ کی امید ہوسکتی ہے۔ عرس اور مزارات پر بھیڑ بھاڑ قوالی سماع وغیرہ یہ سب گناہ ہیں اور اس کے لیے سفر کرنا اور جانا گناہ ہے۔ ذرا سوچیے! اگر مزاروں پر عرس کرنا ثواب کا کام ہوتا تو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالمؐ کے مزار مقدس پر اور صدیق اکبرؓ عمر فاروقؓ اور جلیل القدر صحابہ کرام کے مزارات پر عرس ہوتا۔ اسی طرح حضرات انبیاء کرام کے مزارات پر بھی عرس کا انتظام ہوتا آپؐ اس کا حکم فرماتے۔ حضرات صحابہؓ کے زمانہ میں اس پر عمل ہوتا۔ خیر القرون جس میں نیکی کے غلبے کی آپ نے شہادت دی ان امور پر عمل ہوتا۔ جب یہ باتیں نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ سب دین کی باتیں نہیں۔ بلکہ جاہلوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ قباحتوں اور برائیوں سے خالی ہونے کی صورت میں جائز ہی نہیں حرام ہے۔ اے ماؤں اور بہنو! خدا کے واسطے لعنت اور حرام کام کر کے اپنے اوپر جہنم کی سزا مت واجب کرو اور خدا رسول کی لعنت میں گرفتار مت ہو۔ جب سرکار دو عالمؐ نے لعنت کا کام قرار دیا ہے تو کسی کے کہنے اور کرنے کو مت دیکھو۔ کل قیامت میں سرکار کو کیا منہ دکھاؤ گی۔ تمہاری جو بہنیں اس میں گرفتار ہیں انہیں بھی سمجھاؤ اور منع کرو۔

عورتوں کا اجنبی مردوں کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا خبردار کوئی مرد

Marfat.com

کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت اختیار نہ کرے الا یہ کہ ذی محرم ہو۔ (بخاری جلد صفحہ ۷۸۷)

عورتوں کا غیر محرم کے ساتھ اس طرح بیٹھنا رہنا کہ وہاں اور دوسرے محارم اور رشتہ دار نہ ہوں حرام ہے۔ شیطان آنکھ کان دل کے زنا میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بسا اوقات اس طرح اٹھنا بیٹھنا اور تنہائی کا ربط جوڑ اور مجلس حرام کے ارتکاب کا باعث بن جاتا ہے۔

اس دور میں خصوصاً شہری دنیا میں عورتیں بالخصوص نئی عمر کی عورتیں اجانب کے ساتھ بیٹھنے اور کام کرنے اور ملازمت میں بالکل احتیاط نہیں کرتیں۔

ایسی ملازمت جہاں غیر محرم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ربط رکھنا پڑتا ہونا جائز اور حرام ہے۔ خدا ہی حفاظت فرمائے۔ جب دنیاوی تعلیم اسی غرض سے دلائی جائے گی تو ان گناہوں کا ارتکاب جو غضب اور لعنت خداوندی کا باعث ہے ضرور ہوگا۔ بلا ضرورت شدیدہ کے غیر محرم سے بولنا درست نہیں۔ بلا پردے کے تو اور گناہ کی بات ہے۔ آج دنیا کی پریشانی برداشت کر کے ان گناہوں سے بچ جاؤ۔ کل کو راحت کی زندگی جنت میں ملے گی۔

اجنبی مرد کو بھی دیکھنا اور تاکنا منع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں آپؐ کے پاس تھی اور میمونہ بنت الحارث بھی تھیں۔ ابن مکتوم (نابینا صحابی) آ گئے اور یہ واقعہ پردہ کے حکم کے بعد کا ہے۔ آپؐ تشریف لائے اور ہم دونوں سے فرمایا ان سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں۔ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ سکتی ہو۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۲، حسن الاسوہ ص ۳۶۹)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو اجنبی مردوں سے احتیاط چاہیے۔ بغیر کسی شرعی ضرورت کے ان سے بولنا، ان کو دیکھنا ان کو تاکنا درست نہیں۔ عورتیں اس میں احتیاط نہیں کرتی ہیں۔ کھڑکی وغیرہ سے بلا جھجک ان کو گھورتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ سو اس حدیث سے اس کی ممانعت معلوم ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ جب دیکھنا منع ہے تو ان کے ساتھ بیٹھنا کام کرنا ہنسی مذاق کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے اور ملازم اور آفس دفتر میں کام کرنے والی عورتوں کا حال دیکھیے۔ گو دنیا میں سہولت مگر جہنم کے اعمال ہیں۔ خدا کی پناہ۔ یہ سب مغربی تہذیب کا اثر اور اس کی لعنت ہے۔

دیور سے بے پردگی اور ہنسی مذاق حرام ہے

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا۔ خبردار عورتوں کے

Marfat.com

پاس آنے جانے سے بچو۔ تو ایک انصاری نے آپؐ سے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ اور دیور۔ (یعنی یہ کیا بھابھی کے پاس نہ جائے) اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا وہ تو موت ہے یعنی عفت یا ایمان کے اعتبار سے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۷۸۷)

فائدہ: خیال رہے کہ اس حدیث پاک میں دیور کو عورت کے حق میں موت کہا گیا ہے۔ یعنی بھابھی کے لیے موت ہے۔ جس طرح موت ہلاکت کا باعث ہے۔ اسی طرح بھابھی کے لیے دیور ہلاکت یعنی دوزخ اور جہنم کا باعث ہے۔ شرح بخاری میں ہے کہ جس طرح موت سے آدمی بچتا ہے اسی طرح دیور سے بھابھی کو ایک دوسرے سے بچنے کی تاکید کی گئی۔ اصل میں بھائی کی بیوی ہونے کی وجہ سے شیطان یہاں بہت دخیل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے ماحول میں دیور کا بھابھی سے ہنسی مذاق اور بے تکلفی بلکہ بے حیائی تک کی باتوں کے کرنے کا ماحول ہے یہ سب حرام ہے۔ ناجائز ہے۔ دیور کا بھابھی سے بے پردگی اور ہنسی مذاق ایک حق سمجھا جاتا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ماحول سے پیدا ہوا ہے۔ عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنے دیور سے پردہ کریں۔ ہنسی مذاق تو دور کی بات بلاضرورت بات' بھی نہ کریں۔ مردوں کو بھی چاہیے کہ بھابھی سے پردہ کریں۔ آج دیور سے پردہ کرلو اور ان سے ہنسی مذاق بند کرو۔ گناہ کی بات سے بچو اور کل جنت میں مزے کی زندگی گزارو۔

عورت کے لیے دو مقام ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ نے فرمایا عورتوں کے لیے دو ہی مقام قابل ستر ہیں۔ ایک شوہر کا گھر اور دوسرا قبر۔ (کنزالعمال ج ۱۶ ص ۱۷۱)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عورت کے لیے پردہ کی جگہ جہاں وہ امن و عافیت سے بلا گناہ کے رہ سکے یا تو شوہر کا گھر ہے یا پھر موت کے بعد قبر اس کے علاوہ باہر نکلنا۔ بازاروں' پارکوں' رشتہ داروں میں بلاضرورت گھومنا۔ یہ ستر اور پردہ کے خلاف ہے۔

لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ملازمت کرتی ہیں وہ درست نہیں۔ چونکہ اس میں اجنبی مردوں سے خلط اور ان سے ربط ضبط کا موقع ملتا ہے اور بے پردگی ہوتی ہے آج کل شہر کی عورتیں سہولت معاش کی وجہ سے آفسوں میں ملازمت کرنے میں ذرا برابر شرم محسوس نہیں کرتی یہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے۔ عورتوں کی ملازمت درست نہیں۔ معاش کی ضرورت ہو تو گھر میں کوئی گھریلو کام کریں۔ عزت عفت کے ساتھ تھوڑی تکلیف برداشت کر کے زندگی گزار لیں اور اس کے بعد آخرت میں ابدی راحت اور جنت کی نعمت حاصل ہو گی۔ آج تھوڑی سی

Marfat.com

وقتی سہولت کل کی جہنم کی تکلیف کا باعث ہوگی۔

بن سنور کر نکلنے والی عورت زانیہ ہے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سے محظوظ ہوں تو وہ زانیہ ہے۔

(کنز العمال جلد ۱۶' ص ۱۵۹)

فائدہ: عرب کے ماحول میں عطر لگانا عورتوں کا زینت میں شمار تھا۔ عورتوں کا معطر ہو کر سڑکوں اور راستوں پر گزرنا ظاہر ہے کہ اس کا مقصد مردوں کو محظوظ اور لطف اندوز کرنا اور متوجہ کرنا ہے۔

اور ایسی زینت اختیار کرنا جس سے اجنبی مرد متوجہ ہوں ان کو زنا کی دعوت اور زنا کی جانب ابھارتا ہے اسی طرح پاؤڈر کریم اور بن سنور کر بازاروں پارکوں میں جانا اور سیر کرنا' جو آج شہروں اور رئیس زادیوں میں خصوصاً رائج ہے۔ یہ حرام ہے اور ایسی عورت زانیہ ہے۔

جوانوں اوباشوں میں ہمارا تذکرہ ہو۔ خدا کی پناہ' زنا ہے۔ آج مسلمانوں میں یہ منحوس حرام طریقہ اب رائج اور عام ہو گیا ہے کہ اس کی قباحت اور برائی کا احساس نہیں۔ شہر کے دین دار طبقوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے اسکول کے بہانے ان کی لڑکیاں زینت و جمال کا اظہار کیے پھرتی ہیں۔ جو سراسر ناجائز اور حرام ہے۔ ایسی تعلیم جو ناجائز اور حرام امور پر شامل ہو غضب الٰہی کا باعث ہے۔

کنواری عورتوں کا بن سنور کر نکلنا آج معاشرہ میں حد درجہ عام اور رائج ہے۔ اس دور میں شہروں سے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے تو پردہ اٹھتا ہی جا رہا ہے۔ اسلامی شعائر اور اسلامی تہذیب آج ان کو تمدن کے خلاف نظر آ رہا ہے۔ شادی سے قبل تو پردہ ان کو بالکل بھاتا ہی نہیں۔ ایک عیب اور ذلت کی بات سمجھتے ہیں۔ آج خدا اور رسول کے خلاف ذہن غیروں کے خلط اور متاثر ہونے کی وجہ سے ہوا۔ غیروں کی عورتیں بن سنور کر آزاد پھرتی ہیں اور لوگوں کو کم از کم آنکھ سے زنا کی دعوت دیتی ہیں۔ ان کے ماحول میں یہ سب فخر اور فیشن کی بات ہے۔ ہمارے اسلامی ماحول میں تو یہ لعنت اور غضب خداوندی کا باعث ہے۔ ہمارا مذہب اپنی تہذیب اپنا کلچر اور زندگی گزارنے کا ایک معیار رکھتا ہے۔ غیروں کے یہاں زندگی کا کوئی قانون و معیار نہیں۔ اپنے نفس اور جو ماحول ہے اس کے تابع ہیں۔ کاش ان آزاد لوگوں کے سمجھ میں آ جائے۔ آج بے پردگی اور آزادی کی وجہ سے ان کی عورتیں عفت اور شرافت کو کھو چکی ہیں۔ ماں باپ کی نگاہوں کے سامنے' یہ اجانب کے ساتھ شانہ بشانہ ملاتے ہاتھوں میں ہاتھ دیے چلی

Marfat.com

جاتی ہیں۔ ان کے سامنے حیا شرافت کا جنازہ نکالتی ہیں۔ خود والدین بھی بسا اوقات افسوس کرتے ہیں مگر خود ہی ان کو بے حیائی کی آگ میں ڈالا ہے۔ کس طرح روکیں گے۔ خود کردہ را علاج نیست۔ دیکھیے قرآن نے ان ازواج مطہرات کو حکم دیا ہے کہ دور جاہلیت کی طرح زینت کا اظہار کرتی ہوئی نہ نکلیں۔ جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں زیب و زینت کے ساتھ بلا پردہ نکلتی تھیں۔ ازواج مطہرات جو امت کی مائیں ہیں جن کی عفت اور پاک دامنی پر امت کا اجماع ہے ان کو یہ حکم ہے۔ عام عورتوں کو تو اس سے زائد احتیاط کا حکم ہے۔

عورتوں کے لیے امارت' دنیاوی عہدہ جائز نہیں

حضرت ابوبکرہؓ نے کہا کہ جب رسول پاکؐ کو اس کی خبر ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت شاہی پر بٹھایا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنا حاکم والی عورت کو بنایا۔ (ترمذی ۲/ ۵۲' مشکوۃ ۳۲۱' بخاری ۲/ ۶۳۷)

فائدہ: اس حدیث پاک میں نبی پاکؐ نے عورتوں کو کسی قومی ملی بڑی ذمہ داری مثلاً حاکم قاضی' صدر' منیجر' پرنسپل' تمام وہ عہدے جس میں اسے قوم کے درمیان فیصلے کی نوبت آئے' ممنوع قرار دیا اور فرمایا ایسی قوم جو عورت کو سربراہ بنائے کبھی فلاح نہیں پائے گی۔

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عورت پردہ' اس کی آواز پردہ' اجانب سے خلط اور اس کے درمیان بیٹھنا ممنوع' تو عورت پھر کس طرح قوم و ملت کی نگہبانی اور حکومت کر سکتی ہے۔ حدیث پاک میں اسے ناقصات العقل بھی کہا گیا ہے۔ اگر مان لیا جائے تعلیم و تجربہ کی وجہ سے فہم و عقل بھی آ جائے تب بھی مردوں پر اسے فوقیت نہیں ہو سکتی کہ وہ مردوں پر حکومت کریں۔ قرآن پاک میں ہے ''مردوں کو عورتوں پر حاکم اور سربراہ بنایا گیا ہے''۔ لہٰذا معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کا کسی بھی سیاسی عہدے پر آنا قوم و ملت کا سربراہ بننا' صدر' منیجر' پرنسپل و ناظم بننا شرعاً ناجائز ہے کہ اس سے اس کا پردہ ختم ہو جاتا ہے۔ اجنبی مردوں میں اٹھنا بیٹھنا ان سے باتیں کرنا دیگر امور خلافِ پردہ کو انجام دینا ہوتا ہے۔ غیر مسلم کی دیکھا دیکھی مسلمان عورتوں میں بھی یہ گناہ کی باتیں آ گئی ہیں۔ ان کے لیے شریعت کہاں۔ ان کی جنت اور مزے کا محل یہی دنیا ہے۔ ہمارے لیے شریعت ہے خدا رسول کا قانون ہے۔ اس کے ماتحت چلنا ہے۔ خدا کو حساب دینا ہے۔ اس کی پیشی میں حاضر ہونا ہے۔ خدا کے واسطے تمام دنیاوی عہدوں اور ملازمت حکم خدا کو خوش کرنے کے لیے چھوڑ دو کل جنت میں مزے کی حکومت کرو۔ ورنہ بے پردگی کی سزا برداشت کرنی ہو گی۔ معاشی ضرورت ہو تو گھریلو کام کر کے زندگی گزار لو یا شوہر ہو تو اس کی کمائی پر صبر کر لو۔

Marfat.com

دبیز دوپٹہ کا حکم

ام علقمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہؓ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئیں تو ان پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اسے پھاڑ ڈالا اور موٹا دبیز دوپٹہ ان کو پہنا دیا۔ (موطا امام مالک، مشکوٰۃ ص ۳۷۷)

فائدہ: ایسا باریک کپڑا استعمال کرنا جس سے بال اور بدن کی رنگت نظر آئے سخت منع معلوم ہوا اور ناجائز ہے۔ اس لیے حضرت عائشہؓ نے گناہ سے بچنے کے لیے اسے پھاڑ ڈالا۔ معلوم ہوا کہ ماحول میں بڑے نیک و صالح عورتوں کو تنبیہ کے واسطے ایسا کرنا درست ہے اور اس کے بجائے اپنی جانب سے حسب وسعت موٹا دوپٹہ دے دے۔

دوپٹہ کیسا ہو؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان اولین مہاجر عورتوں پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں جب یہ آیت کہ اپنے سینوں پر دوپٹہ ڈال لیا کریں تو ان عورتوں نے اپنی (موٹی) چادروں کو کاٹ کر دوپٹہ بنا لیا۔ (اور ذرا پس و پیش نہیں کیا) (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۰۰)

فائدہ ایسا دوپٹہ جس سے بال بدن کی کھال نظر آئے۔ بدن اور اس کا رنگ ظاہر ہو پہننا جائز نہیں۔ آج کل نئی تہذیب میں دوپٹہ یا تو بالکل ختم ہو گیا ہے یا ہے نمائش کے طور پر باریک چھوٹا سا دوپٹہ جس سے نہ ستر ہوتا ہے، نہ پردہ۔ اس سے تو نماز بھی درست نہیں ہوتی۔ بعض عورتیں نماز کے وقت تو دبیز دوپٹہ استعمال کرتی ہیں باقی اوقات میں باریک، سو اگر گھر میں شوہر کے علاوہ قابل پردہ شخص مثلاً دیور۔ خسر وغیرہ ہو تو یہ طریقہ بھی جائز نہیں۔

باریک ساڑھی اور کرتا جبہ پہننے والی جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اہل جہنم کے دو گروہ کو میں نے اب تک نہیں دیکھا۔ (کہ اس عہد میں ان کا پایا جانا نہیں ہوا تھا) ایک گروہ ان کا جن کے پاس بیلوں کے دم کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے لوگوں کو ظلماً ماریں گے۔ دوسری جماعت ان عورتوں کی ہوگی جو (ظاہر میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر ننگی ہوں گی مردوں کو مائل کرنے والی اور ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر اونٹ کے کوہان کے مانند ہوں گے جو جھکے ہوئے ہوں گے۔ (یعنی سر کے بالوں کو پیچھے سے جمع کر کے اوپر کو

Marfat.com

فیشن کے طور پر اٹھا دیا کریں گی) یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے (یعنی پانچ سو سال کی مسافت سے آتی ہے)۔ (مسلم جلد۲، ص ۲۰۵)

فائدہ: اللہ اللہ کتنی وعید ہے۔ کس قدر ڈر اور خوف کی بات ہے کہ باریک لباس کی وجہ سے جنت کی خوشبو تک نصیب نہیں۔ پیاری ماؤں اور بہنوں! ذرا خدا کا خوف کرو اپنے اوپر رحم کرو آج ایسے لباس میں تھوڑا نفس کو مزہ ملتا ہے اچھا لگتا ہے کہ لوگ دیکھیں گے۔ یہ تو زنا کی طرف لوگوں کو دعوت دینا اور بلانا ہے۔ آج کا تھوڑا مزہ تم کو جنت سے نہیں اس کی خوشبو سے بھی محروم کر دے تو کیسی ہلاکت کی بات ہے۔

باریک دوپٹے جس سے رنگت نظر آئے ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر آپؐ کے پاس تشریف لائیں اور ان کے جسم پر باریک کپڑا تھا۔ آپؐ نے ان سے بے رخی برتی اور فرمایا۔ اے اسماء! لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس کا جسم نظر نہ آئے ہاں مگر یہ اور یہ۔ اور آپؐ نے اشارہ چہرے اور ہاتھ کی طرف کیا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ۳۷۷)

فائدہ: خیال رہے کہ بچی جب مراہق یعنی بالغ ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کے ذمہ پردہ کے سارے احکام لاگو ہو جاتے ہیں۔ بہت ہی بے غیرتی کی بات ہے کہ ہمارے ماحول میں اس کے لیے پردہ نہیں سمجھا جاتا۔ خصوصاً اسکول میں جانے والی لڑکیاں جن میں حد بلوغ کی علامت شروع ہو چکی ہے یا بالغ ہو چکی ہوں اور وہ بلا برقعہ کے گھر سے باہر نکلتی ہیں۔ بعض علاقے میں تو دیکھا گیا ہے کہ شادی سے قبل برقعہ کو ضروری ہی نہیں بلکہ معیوب سمجھا جاتا ہے۔ سو یہ بڑے گناہ کی بات ہے آج کل جارجٹ، میکرو اور نہ معلوم کس کس نام سے دوپٹہ نکلا ہے۔ جس کے باریک ہونے کی وجہ سے کھال کی رنگت نظر آتی ہے۔ اس کا پہننا بڑا گناہ ہے۔ زیادہ باریک و پتلا ہو تو نماز بھی نہیں ہوتی۔ خدا کی پناہ گھر میں رہتے ہوئے چہرے اور ہاتھ کے علاوہ بدن کے کسی حصہ کا نظر آنا بڑے گناہ کی بات ہے۔

عام طور پر گردن، گلا اور کلائیوں کے چھپانے میں بڑی غفلت ہوتی ہے۔ اس سے احتیاط کی ضرورت ہے کہ گناہ آگ دوزخ میں جانے کا سبب نہ بن جائے۔

Marfat.com

باریک کپڑا ہوتو نیچے استر لگالے

حضرت وحید بن خلیفہ سے مروی ہے کہ آپؐ کے پاس ایک قبطی کپڑا آیا (جو باریک سفید ہوتا تھا) آپ نے وہ کپڑا مجھے دیا اور فرمایا اسے دو ٹکڑے کرلو۔ ایک کا خود کرتا بنالو دوسرا اپنی بیوی کو دے دو کہ اس کا خمار دوپٹہ بنائے۔ چنانچہ وہ جب جانے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ اس کے نیچے دوسرا کپڑا استر لگالے تاکہ ہیئت بدن معلوم نہ ہو۔

(ابوداؤد' مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۶)

فائدہ: عورتوں کا جسم پردہ ہے۔ اس کی ہیئت اور رنگ کا اجنبی مرد پر ظاہر ہونا حرام ہے اور کبیرہ گناہ کی بات ہے۔ باریک کپڑا پہننا' باریک ساڑھی کا پہننا' باریک دوپٹہ جس سے بال اور بدن کی رنگت نظر آئے حرام ہے۔ ایسی عورت کو آخرت میں ننگی ہونے کی سزا دی جائے گی۔

بعض علاقوں میں عورتیں اتنی باریک ساڑھیاں پہنتی ہیں کہ بدن کی کھال اور اس کی رنگت معلوم ہوتی ہے۔ اصل میں ان کو یہ اچھا لگتا ہے میرا بدن لوگ دیکھیں اور ان کو میں اچھی لگوں۔ اللہ اللہ بڑی ہلاکت کی بات ہے۔ ایسی عورت جنت کی بو بھی نہ پائے گی۔ ایسی عورت کو سخت سزا ملے گی ایسی عورت مردوں کو آنکھ کے زنا کی دعوت دیتی ہے۔ تو یہ کتنی بری بات ہے۔

اول تو ایسا باریک لباس نہ پہنے۔ اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جائے کپڑا باریک ہو یا جالی دار ہو تو اندر سے دبیز استر لگالے تاکہ گناہ سے بچ جائے۔ آج پردہ کا اہتمام کرلو۔ کل کو مزے سے بلا روک ٹوک کے جنت میں آزاد پھرو گی۔ جیسا چاہو گی پہنو گی جہاں چاہو گی جاؤ گی۔

عورتوں کو پاجامہ پر رحمت ومغفرت کی دعا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سخت بارش کے موقع پر میں آپؐ کے پاس مقام بقیع میں بیٹھا تھا کہ ایک عورت گزری جس پر بوجھ تھا۔ اس کا گدھا زمین کے گڑھے میں گر گیا جس سے وہ عورت گر گئی تو آپؐ نے فوراً اس کی طرف سے رخ پھیر لیا کہ ستر پر نگاہ نہ پڑ جائے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ تو پاجامہ پہنے ہوئے ہے اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ! میری امت میں پاجامہ پہننے والی عورتوں کی بخشش فرما اور آپؐ نے یہ دعا تین مرتبہ دی۔ اے لوگو! پاجامہ کا استعمال کرو۔ یہ تمہارے کپڑے میں سب سے زیادہ ستر پردہ کا باعث ہے۔ عورتوں کو ترغیب دو کہ جب وہ باہر نکلیں تو پاجامہ پہن لیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے پاجامہ پہننے والی عورتوں پر رحمت کی دعا فرمائی۔ (مجمع ج ۵' ص ۱۲۲' آداب بیہقی ص ۳۵۸)

Marfat.com

عورتوں کا پاجامہ ٹخنے سے کتنا نیچے رہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپؐ نے ایڑی کی جانب سے ایک بالشت زائد کی اجازت دی اور فرمایا عورتوں کا کپڑا اتنا لٹکے یعنی ٹخنے کو چھپائے۔ (مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۱۲۷)

فائدہ: چونکہ عورت کی پنڈلی اور ٹخنہ ستر میں داخل ہے۔ اس لیے اس کا چھپانا ضروری ہے۔ اگرچہ پیر کے کھولنے کی اجازت ہے تاہم جہاں اوباش آزاد ذہن کے لوگ ہوں تاکنے جھانکنے کی عادت ہو ایسے مقام پر عورت کو اپنا قدم اور پیر بھی موزے سے یا کپڑا زیادہ لٹکا کر چھپا لینا لازم ہے۔ ویسے بھی اس فسق اور فتنہ کے دور میں پیر کا موزہ اور ہاتھ میں سیاہ دستانے پہن کر نکلے۔

عورتوں کو ٹخنوں کا چھپانا لازم ہے۔ اس لیے پاجامہ وغیرہ لٹکا لینا چاہیے تاکہ بے پردگی نہ ہو خیال رہے کہ جب ٹخنے اور پیر کے چھپانے کا یہ اہتمام ہے تو چہرہ اور کلائیوں کے چھپانے کی کتنی تاکید ہوگی۔

عموماً برقعہ پہننے کے بعد بھی چہرہ اور اوپری حصہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کلائیں کھلی رہتی ہیں۔ یہ گناہ کی بات ہے اب چہرہ اور کلائیوں کا کھلا نا برقعہ کے فیشن میں داخل ہے۔ خدا کی پناہ پردہ کے نام سے بھی شیطان اور نفس بے پردگی کرا رہا ہے۔

ٹخنوں سے نیچا کپڑا عورتوں کو ممنوع نہیں بلکہ حکم ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو کبر و بڑائی کی وجہ سے اپنے کپڑے کو ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا خدائے پاک قیامت کے دن اس پر نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عورتیں اپنا کپڑا کس طرح رکھیں گی۔ آپؐ نے فرمایا پھر ہاتھ بھر نیچے رکھیں۔ اس سے زائد نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں عورتوں کو ٹخنے سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم تاکہ ان کے لیے زیادہ ستر پوشی ہو سکے۔ (ترمذی ص ۲۰۶)

فائدہ: جاننا چاہیے کہ حدیث پاک میں ٹخنوں سے نیچا خواہ کوئی کپڑا ہو پہننا منع ہے اور اس کی سخت وعید ہے۔ یہ وعید سن کر حضرت ام سلمہؓ کو شبہ ہوا کہ عورتیں اس حکم میں داخل ہوں گی تو ان کا ٹخنہ کھلا رہے گا تو اس سے تو پنڈلی کا حصہ کھل جائے گا۔ اس پر آپ سے سوال کیا کہ عورتوں کا کیا حکم ہوگا تو آپؐ نے بتا دیا کہ عورتیں اس حکم میں داخل نہیں وہ مردوں سے ایک بالشت زائد لٹکا لیں گی جس سے ٹخنہ ان کا چھپ جائے گا یعنی جاہل لوگ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح ٹخنے

Marfat.com

سے نیچے پہننے کو منع کر دیتے ہیں سو یہ جہالت ہے۔

عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا عورتیں جوتا پہن سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا رسول پاکؐ نے لعنت فرمائی ہے جو عورتیں مرد کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (ابوداؤد' مشکوۃ ص ۳۸۳)

فائدہ: (ایسی) جوتی کا استعمال عورتوں کے لیے منع ہے۔ جوتے کا استعمال مردوں کے لیے خاص ہے۔ نیز جوتی کا استعمال غیر مسلموں' یہود نصاریٰ کی عادت میں سے ہے۔ عورتوں کو ایسا پہننا اوڑھنا جو مردوں کے مشابہ ہو حرام ہے۔ خدا رسول کی لعنت ہے۔ متعدد صحیح حدیثوں میں ہے کہ ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

اسلامی گھرانوں میں یہ ماحول غیر مسلموں سے آیا ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی جس طرح اور بہت سے ناجائز امور ہمارے گھرانوں میں داخل ہو گئے ہیں اسی طرح جوتی کا استعمال ہے۔

(حدیث مبارکہ میں غالباً عورتوں کے لیے ایسی جوتی کے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔ جس سے مردوں کی مشابہت ہوتی ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں عورتوں کو مردوں کا اور مردوں کو عورتوں جیسا لباس پہننے سے منع کیا گیا ہے)۔

پیاری بہنو! غیروں کے عادات و اطوار کو اختیار کر کے خدا کی لعنت میں مت گرفتار ہو۔ ہمارا مذہب مستقل قانون' تہذیب طور طریق رکھتا ہے۔ خدا رسول کے طریقے کے مطابق زندگی گزارو جس کا طریقہ اختیار کرو گی قیامت میں اسی کے ساتھ حشر ہوگا۔ خدا کی مرضی اور اس کے قانون پر آج چل لو۔ کل خدا کی بنائی ہوئی جنت کے مزے لوٹو۔

گھنگھرو دار زیور پہننے والی عورتوں پر لعنت اور غضب خداوندی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ گھنگھرو کی آواز کو ایسے ناپسند کرتے ہیں جیسے گانے کی آواز کو ناپسند کرتے ہیں اور آواز والے گھنگھرو صرف ملعون عورت ہی پہنتی ہے۔ (دیلمی' کنز جلد ۱۶' ص ۱۶۴)

فائدہ: عورت خود بھی پردہ ہے۔ عورت کی آواز بھی پردہ ہے اور عورت کے جسم سے متعلق تمام امور پردہ ہیں۔ ہر ایسی آواز جو مرد کو عورت کی طرف متوجہ کر دے لوگ اس کی طرف جھانکنے لگ جائیں۔ ان کی آنکھ اور دل کو متوجہ کر دے درست نہیں۔ اسی لیے ایسا لباس جس سے اجنبی مرد

Marfat.com

کی توجہ ہو جائے اور اس کو دیکھنے کا میلان ہو جائے جائز نہیں۔

بجنے والا زیور اولاً تو یہ جانوروں کی خاصیت ہے کہ اس کے گلے یا پیر میں گھنگھرو ڈال دیا جاتا ہے تا کہ وہ اس سے مست رہے۔ انسان کی شرافت اس سے بالاتر ہے۔

قران پاک میں ہے: وَلَا یَضۡرِبۡنَ بر جھلن میں ایسے زیور کو پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں ہے زیور کے اندر کوئی ایسی چیز ڈالی جائے جس سے وہ بجنے لگے یا ایک زیور دوسرے زیور سے ٹکرا کر بجے یا پاؤں زمین پر اس طرح مارے جس سے زیور کی آواز نکلے اور غیر محرم مرد سنیں۔ یہ سب چیزیں اس آیت کی رو سے ناجائز ثابت ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سے فقہاء نے فرمایا جب زیور کی آواز غیر محرموں کو سنانا اس آیت سے ناجائز ثابت ہوا تو خود اس عورت کا آواز کا سنانا اس سے بھی زیادہ سخت اور بدرجہ اولی ناجائز ہوگا۔

(معارف پارہ ۱۸، ص ۱۸۸)

عموماً دیہاتی عورتیں ایسی چیزیں ہاتھ میں اور پیر میں پہنتی ہیں جس سے آواز آتی ہے۔ یہ درست نہیں۔

زیوروں کی زکوٰۃ اہتمام اور تاکید سے نکالیں

حضرت عمر بن شعیب کی روایت میں ہے کہ دو عورتیں آپؐ کی خدمت میں آئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس کی زکوٰۃ نکالتی ہو۔ انہوں نے رسول پاکؐ سے کہا نہیں اس پر آپؐ نے فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے یہ دونوں کنگن جہنم کی آگ کے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔ (ترمذی ص ۱۳۸، مشکوۃ ص ۱۶۰، نسائی ۲۴۳)

فائدہ: عموماً زکوۃ کے متعلق عورتوں سے بڑی بے پروائی ہوتی ہے۔ نصاب کے برابر اکثر زیورات کی مقدار ہو جاتی ہے۔ نہ تو عورتیں قربانی کرتی ہیں اور نہ زکوٰۃ نکالتی ہیں۔ اگر نکالا بھی تو اندازے سے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد نہ نکالنے پر سخت وعید ہے۔ جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے نہ نکالنے کی وجہ سے آگ بنا کر بدن میں داغا جائے۔ خدا کی پناہ کیسی سخت سزا ملے گی۔

پیاری ماؤ اور بہنو! اپنے مال اور خصوصاً زیورات کو دیکھ لو۔ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کا سامان یا سونے چاندی کا زیور ہے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اپنی چیزوں کا حساب لگاؤ اور زکوٰۃ نکال دو۔

Marfat.com

اگر اپنے پاس روپیہ نہ ہوتو شوہر سے کہے وہ اس کی زکوٰۃ نکال دے۔ اگر شوہر نہ نکالے اور روپیہ زکوٰۃ کے لیے نہ مہیا ہوتو زیور کو کچھ فروخت کر کے زکوٰۃ نکالے۔ غفلت نہ کرے کہ کل قیامت میں رسوائی ہو اور دوزخ میں جلنے کی نوبت آئے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر جہنم کی وعید

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کا چھلہ دیکھا پوچھا یہ کیا اے عائشہ! میں نے کہا میں نے آپ کی زینت کے لیے یہ بنوائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ نکالتی ہو کہ نہیں۔ میں نے کہا نہیں یا جو اللہ نے چاہا۔ تو آپؐ نے فرمایا تمہارے جہنم جانے کے لیے یہ کافی ہے۔ (ابوداؤد ص ۲۱۸، ترغیب ج ا ص ۳۱۲)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری خالہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہمارے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں اس کی زکوٰۃ نکالتی ہو؟ تو ہم نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں خوف کرتی کہ خدائے پاک اس کی وجہ سے تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے۔ ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (ترغیب ج ا ص ۳۱۲)

فائدہ: سونا چاندی کسی بھی شکل میں ہو خواہ یومیہ استعمال کے زیور کی شکل میں نصاب کی مقدار ہو تو اس کی زکوٰۃ نکالنی فرض ہے۔ عموماً اس میں عورتیں بہت بے پرواہی کرتی ہیں۔ جسم، بکس، لاکرز میں زیورات بھرے پڑے رکھتی ہیں۔ اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتی۔ سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ زکوٰۃ کا خیال بھی نہیں آتا۔ عموماً ہندوستان کے ماحول میں عورتوں کے پاس نصاب کے برابر زیور پہنچ جاتا ہے مگر وہ اس پر دھیان نہیں دیتی۔ اس طرح وہ اپنے کو جہنم کا مستحق بناتی ہیں۔ اگر زکوٰۃ ادا کرنے کی رقم نہ ہوتو شوہر سے مانگیں اور مطالبہ کریں کہ وہ زکوٰۃ نکال دیا کریں۔ اگر ان سے نہ ہو سکے تو کوئی سامان یا زیور ہی کو مقدار زکوٰۃ فروخت کر کے زکوٰۃ نکالیں۔ زکوٰۃ نہ نکال سکتی ہوں تو زیور نصاب سے کم کر دیں۔ تا کہ کل دوزخ میں جلنے اور راکھ ہونے سے بچا سکیں۔ آج زیوروں کی زکوٰۃ واجب ہوتو کسی عالم سے پوچھ کر نکال دو کل جہنم سے بچ جاؤ گی۔

عورتوں کو نفلی صدقات وخیرات کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے رسول پاکؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! جہنم سے بچاؤ حاصل کرو۔ خواہ کھجور کی گٹھلی ہی سہی۔ (ترغیب ج ۲ ص ۶)

فائدہ: ماحول میں عورتوں کا مزاج تو کچھ عبادت روزہ ونماز کا دیکھا جاتا ہے مگر مالی عبادت

Marfat.com

صدقہ وخیرات کا مزاج اور ماحول بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ اولاً تو عورتوں کے پاس مال وغیرہ کم ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ہوتا ہے تو پھر بھی کبھی خرچ نہیں کرتیں۔ عموماً ان کے یہ صدقات و خیرات بیٹی، نواسی، پوتا، پوتی وغیرہ ہی تک محدود رہتے ہیں۔

سو وسعت کے مطابق عورتوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ واجبہ کے علاوہ جو کچھ ہو تھوڑا بہت عام صدقہ خیرات کرتی رہیں۔ مسجد، مدرسہ اور غریبوں اور اہل علم کو کچھ نہ کچھ دیتی رہیں اور جب وہ دیں تو ہرگز یہ نہ چاہیں کہ وہ ہمیں اس کا بدلہ دیں۔ اس سے خیرات کی توفیق نہیں ہوتی۔ صدقہ خیرات کو جہنم سے نجات میں بہت دخل ہے۔ آپؐ نے عورتوں کو تاکید کی ہے کہ معمولی خیرات ہی سہی اس سے عذاب دوزخ سے نجات حاصل کرو۔ عرب کے ماحول میں گٹھلی بہت حقیر اور معمولی چیز ہوتی ہے۔ بسا اوقات آدمی اچھے اور عمدہ کے بہانے سے بالکل خیرات سے محروم رہ جاتا ہے۔ سو اس سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً نیا کپڑا نہ ہو سکے تو پرانا کپڑا دے دے۔ پورا کھانا نہ ہو سکے تو تھوڑا ہی سہی صرف روٹی ہی سہی، سالن ہی سہی، مطلب یہ ہے کہ معمولی اور کم کی پروانہ کرے۔ پیاری ماؤں بہنو! آج کچھ اللہ واسطے خرچ کر کے کل اپنے جہنم سے بچالو۔

عورتوں کو صدقہ کی ترغیب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی زینب فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ہم عورتوں کی جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اے عورتو! صدقہ کرو۔ اگرچہ زیور سے ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن زیادہ تر جہنم میں جانے والی عورتیں ہوں گی۔

(ترمذی ص ۱۳۸، مشکوٰۃ ص ۱۵۹، بخاری ص ۱۹۸)

فائدہ: متعدد احادیث میں عورتوں کو صدقہ کی بڑی ترغیب و تاکید کی گئی ہے کہ عموماً عورتوں کا مزاج صدقہ خیرات کا نہیں ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمارے دیار میں تو اور بھی کم ہے۔ جس کے مختلف اسباب ہیں۔ جس کا ایک سبب صدقہ خیرات کے فضائل اور اس کے جو دینی و دنیاوی فائد ہیں وہ اس سے واقف نہیں۔ چونکہ ان میں نہ تو دینی بیان ہوتا ہے اور نہ ان کا دینی کتابوں کے مطالعہ اور دیکھنے کا مزاج ہوتا ہے۔

اور بچوں اور گھریلو مشاغل سے ان کو موقع بھی کہاں ملتا ہے۔ ایک اہم وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے پاس اپنا روپیہ بھی کم ہوتا ہے۔ شوہر کے اختیار میں سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر اپنی رقم ہوتی بھی ہے تو ان کا مزاج صدقہ خیرات کا نہیں ہوتا ہے۔ اس میں ہمارے دیار اور ماحول کو بھی دخل ہے۔ چنانچہ آپؐ نے اسی مزاج جس کا اصل سبب بخل ہے اصلاح فرماتے ہوئے صدقات

Marfat.com

وخیرات کی تاکید کی ہے۔ تاکہ اس کا ثواب حاصل کریں۔ ادھر عورتوں سے گناہ کا صدور بھی کم نہیں ہوتا۔ توبہ واعمال صالحہ کی نوبت کم آتی ہے اور صدقہ جہنم کی آگ سے نجات دیتا ہے۔ غضب خدا کو بجھاتا ہے۔ اس لیے آپؐ نے دوزخ سے بچنے کی ترکیب بتائی کہ صدقہ خیرات خوب کرو۔ تھوڑا ہی دو مگر دو تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ آپؐ کی ترغیب سے اس وقت کی عورتوں نے اپنے زیورات کان سے نکال کر دے دیے۔ آج زیورات نہیں دے سکتے تو معمولی ہی چیز۔ کم ازکم اپنے جوڑے ہی دے دے آج صدقہ کرلو۔ کل جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے۔

بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی خیرات کا واقعہ

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آپؐ کی بعض بیویوں نے معلوم کیا کہ آپؐ کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے لکڑی سے ہاتھ ناپا تو حضرت سودہ کا ہاتھ لمبا نکلا۔ (ادھر وفات سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی ہوئی) تو بعد میں انہوں نے سمجھا کہ مطلب اس سے صدقہ و خیرات کرنا تھا۔ چونکہ وہ صدقہ خیرات میں دوسری تمام بیویوں سے زیادہ تھیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۵)

چنانچہ حضرت زینبؓ کی سوانح میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ان کی وفات پر کہا تھا۔

افسوس آج ایسی عورت گزر گئی جو بڑی پسندیدہ اوصاف والی' عبادت گزار اور یتیموں اور بیواؤں کا ٹھکانہ تھی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا سالانہ خرچہ بھیجا تو سب مال پر ایک کپڑا ڈلوا دیا اور پھر برزہ بنت رافع سے کہا کہ اس کپڑے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر فلاں یتیم کو دے آؤ۔ اسی طرح بلا گنے مٹھی بھر بھر کے تقسیم کر دیا۔ آخر میں کچھ بچا تو برزہ کے حوالہ کر دیا اور اپنے لیے کچھ نہ رکھا اور دعا کی کہ یہ مال آئندہ نہ آئے۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے بارہ ہزار درہم بھیجے کہ اپنی ضرورتوں میں صرف کریں۔ سب کو ملتے ہی تقسیم کرا دیا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو ایک ہزار پھر بھیج دیا اور کہا کہ اسے اپنی ضرورتوں میں صرف کریں۔ مگر اسے بھی تقسیم کر دیا۔

دست کاری سے مال حاصل کرنا اور صدقہ کرنا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدقہ خیرات کی اس درجہ شائق تھیں کہ دست کاری کے ذریعہ جو مال حاصل کرتیں اسے صدقہ کر دیتیں۔ ان کے متعلق ان کی سوتن ام سلمہؓ نے کہا زینب بڑی نیک شب گزار کثرت سے روزہ رکھنے والی اور دست کاری کرتی تھیں جس

Marfat.com

کے ذریعہ حاصل شدہ مال صدقہ خیرات کر دیتی تھیں۔ (سیرۃ مصطفیٰ ص ۳۲۴)

ہدیہ کی تاکید اور اس کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ اس سے محبت ہوتی ہے۔ (فیض القدیر شرح جامع صغیر جلد ۲ ص ۲۰۳)

فائدہ: آپؐ نے تاکید فرمائی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ اس سے تعلقات اچھے ہوتے ہیں۔ معمولی بات ہے مگر اس کے بڑے فوائد ہیں۔ ایک دوسرے سے حسن ظن اور حسن تعلق رہتا ہے۔ تو بہت اچھی بات ہے مثلاً کبھی سالن بھجوا دیا۔ کچھ میٹھا پکا تو پڑوسن یا رشتہ (بہن بھائی وغیرہ کو بھجوا دیا) کوئی چیز زیادہ آ گئی تو کسی کو بھجوا دیا۔ اس میں کوئی زیادہ اہتمام اور پریشانی بھی نہیں اور حسن تعلقات کا بہترین ذریعہ۔ آج ہمارے معاشرہ اور ماحول میں یہ باتیں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ اسی وجہ سے خیر کم ہوتی جا رہی ہے۔

قرض دینے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے معراج کی رات میں جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ خیرات کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ (ترغیب ج ۲، ص ۱۹)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قرض کا ثواب زیادہ ہے۔ چونکہ قرض میں گرانی یا قرض کے ادا نہ ہو سکنے کا احتمال ہوتا ہے یا تعلقات کے خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اسی وجہ سے اس کا ثواب زائد ہوتا ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ اگر قرض مانگے اور وسعت ہو تو ضرور دیں تا کہ اس عظیم ثواب کو پا سکیں۔ بکس میں رکھنے سے بہتر ہے کہ قرض دے کر ثواب پائیں۔ اگر کوئی غربت اور پریشانی کی وجہ سے نہ دے سکے تو معاف کر دینے کا بہت بڑا ثواب ہے ایسی عورت کو عرش کا سایہ اور جہنم سے حفاظت کی بشارت ہے۔ (جلد ۲، ص ۴۶)

شوہر پر خرچ کرنے کا ثواب

حضرت زینبؓ (زوجہ ابن مسعودؓ) سے مروی ہے کہ میں نے (حضرت بلالؓ سے) کہا کہ ذرا میرے لیے رسول پاکؐ سے معلوم کر لیں کیا مجھے شوہر اور ان کی اولاد پر خرچ کرنے کا کچھ ثواب ملے گا اور میرے متعلق نہ بتانا۔ زینب کہتی ہیں وہ گئے اور پوچھا کون ہے۔ کہا گیا کہ زینب ہے تو آپؐ نے پوچھا کون زینب۔ کہا عبداللہ کی بیوی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اس کو دگنا

Marfat.com

ثواب ملے گا ایک رشتہ داری کا دوسرا صدقہ کا۔ ایک روایت میں ہے کہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے تقریر کی کہ اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیوروں سے ہی۔ تمہاری اکثر تعداد جہنم میں جائے گی۔ تو زینب آئی اور پوچھا کہ میرے شوہر غریب ہیں میں اسے دے سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم کو دوگنا ثواب ملے گا۔ (طحاوی شریف جلد ۱ ص ۳۰۸)

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جو زینب کے شوہر تھے غریب تھے۔ بیوی مالدار تھی اور ابن مسعود کی پہلی بیوی سے اولاد بھی تھی وہ زینب ہی کی پرورش میں تھے۔ انہوں نے سوچا کہ یہ تو گھر کے لوگ ہیں ان کو خرچ کرنے کا کیا ثواب ملے گا۔ اس وجہ سے آپؐ سے معلوم کیا تو آپؐ نے فرمایا ثواب ہی نہیں بلکہ دوگنا ثواب ملے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر شوہر پر خرچ کرے گی اور ان کو گھریلو مسئلہ میں خرچ کرنے دے گی تو اس کا ثواب بیوی کو اوروں کے مقابلہ میں زائد ملے گا۔ اسی طرح سوتیلی اولاد پر بھی خرچ کرنے کا ثواب دگنا ملے گا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج سوتیلی اولاد کے ساتھ نہایت ہی ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کی حق تلفی کی جاتی ہے بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اپنی اولاد کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں دی جاتی تو یہ بہت ہی بری بات ہے۔ سوتیلی اولاد کو تکلیف دینا گناہ کبیرہ ہے۔ عموماً اس میں عورتیں گرفتار ہیں کل قیامت میں بڑی سخت سزا ہوگی۔ اپنی اولاد سے زیادہ ان کے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

سائل کو ضرور کچھ دے دے خواہ معمولی چیز ہو

حضرت ام بجید ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پاکؐ سے پوچھا کبھی سائل دروازے پر آ کھڑا ہوتا ہے اور اسے دینے کو کچھ نہیں پاتی۔ تو آپؐ نے فرمایا اگر سوائے جلے کھر کے کچھ نہ پاؤ تو اس کے ہاتھ میں وہی دے دو۔ (ترغیب ج ۲، ص ۲۳)

فائدہ: تاکید ہے کہ کسی سائل کو گھر کے دروازے سے واپس نہ کیا جائے۔ وہ ضرورت کی کچھ امید لے کر آیا ہے، معمولی چیز کے علاوہ کوئی چیز دینے کے لائق نہ ہو تب بھی وہی معمولی چیز دے دو تاکہ خالی ہاتھ واپس نہ جائے۔ مثلاً دس بیس پیسے چونی اٹھنی دے دے۔ بچی ہوئی روٹی بچا ہوا کھانا دے دے۔ پکا نہ کچا سہی تازہ نہ ہو باسی سہی۔ نہ معلوم اسے دوسرے گھر میں کچھ نہ ملے اس غریب کو کیسی پریشانی ہوگی کہ وہ بالکل محروم اور نامراد ہو کر لوٹے۔

اپنی جانب سے تو اسے کچھ دے دے خدانخواستہ اگر وہ معمولی سمجھ کر نہ لے تو کبیدہ خاطر نہ ہو۔ بسا اوقات صدقہ خیرات دنیا میں بھی بڑے اچھے نتائج لاتا ہے۔

آج دے کر خدائے پاک کے خزانہ میں جمع کر لو۔ کل کو نفع کے ساتھ ملے گا۔

Marfat.com

صدقات کی ترغیب پر عورتوں کے صدقہ کا ایک واقعہ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں آپؐ کے ساتھ میں عید میں حاضر ہوا۔ خطبہ سے پہلے عید کی نماز ہوئی بلا اذان و اقامت کے نماز ختم ہوئی تو آپؐ حضرت بلالؓ کے سہارے کھڑے ہوئے۔ حمد وثنا کے بعد وعظ فرمایا نصیحت فرمائی اور ان کو اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر عورتوں میں تشریف لے گئے۔ حضرت بلالؓ بھی ساتھ تھے۔ وعظ فرمایا خدا سے ڈرنے کا حکم دیا اور ان کو نصیحت فرمائی۔ طاعت کی جانب ابھارا اور فرمایا تم عورتیں صدقہ و خیرات کرو۔ تم جہنم میں زیادہ جلوگی۔ ایک عورت نے پوچھا یہ کیوں اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا تم لوگ کوستی زیادہ ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ چنانچہ عورتوں نے اپنے زیوروں کو، ہاروں کو، بندوں کو، انگوٹھیوں کو نکال کر حضرت بلالؓ کے کپڑے پر پھینکنا شروع کر دیا۔ ان کو راہ خدا میں دے دیا۔

(بخاری ص ۱۳۳، مسلم ۲۸۹، ۳۱۷)

فائدہ: ان عورتوں میں کس درجہ خوف خدا اور خدا کے رسول کی محبت اور جہنم کا کس قدر خوف تھا۔ آپ کی ترغیب صدقہ پر اپنے محبوب زیورون کو راہ خدا میں نچھاور کرنے لگیں۔ کیا آج کل کی عورتیں ایسا کر سکتی ہیں؟ اگر یہ نہیں کر سکتیں تو جو ضرورت سے زائد کپڑے بکس میں رکھے سڑتے رہتے ہیں وہی مساکین وغیرہ میں خیرات کر دیں۔ صدقہ خیرات کی عادت ڈالیں۔ آسان طریقہ ہے کہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ راہ خدا میں دیتی رہیں۔ کبھی کپڑا دے دیا۔ عادت بنالیں جب نیا سلے تو پرانا خیرات کر دیں۔ کھانا وغیرہ غرباء مساکین بیواؤں میں بھیجتے رہا کریں۔ دین داروں کی دعوت کر دیا کریں اور اگر ان امور میں ان کو استطاعت نہ ہو تو شوہروں سے پوچھا کریں تب بھی ثواب پائیں گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو صدقہ خیرات کرنے کی جانب رغبت کرنی چاہیے۔ تاکہ جہنم اور عذاب دوزخ کے درمیان یہ خیرات آڑ اور روک ہو جائیں۔ عذاب دوزخ سے بچنے کا ایک اہم ذریعہ صدقہ خیرات ہے۔ اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق جو ہو سکے کرتی رہے۔

اپنی مطلقہ یا بیوہ لڑکی پر خرچ

سراقہؓ بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم کو افضل ترین صدقہ نہ بتا دوں۔ تیری بیٹی جو تیری طرف لوٹ کر آ گئی ہے۔ (طلاق یا بیوہ ہونے کی وجہ سے یا شوہر کے ناراض اور بھگا دینے کی وجہ سے) جس کا تمہارے علاوہ کوئی کمانے والا نہ ہو۔ اس پر خرچ کرنا بہترین

Marfat.com

صدقہ ہے۔(مشکوۃ ص ۴۲۵، ابن ماجہ ص ۲۶۱)

فائدہ: پریشان حال، جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ اس پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔ مطلقہ لڑکی یا بیوہ (جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو) پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اب اس بیچاری کا کون پرسان حال ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کی فریادرسی کرے اس کے لیے بہتر درجے مغفرت کے لکھے جاتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اس سے زیادہ کون غمزدہ اور مصیبت زدہ ہو گی کہ ظاہر سہارا جو تھا وہ ٹوٹ گیا۔ جس سے جوڑا گیا تھا وہ رشتہ ٹوٹ گیا۔

خدانخواستہ ایسی نوبت آ جائے کہ اس کی لڑکی کو شوہر طلاق دے دے یا اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو اسے اپنے گھر بلا کر اسے آرام پہنچائے۔ اور جب مصلحت ہو اس کی شادی کر دے۔ اگر شادی کسی مصلحت کی وجہ سے مناسب نہ ہو۔ یا شادی عرف و ماحول کی وجہ سے نہ ہو سکے تو اس پر لعن طعن نہ کی جائے نہ اسے منحوس کہا جائے اور نہ ہی کوسا جائے۔ بلکہ اسے اپنے لیے خیر و برکت کا ذریعہ سمجھا جائے کہ خدا نے صدقہ خیرات کا موقع دیا اور اس کا ثواب عام صدقات سے دگنا دیا۔

اگر والدین نہ ہوں جس کی وجہ سے بھائیوں کے ذمہ پڑ جائے تو بھائیوں کو بھی چاہیے وہ اسے حسن سلوک کے ساتھ رکھیں اپنی اولاد کی طرح دیکھیں اس پر بلا رنج کے بخوشی خرچ کریں کہ خدائے پاک نے دگنا ثواب پانے کا موقع دیا۔ بہنوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھائی کے ساتھ رہنے کو برداشت کریں۔ کمی بیشی پر بخوشی صبر کریں اور ہنسی خوشی اخلاق کے ساتھ عبادت کرتے ہوئے زندگی گزار دیں۔

رشتہ داروں پر صدقہ خیرات کا ثواب

حضرت سلمان ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا، صدقہ کا ثواب ہے اور رشتہ داروں پر کرنا صدقہ اور صلح رحمی دونوں کا ثواب ہے اور ابن خزیمہ میں ہے کہ رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں کا ثواب ہے اور ابن خزیمہ میں ہے کہ رشتہ دار پر صدقہ دو۔ صدقہ ہے خیرات کا اور صلہ رحمی کا۔ (ترغیب ج ۲، ص ۱۷)

فائدہ: حدیث پاک میں رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کو دوگنا ثواب بتایا گیا ہے۔ چونکہ اس میں صدقہ کے ساتھ قرابت کی رعایت بھی ہے۔ حدیث پاک میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ عموماً رشتہ داروں کے چونکہ احوال معلوم ہوتے ہیں اور ان میں بعض

Marfat.com

اوقات گھریلو زندگی کے اختلافات بھی رہتے ہیں۔اس لیے ان پر خرچ کرنے سے طبیعت گریز کرتی ہے۔اس میں نفس کی مخالفت بھی ہے۔

عموماً عورتیں قریبی رشتہ داروں کے احوال سے بعض اختلافات کی بنا پر صدقہ خیرات نہیں کرتی سو یہ گھاٹے کی بات ہے۔ان شیطانی اور نفسانی خیالات کو چھوڑ دیں اور محض اللہ کی رضا کے لیے رشتہ داروں پر حسب وسعت صدقہ خیرات کا سلسلہ جاری رکھیں۔خدا نے چاہا تو اس کا صلہ اس دنیا میں بھی بہتر نظر آئے گا۔

پڑوسیوں کی رعایت اور ان پر صدقہ خیرات کا حکم

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ! جب تم گوشت پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اپنے پڑوسی کو دو۔(ادب مفرد صفحہ ۲۵)

فائدہ: پڑوسیوں کی رعایت ان کی خبر گیری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بکثرت روایتیں ہیں۔افسوس آج کل کا ماحول بالکل ارشادات نبوی اور تعلیمات اسلام کے خلاف چل رہا ہے۔ اگر پڑوسی امیر طاقتور ماحول میں معزز ہے خواہ اسلام وتقویٰ کی زندگی سے عاری ہو تو اس کے ساتھ لوگ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔اگر ماحول میں کچھ غریب ہے طاقتور نہ ہو۔علاقے کا نہ ہو۔ رشتہ ناطہ کا تعلق نہ ہو تو خواہ دین اسلام کے اعتبار سے بہتر ہو۔تو عموماً اسے نیچا سمجھ کر تکلیف دہ برتاؤ کرتے ہیں حسنِ سلوک کا برتاؤ دور کی بات ظلم و تشدد تکلیف پہنچاتے ہوئے فاسقانہ جملے''اور غضب خدا کو بھڑکا دینے والے'' جملے کہتے ہیں۔کیا کرلیں گے کون ہے ان کا۔اللہ اللہ کیسا ظالمانہ و جابرانہ جملہ ہے۔ارے کوئی نہیں اللہ پاک تو ہے جس نے پیدا کیا اور یہاں لا بسایا وہ تو اس کا محافظ نگہبان اور وکیل ہے۔آپ ؐ نے پڑوسی کے ساتھ رعایت کا حکم دیا ہے۔کوئی اچھی چیز یا عموماً جو روزانہ نہیں پکتی وہ پکے تو اسے دینے کی تعلیم ہے۔مثلاً اسی ماحول میں پائے پکے' رساولی چاول' کھیر وغیرہ پکے۔اسی طرح موسمی چیز پکے تو اس موقع پر خیال رکھے۔اس سے حسن تعلقات کی وجہ سے بہت سی نامناسب باتیں درگزر اور برداشت کرلی جاتی ہیں اور ثواب الگ ملتا ہے اور کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

صدقہ جاریہ اور اس کی اہمیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ؐ کا ارشاد ہے کہ آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے

Marfat.com

کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے۔ تیسرے صالح اولاد جو اس کے لیے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۲' ادب مفرد صفحہ ۲۵)

فائدہ: آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل چونکہ ختم ہو جاتا ہے اس لیے ثواب کا بھی سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر صدقہ جاریہ کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ ایسا صدقہ ہے جس کا نفع باقی رہنے والا ہے۔ مثلاً مسجد مدرسہ بنوا دیا یا کوئی دینی کام کے لیے جائیداد مکان وقف کر دیا۔

اگر خدائے پاک وسعت دے تو ایسا صدقہ ضرور کر لے۔ بعض عورتوں کے پاس کافی مال ہوتا ہے بڑی جائیداد ہوتی ہے مرنے کے بعد آل اولاد رشتہ دار اگر دین دار نہ ہوں تو گناہوں کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔

اگر جائیداد ہو مدرسہ مسجد میں وقف کر دیں مال ہو تو مدرسہ مسجد وغیرہ میں کوئی تعمیر کرا دیں تو بڑے نفع کی بات ہوگی کہ اس کے ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

عموماً آدمی کو ایسی ہی نیکی کرنی چاہیے جس سے ثواب کا سلسلہ نسلاً بعد نسلاً چلتا رہے۔ تاکہ مرنے کے بعد جب اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جائے تو اس صدقہ جاریہ کا ثواب اس سے چلتا رہے۔ دنیاوی تجارت میں یہ چاہتا ہے کہ ایسا کام ہو جس سے نفع کا سلسلہ ہمیشہ رہے اسی طرح ثواب میں بھی ایسا سلسلہ تلاش کرے جس کے ثواب کا سلسلہ چلتا رہے تاکہ مرنے کے بعد جب عمل صالح کرنے کا دروازہ بند ہو جائے تو اس کے ثواب کا دروازہ صدقہ جاریہ کی وجہ سے جاری رہے۔

کسی کو آگ یا ماچس وغیرہ دینے کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے آگ پر پکے پورے کھانے کا صدقہ کیا (یعنی اس کا ثواب پایا) (مجمع الزوائد ص ۱۳۶)

فائدہ: گھریلو زندگی کے اعتبار سے کبھی کبھی آگ ماچس برتن وغیرہ کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ وقت پر نہ ملنے سے بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ معمولی یا کم قیمت کی ہوتی ہے مگر بنیادی ضرورتوں میں ہوتی ہے۔ سو اس کے دینے کا اتنا بڑا ثواب ہے۔

بعض عورتیں بڑی بخیل طبع کی ہوتی ہیں۔ معمولی چیز شدت ضرورت کی وجہ سے مانگنے جاؤ جیسے آگ' ماچس کی تیلی' نمک' وغیرہ تو انکار کر دیتی ہیں اور بعض تو طعن آمیز جملہ کہہ دیتی ہیں۔ بڑی بری اور ثواب عظیم سے محرومی کی بات ہے۔ اسی طرح مہمان آ جانے پر کوئی تکیہ' بستر اور چارپائی مانگ لے یا چاقو کلہاڑی کدال وغیرہ حسب ضرورت مانگ لینے پر انکار کرنا

Marfat.com

ممنوع ہے۔ قرآن پاک میں خدائے پاک نے ایسے اخلاق سے منع فرمایا۔ قرآن پاک کی آیات میں ہے۔ وہ معمولی معمولی چیزوں کے دینے سے انکار کر دیتے ہیں کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی پاکؐ سے پوچھا وہ کیا چیزیں ہیں جس کا انکار درست نہیں۔ آپ نے فرمایا پانی آگ اور نمک۔ (حکام القرآن صفحہ ۲۱۳)

بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپؐ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جس کا آپس میں لینا دینا رائج ہو۔ جیسے کلہاڑی' برتن ڈول اور جو اس کے مثل ہیں۔ لہٰذا ان چیزوں کا نہ دینا اور انکار کرنا شرعاً اور اخلاقاً دونوں بری بات ہے۔ (فتح القدیر جلد ۵' ص ۶۳۳)

شوہر کے مال سے صدقہ خیرات کا ثواب

نبی پاکؐ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے گھر (کا مال) صدقہ کرے تو اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ دونوں میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔ شوہر کو کمانے کا اور عورت کو خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ترغیب جلد ۲' صفحہ ۳۳' بخاری صفحہ ۱۹۲)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ گھر میں کھانا وغیرہ جو بنتا ہے۔ وہ شوہر ہی کے مال سے بنتا ہے۔ اب یہ کھانا وغیرہ عورت شوہر کی عام اجازت سے کھلا دے۔ کوئی فقیر سائل آ جائے اسے دے دے۔ اسی طرح سالن روٹی وغیرہ بچ جائے پڑوسی وغیرہ کو دے دے تو اس میں جہاں مرد کو ثواب ملتا ہے کہ اس کی رقم سے یہ تیار ہوا ہے وہاں عورت کو بھی ثواب ملتا ہے۔ اس طرح گھریلو کوئی سامان جس کی اب کوئی خاص ضرورت نہیں اور دینے سے شوہر کو ناراضگی بھی نہ ہو عورت دے دے اور صدقہ کر دے تو اس کو بھی ثواب ملے گا۔

اسی حدیث پاک میں اس کی تاکید ہے کہ عورت ان اشیاء کو جو شوہر کی رقم سے بنے ہوں اور اس کے صدقہ خیرات کرنے کا عام ماحول ہو اور شوہر کی ناراضگی بھی نہ ہو تو عورتوں کو چاہیے کہ صدقہ و خیرات کر دیا کریں اس میں ہر ایک کو ثواب ملے گا۔ یہ نہ سوچے کہ جس کا ہے اسی کو صرف ثواب ملے گا۔

احسان اور بخشش کرنے والے کا شکریہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جسے کچھ دیا گیا اسے گنجائش ہو تو وہ بھی اسے دے۔ اگر نہ پائے تو اس کی تعریف ہی کرے۔ جس نے تعریف کی گویا اس نے شکر ادا کر دیا اور جس نے چھپایا (تعریف تک نہ کی) اس نے گویا ناشکری کی۔ (ترغیب جلد ۲' ص ۴۴)

Marfat.com

فائدہ: اگر کوئی شخص کسی کو کچھ دے خواہ اولاد ہو یا بھائی بہن رشتہ دار ہو تو چاہیے کہ دینے والے کو بھی یہ کچھ نہ کچھ پیش کرے۔ اگر نہ پیش کر سکے تو اس کی تعریف کرے اسے اچھے کلمات سے یاد کرے۔ مثلاً انہوں نے ہماری بڑی خیر خواہی کی۔ انہوں نے کرم فرمائی کی۔ انہوں نے ہمیں دیا وغیرہ۔

عموماً عورتیں دینے والی کی تعریف یا اچھے کلمات سے ان کو یاد نہیں کرتیں۔ چھپا دیتی ہیں بلکہ الٹے کہتی ہیں کہ کیا دیا۔ ہم کو کسی نے کچھ نہیں دیا۔ یہ ناشکری کی بات ہے۔ خدا رسول کو پسند نہیں۔ جو بھی دے اس کا احسان ماننا چاہیے اور اس کا زبان سے بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس نے کسی کو کچھ دیا اور اس نے جزاک اللہ خیر کہہ دیا تو گویا کہ اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے احسان کا ذکر کیا اس نے شکر کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو بندہ کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا کا شکر گزار بھی نہیں ہوتا۔ (ترغیب جلد ۲، ص ۷۷،۷۸)

اکثر و بیشتر عورتوں کے ماحول میں دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی سے کوئی بھلائی پہنچے، کوئی چیز ملے تو لے کر رکھ لیتی ہیں۔ اس کی تعریف اور اس کا ذکر خیر نہیں کرتیں۔ اولاً اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور بھلائی کرنے والے کو جزاک اللہ، خدا تم کو جزائے خیر دے کہنا چاہیے کہ یہ اس کے حق میں دعائے خیر ہے۔

عورت گھر میں سے کچھ خرچ کرے تو اس کو بھی ثواب

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا عورت جب بلا اسراف و نقصان پہنچائے شوہر کے گھر کے کھانے پینے کی چیزوں کو صدقہ خیرات کر دے تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کہ اس نے کمایا ہے ثواب ملے گا اور دینے والے خادم کو بھی ثواب ملے گا اور ایک دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (بخاری صفحہ ۱۹۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا بغیر شوہر کے حکم دیے بھی جو عورت اس کی کمائی سے خرچ کرے تو اس پر بھی اسے آدھا ثواب ملے گا۔ (مسلم جلد ۲، ص ۳۳۰، کنز جلد ۱۶، صفحہ ۴۰۶)

فائدہ: اس حدیث پاک میں عورت کو گھر سے شوہر کے مال سے خرچ کا ثواب ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ کسی کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ یا کسی کی دعوت کی جاتی ہے تو مال اگر چہ شوہر کا ہوتا ہے مگر چونکہ عورت کھانا بناتی ہے۔ عورت کی محنت ہوتی ہے تو اسے بھی پورا ثواب ملتا ہے۔ کس قدر اللہ کا

Marfat.com

فضل ہے کہ ہر ایک کو نوازا خادم اور دستر خوان پر لا کر کھلانے والے کو بھی ثواب دیا۔ لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ دوسروں کو کھانا کھلانے کے لیے جب کھانا بنایا جائے، کوئی مہمان وغیرہ آ جائے اس کے لیے یومیہ سے زائد کھانا بنانے کی نوبت آ جایا کرے تو کلفت نہ محسوس کرے کدورت ظاہر نہ کرے، خوشی خوشی بنائے اور ثواب پائے، اسی طرح جو سالن روٹی وغیرہ بچ جائے، اسے پڑوسی یا اور کسی کو دے دو گی تو اس کا بھی نصف ثواب ملے گا۔ اس قسم کی اجازت عموماً شوہر کی جانب سے ہوتی ہے لہٰذا ہر بار اجازت کی ضرورت نہیں۔ اپنی صواب دید پر دے دیا کرو۔

تم نہیں دو گی تو خدا بھی نہیں دے گا

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے نبی پاکؐ نے فرمایا خرچ کرتی رہو اور گن کر مت رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن کر دیں گے۔

فائدہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں اور عبداللہ بن زبیر کی والدہ۔ قریب ایک سو سال کی عمر پائی۔ بڑی عابدہ زاہدہ اور خرچ کرنے والی تھیں۔ ان کو آپؐ نے صدقہ و خیرات کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا۔ خوب خرچ کیا کرو۔ گن گن کر مال جمع کرنے کے پھیر میں مت رہنا۔ بسا اوقات جمع کیا ہوا مال اپنی ذات پر تو خرچ نہیں ہو پاتا اور دوسروں کے پلے پڑ جاتا ہے اور وہ اسے بے دریغ اسراف سے خرچ کرتا ہے اور ثواب پہنچانے کی صورت نہیں اختیار کرتا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ برزخ میں افسوس و حسرت کرتا رہتا ہے۔ کاش میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا تو آج اس کا بدلہ پاتا اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خیرات کرتے وقت گن گن کر مت دو کہ کہیں زیادہ نہ ہو جائے۔ بلکہ خوب دو اور اس کے شمار کو مت دیکھو۔ دل کھول کر دو اور اس کا حساب مت رکھو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدائے تعالیٰ بھی تم کو بے حساب دے گا۔ اگر بخل اور کمی کے ساتھ دو گی تو خدائے تعالیٰ بھی کمی کے ساتھ دے گا۔ دیکھ لو تمہارا کس میں فائدہ ہے۔

احسان جتلانے سے صدقہ خیرات کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے

اے ایمان والو! اپنے صدقہ و خیرات کا ثواب احسان جتلا کر یا اسے تکلیف دہ بات کہہ کر ضائع اور برباد نہ کرو۔ (سورۃ البقرہ)

فائدہ: کسی کو کچھ دیا یا اس کے ساتھ کوئی بھلائی اور نیکی کی۔ پھر کسی موقع پر احسان جتلایا مثلاً اس طرح کہا ہم نے تمہارے ساتھ یہ یہ کیا۔ اتنا اتنا دیا۔ ہم نہیں دیتے تو تم کو ہاتھ پسارنا پڑتا۔ ہم

Marfat.com

نے دیا تو کام چلا۔ نہ دیتے تو پھرتے رہتے۔ اس میں احسان جتلانا اور باتوں کے ذریعے سے اسے تکلیف بھی پہنچانا ہے۔ اس طرح کہنے سے صدقہ و خیرات کا ثواب جو خدائے تعالیٰ کے یہاں سے ملتا وہ برباد ہو جاتا ہے۔

ابن منذر نے حضرت ضحاکؒ سے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے جس نے کسی کو کچھ دیا پھر اس کا احسان جتلایا جسے دیا تھا اسے تکلیف دی۔ (یعنی طعن کیا' کوئی چبھتا جملہ کہہ دیا) تو اس کا سارا ثواب بیکار اور رائیگاں جائے گا۔ (الدر المنثور جلد ۲ ص ۴۴)

عورتوں میں عموماً یہ بات اور عادت ہوتی ہے اول تو وہ کسی پر احسان اور صدقہ خیرات نہیں کرتی اللہ کے واسطے کسی کو دیتی نہیں ہیں۔ اگر کبھی کسی کو کچھ دیتی ہیں تو مخالفت پر لڑائی جھگڑے کے موقع پر ان کی جانب سے کوئی فائدہ پہنچنے کی صورت میں طعنہ دے دیتی ہیں۔ احسان جتلا دیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ میں نے ٹھیک کیا کہ کہہ دیا۔ حالانکہ اپنی ساری نیکی جو اس سے ملی تھی اس کو ضائع اور برباد کر دیا۔ پیاری ماؤں اور بہنو! کسی پر بھلائی کرو اللہ کے لیے کرو بدلہ کے لیے نہ کرو۔ احسان کر کے بھول جاؤ کبھی احسان مت جتلاؤ۔ بدلہ کی امید ہرگز مت رکھو کہ نہ ملنے پر احسان جتلانے کی نوبت آئے۔ آج دنیا میں احسان مت جتلاؤ تا کہ کل قیامت میں ثواب پاؤ۔

عورتیں جہنم میں زائد ہوں گی

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں رہنے والی عورتیں کم ہوں گی۔ (یعنی مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زائد جائیں گی) (بخاری ج ۲' ص ۹۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں بیشتر فقراء کو پایا اور جہنم کو دیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔

(بخاری جلد ۲' صفحہ ۹۸۳' مسلم جلد ۲' صفحہ ۲۵۲)

فائدہ: بکثرت احادیث پاک میں یہ وارد ہے کہ آپؐ نے جہنم کو جب متعدد مواقع پر دیکھا تو جہنم میں عورتوں کو زائد پایا۔ مردوں کے مقابلہ میں عورتیں جہنم میں زائد نظر آئیں۔ ایسا کیوں؟ حدیث پاک میں آپؐ سے خود اس کی وجہ منقول ہے کہ جہنم میں زائد ہونے کی وجہ سے ان کی زبان کی بے احتیاطی ہے۔ لعن طعن کرنا' کوسنا' زہر آلود گفتگو کرنا' برا بھلا جس طرح چاہے کہہ دینا۔ طعنہ دینے میں' کوسنے میں کسی کا کوئی لحاظ نہ کرنا اور شوہر کی ناشکری کرنا' ماضی میں خواہ شوہر کی جانب کھانے کپڑے اور دیگر خواہش کے امور میں کتنی ہی رعایت کی گئی ہو مگر کبھی

Marfat.com

اختلاف ہو جائے لڑائی کی نوبت آ جائے تو کہہ دیتی ہے کیا دیا۔ کبھی چین و سکھ کی زندگی کو نہیں پایا۔ پیاری ماؤں اور بہنو! ہرگز ایسا جملہ نہ نکالو۔ یہ شیطانی جملہ غضب خداوندی کا باعث اور جہنم میں ڈالنے والا ہے۔

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی وجہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ کس وجہ سے؟ آپؐ نے فرمایا ناشکری کی وجہ سے۔ پوچھا گیا خدا کی ناشکری کی وجہ سے؟ آپؐ نے فرمایا شوہر کی ناشکری کی وجہ سے ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری جلد ۲ ص ۷۸۳)

فائدہ: متعدد احادیث پاک میں آپؐ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے جہنم کو دیکھا تو اس میں اکثر امراء اور زیادہ تر عورتوں کو پایا۔ اس کا سبب آپؐ نے خود بیان فرمایا کہ اکثر عورتیں شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور شوہر کے احسان کو ذرا سی بات پر بھول جاتی ہیں۔ یعنی ناشکری اور احسان فراموشی کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایسی عورتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کپڑوں کے بارے میں پوچھو تو کہیں گی صرف دو چیتھڑے ہیں جوتی کا کہیں گی صرف دو لیتھڑے ہیں برتنوں کا پوچھوں تو کہیں گی صرف دو ٹھیکرے ہیں۔

اے پیاری ماؤں اور بہنو! ان دونوں چیزوں سے توبہ کرلو۔ اللہ پاک نے جیسا شوہر مقدر کیا ہے اگر اس سے تکلیف اور پریشانی ہو تو صبر اور شکر کی زندگی گزار لو۔ ساری خواہش دنیا میں پوری نہیں ہوتی اور شوہر کی جانب سے جو مل جائے اس کی قدر کرو۔ کبھی بھول سے بھی نہ کہو کہ ہم کو کیا ملا۔ ہم کو آرام نہیں پہنچا' بلکہ یہ کہو اللہ کا شکر ہے جو کچھ ملا جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا سب ٹھیک ہے۔ اے اللہ! شکر تیرا شوہر سے کہو جو آپ نے دیا بہتر دیا اچھا دیا ہمیں اعتراف ہے قدر ہے تاکہ کل جہنم میں جانے کا باعث نہ ہو۔

عورتیں جہنم میں جانے سے کیسے بچیں گی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول پاکؐ کے ساتھ عید کے دن تھا۔ آپ نے بلا اذان و اقامت کے خطبہ سے قبل نماز پڑھی۔ پھر حضرت

Marfat.com

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگائے ہوئے (وعظ میں) خدا سے تقویٰ کا حکم دیا اور اس کی اطاعت کی جانب رغبت دلائی۔ لوگوں کو نصیحت کی۔ پھر عورتوں کی جانب تشریف لے گئے ان کو وعظ و نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا تم صدقہ خیرات کرو۔ اس لیے کہ تم جہنم میں زائد جلنے والی ہو۔ عورتوں کے بیچ سے ایک ضعیف کمزور اٹھی جس کے گال پچکے ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اس وجہ سے کہ تم عورتیں شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو پس عورتیں اپنے اپنے زیوروں کو صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلالؓ کے کپڑے میں کان کے بندے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔ (مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۹)

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عورت کی ناشکری کی تلافی یا وہ امور جن کی وجہ سے جہنم کا استحقاق ہو جاتا ہے صدقہ و خیرات سے اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔ یقیناً صدقہ خیرات ان عظیم ترین نیکیوں اور اعمال صالحہ میں سے ہے جس کی وجہ سے جہنم سے چھٹکارا اور نجات مل سکتی ہے۔ ہر ایک عمل کی خاصیت ہوتی ہے یعنی اس عمل کا بعض چیزوں پر خاص اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ لاحول ولاقوۃ کی کثرت سے رنج کا دور ہونا۔ استغفار سے روزی میں برکت۔ حسن سلوک سے عمر میں برکت۔ سورہ ملک سوتے وقت پڑھنے سے عذاب قبر سے نجات چاشت سے روزی میں برکت درود پاک کی کثرت سے قیامت میں آپؐ کا قرب نصیب ہونا وغیر ذالک۔

اسی طرح صدقہ خیرات سے غضب خداوندی کا ٹھنڈا ہونا اور جہنم سے نجات ملنا' آنے والی بلاؤں کا دور ہونا وابستہ ہے۔ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپؐ نے اہتمام سے فرمایا ایک کھجور کی گٹھلی ہی سہی خیرات کر کے جہنم کی آگ سے بچو۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر آگ سے بچو۔ یقیناً نماز اہم ترین عبادات میں سے ہے۔ اس کا ثواب بہت ہے مگر صدقہ خیرات کو بلاؤں مصائب اور جہنم سے نجات میں ایک خاص اثر ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔ صدقہ خیرات ستر بلاؤں اور مصائب کو دور کرتا ہے۔ اس میں کم درجہ جذام اور برص ہے۔ (جامع صغیر صفحہ ۳۱۷)

ایک حدیث میں ہے صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

ایک حدیث میں ہے صدقہ خدا کے غصہ اور غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ (ترغیب ۱۲)

ایک حدیث میں ہے صدقہ جہنم سے حجاب ہے۔ (ترغیب صفحہ ۱۷)

ایک حدیث میں ہے صدقہ جہنم سے چھٹکارا ہے۔ (ترغیب جلد ۲ صفحہ ۲۰)

اسی وجہ سے آپؐ نے عورتوں کو جہنم سے خلاصی کے لیے صدقہ خیرات کرنے کی

Marfat.com

ترغیب دی ہے۔ چنانچہ آپؐ کے زمانہ کی عورتوں نے اسے سمجھا اس لیے انہوں نے اپنے زیورات تک راہ خدا میں خرچ کر دیے۔

ہمارے ماحول میں عورتوں کا مزاج بالکل صدقہ خیرات کا نہیں ہے۔ شیطان کہاں چاہتا ہے کہ عورتیں جہنم سے چھٹکارا پائیں اس لیے ان کو صدقہ و خیرات کرنے نہیں دیتا۔ صدقہ کی کوئی مقدار متعین نہیں جو بھی ہو سکے جتنا بھی ہو سکے برابر کرتی رہے۔ اپنا کپڑا' جوڑا وغیرہ اچھی حالت میں ہو کسی کو دے دیا۔ پاس میں نہ ہوا تو شوہر سے مانگ کر کسی کو دے دیا۔ آج صدقہ جو کچھ ہو سکے کرلو۔ کل جہنم سے بچ جاؤ گی اور جنت کے مزے لوٹو گی۔

پڑوسی کو پریشان کرنے کی وجہ سے جہنم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا فلاں عورت نماز' خیرات اور روزہ بکثرت رکھتی ہے ہاں مگر اپنی زبان سے پڑوسی کو تکلیف دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جہنم میں ہو گی۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۲۴' ترغیب صفحہ ۳۵۶)

فائدہ: پڑوسیوں کے حقوق اور اس کی رعایت کے متعلق قرآن پاک اور احادیث پاک میں بڑی اہمیت اور تاکید منقول ہے اور اسے تکلیف دینے اور ستانے پر سخت وعید منقول ہے۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کے دن سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش کیا جائے گا۔ (ترغیب صفحہ ۳۵۴)

ایک حدیث میں ہے جس نے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی۔

ایک حدیث میں ہے جس کے ضرر سے پڑوسی نہ بچ سکے وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (ترغیب صفحہ ۳۵۲)

ایک حدیث میں ہے پڑوسی کے ساتھ برائی قیامت کی علامت ہے۔ (ابن ابی الدنیا صفحہ ۳۴۲)

امام غزالی فرماتے ہیں کہ پڑوسیوں کا حق صرف یہی نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تکلیف کو برداشت کیا جائے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ جانتے ہو پڑوسی کا کیا حق ہے۔ (وہ یہ ہے کہ) اگر تجھ سے مدد چاہے تو اس کی مدد کر۔ قرض مانگے تو اسے قرض دے۔ اگر محتاج ہو تو اس کی اعانت کرے۔ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دے اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کرے۔ بغیر اس کی اجازت کے اس کے مکان کے پاس اپنا مکان اونچا نہ کرے جس سے اس کی ہوا رک جائے۔ اگر کوئی پھل خریدے تو اس کو بھی ہدیہ دے۔ اگر نہ ہو سکے تو پھل پوشیدہ گھر میں لا کر دے کہ وہ نہ دیکھے اور اس کو تیری

Marfat.com

اولاد لے کر باہر نہ نکلے تاکہ پڑوسی کے بچے اسے دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں۔ اپنے گھر کے دھوئیں سے اس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (فضائل صدقات صفحہ ۱۰۶)

ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت جنت میں جائے گی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت جنت میں جائے گی اور باقی جہنم میں۔ (ابوالشیخ، کنز العمال صفحہ ۱۶۵)

فائدہ: اللہ اللہ خدا کی پناہ کسی قدر عورتیں جہنم میں جائیں گی۔ بڑی عبرت کی بات ہے۔ اس کی معقول وجہ یہ ہے کہ سیدھی سادھی کمزور عقل اور دین اور شریعت کے امور میں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے شیطان کے جال اور اس کے مکر فریب جس سے وہ جہنم کا شکار کرتا ہے عورتیں زیادہ پھنس جاتی ہیں۔ نفس کے حظ اور مزے میں گرفتار ہو کر گناہ میں مبتلا رہتی ہیں۔ گناہ کا احساس نہیں ہوتا اس لیے توبہ اور استغفار بھی صدق دل سے نہیں کرتیں۔ عموماً نیکیوں کے مقابلہ میں گناہ کی باتیں زیادہ صادر ہوتی ہیں۔ عورتوں کے ماحول میں جو گناہ رائج ہیں اس میں سے کچھ ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ خوش نصیب عورتیں ان اعمال و امور سے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں بچ سکیں۔

۱: مزاروں پر جانا اور وہاں دھاگا چھلے باندھنا۔

۲: مزاروں پر جانا اور ان سے مرادوں کو مانگنا۔ یہ دونوں گناہ ہی نہیں شرک ہیں۔

۳: عرس اور مزارات مقدسہ پر جانا مثلاً اجمیر جانا۔ حاجی علی کے مزار پر جانا۔
حدیث پاک میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۴: فال کھولنا: تعویذ گنڈے والوں کے پاس جا کر فال کھلواتی ہیں کہ گھر میں برکت نہیں۔ شوہر ناراض رہتے ہیں۔ دکان نہیں چلتی۔ طبیعت خراب رہتی ہے وغیرہ باتوں میں فال کھلواتی ہیں جو سراسر ناجائز اور حرام ہے۔
ان جاہل تعویذ گنڈے والوں کو کہاں غیب کا علم۔ صرف لوگوں کو ٹھگنے کے لیے واہی تباہی غلط باتیں بتا دیتے ہیں۔

۵: ہر پریشانی اور نقصان میں جنات و آسیب کا اثر جاننا اور اس کے دفاع کے لیے واہی تباہی تعویذ گنڈے والوں کے پاس جانا اور ان سے خلاف شرع نقش وغیرہ حاصل کرنا۔

۶: بلا وجہ جادو، سحر، کرتب، ٹوٹکا کا واہی تباہی عقیدہ رکھنا۔ خدانخواستہ واقعی آسیب و سحر کا اثر ہو اور کسی صالح نیک آدمی جو اس فن سے واقف ہو سے اس کی تحقیق ہو تو پھر قرآن و حدیث میں جو دعائیں ہیں ان سے شفا حاصل کرے یا کسی صالح آدمی سے مشروع تعویذ کر لے۔

Marfat.com

واہی اور غلط تعویذات اور عملیات میں پڑ کر عقیدہ فاسد نہ کرے اور ایمان نہ کھوئے۔ عموماً عورتیں تعویذ گنڈے میں پڑ کر ایمان وعقیدہ فاسد کر بیٹھتی ہیں۔

۷: عورتیں عموماً قریبی رشتہ داروں سے کسی مخالفت اور باہم تنازع کی بنیاد پر کینہ بہت رکھتی ہیں۔ سلسلہ کلام وگفتگو اور ملاقات اور ملنا جلنا سب چھوڑ دیتی ہیں۔ حالانکہ نفسانی وجہ سے کسی مومن سے تین دن سے زائد سلام وکلام کو ترک کر دینا ناجائز ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق رکھے کہ اگر ملاقات ہو جائے تو یہ اس سے اعراض کرے اور وہ اس سے اعراض کرے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ (بخاری جلد ۲ ص ۸۹۷)

۸: لعن طعن کوسنا وغیرہ بہت کرتی ہیں۔ ذرا سی معمولی بات پر بھی لعن طعن لڑائی جھگڑا شروع کر دیتی ہیں حتی کہ اپنی اولاد تک کو کوستی رہتی ہیں جو ناجائز ہے۔ منع کرنے پر باز بھی نہیں آتی ہیں۔ اور کہتی ہیں دل جلتا ہے تو کہنا پڑتا ہے۔ اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں جلنا پڑے تو کیا جواب ہوگا۔

۹: اکثر عورتیں نماز چھوڑتی ہیں۔ کبھی بچوں کا بہانہ کبھی اور بہانے تراشتی رہتی ہیں۔ کچھ عورتیں پڑھتی ہیں تو وقت کا لحاظ نہیں کرتیں۔ کام میں لگی رہتی ہیں جب فارغ ہوتی ہیں تب پڑھتی ہیں۔ بڑی بری بات ہے تمام کام سے پہلے نماز پڑھنی چاہیے۔ اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے۔ اذان ہوتے ہی نماز کی عادت ڈال لیں دیر کرنے سے بسا اوقات مکروہ اور قضا کا وقت ہو جاتا ہے۔

۱۰: عموماً عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ فجر کی نماز پڑھتی ہی نہیں یا پڑھتی ہیں تو قضا کر کے پڑھتی ہیں۔ رات کو دیر سے سوتی ہیں اور دیر سے صبح کو جاگتی ہیں یہاں تک کہ سورج نکل جاتا ہے تب اٹھتی ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ حدیث پاک میں ہے اس وقت اٹھنے والے کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ کچھ عورتیں تو ایسی ہیں دیر سے اٹھتی ہیں اور نماز ایسے وقت میں پڑھتی ہیں کہ سورج کے نکلنے کا وقت ہوتا ہے۔ اکثر عورتیں صبح نماز کے وقت ہونے اور نہ ہونے کا خیال نہیں کرتیں۔ بس پڑھ لیتی ہیں خواہ نماز فاسد ہو یا صحیح اس سے مطلب نہیں۔

۱۱: عموماً عورتیں زیورات کی وجہ سے صاحب نصاب ہوتی ہیں۔ چونکہ نصاب اس دور میں چار ہزار پر پورا ہو جاتا ہے اور زیورات اس مقدار یا اس سے زائد ضرور ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود زکوۃ زیوروں کی نہیں نکالتی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ اکثر ان کے ہاتھ

Marfat.com

میں نقد روپیہ نہیں ہوتا۔ یہ عذر شرعاً معتبر نہیں۔ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لیے یا تو شوہر سے مانگ لیں یا ان سے کہہ دیں کہ وہ اتنی تعداد زیورات کی زکوٰۃ نکال دیں۔ جس طرح اور چیز حسب ضرورت مانگ کر پورا کر لیتی ہیں اس طرح یہ شرعی ضرورت بھی تقاضا اور مطالبہ کر کے پورا کر لیا کریں۔ اگر شوہر نہ دھیان دے تو اس فرض کو ادا کرنے کے لیے اور گناہ سے بچنے کے لیے کچھ زیوروں کو فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کریں یا زیورات کی مقدار نصاب سے کم کر لیں یا بیٹی وغیرہ کو دے دیں یا فروخت کر کے اپنی ضرورت میں خرچ کر لیں۔

۱۲: مال یا زیور کی وجہ سے عورتیں صاحب نصاب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتی ہیں۔ حالانکہ صاحبِ نصاب (جس کی مقدار اس زمانہ میں چار ہزار کے قریب ہے) ہونے سے قربانی کا ایک حصہ فرض ہو جاتا ہے۔ اس کوتاہی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے ہاتھ میں نقد روپیہ نہیں ہوتا۔ اس سے نہ زکوٰۃ نہ قربانی ساقط ہوتی ہے یا تو شوہر سے مطالبہ کر کے اپنے نام کی قربانی کرائے یا پھر زیور کی کچھ مقدار فروخت کر کے قربانی کرے۔ اسی طرح ہمیشہ کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ نصاب سے کم ہو جائے۔

مسئلہ: اگر زکوٰۃ' صدقہ فطر اور قربانی کی صورت نہیں بن پاتی۔ ادھر کسی مصلحت اور آئندہ وقتی ضرورت کی وجہ سے زیور کا رکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے تو پھر یہ حیلہ کرے کہ چاندی کو سونا بنائے اور سونے پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک کہ ساڑھے سات تولہ نہ ہو جائے۔ اسی طرح یہ فرائض ان کے ذمہ واجب نہ ہوں گے اور گناہ سے بچ جائیں گی۔ مزید اس قسم کے مسائل کسی اچھے عالم سے پوچھ لیا کرے یا مسائل کی کتاب میں دیکھ لیا کرے۔

۱۳: حیض ماہواری اور استحاضہ جو حیض کے علاوہ خون ہوتا ہے' اس کے متعلق مسائل نہ جاننے کی وجہ سے بڑی کوتاہی ہوتی ہے۔ حیض کے علاوہ استحاضہ (بیماری کی وجہ سے) کا جو خون نکلتا ہے' اس میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتی ہیں۔ استحاضہ میں بھی ماہواری کے خون کی طرح نماز چھوڑ دیتی ہیں۔ اس طرح کتنی فرض نمازوں کی تارک ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ حیض ماہواری کے علاوہ اگر کسی وجہ سے خون نکلے تو اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی پڑھنی پڑتی ہے۔ اس کے مسائل بھی باریک ہیں بہشتی زیور میں دیکھ کر عمل کریں یا کسی عالم سے معلوم کر لیا کریں۔ اس میں شرمائے نہیں۔ یہ شرم جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

۱۴: عورتیں غسل جنابت میں اکثر تاخیر کر دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ نماز قضا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر رات میں کسی وجہ سے ناپاک ہو گئیں غسل کی ضرورت پڑ گئی تو علی الصباح غسل کر کے

Marfat.com

صبح کی نماز نہیں پڑھتی ہیں بلکہ دن چڑھے غسل کرتی ہیں اور کسی بھی نماز کا قضا کر دینا وقت پر نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔ غسل کی ضرورت پر علی الصباح غسل کر کے صبح کی نماز کو وقت پر پڑھ لے غسل کا انتظام رکھنا واجب ہے۔ اس وقت ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو تو گرم پانی کا انتظام رکھنا واجب ہے تاکہ نماز وقت پر ادا کر سکے۔

۱۵: عموماً جب چند عورتیں جمع ہوتی ہیں تو ایک دوسرے کی غیبت، چغلی، شکایت، بے جا نامناسب باتیں بہت کرتی ہیں جو گناہ کی بات ہے۔ کسی کے متعلق ایسی بات جو اس کے سامنے نہ کہہ سکے پیٹھ پیچھے ذکر کرنا غیبت ہے۔ عموماً غیبت کا احساس نہیں ہوتا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن پاک میں اسے اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔ ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بدتر گناہ ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ اپنی مجلس میں غیبت چغلی شکایت کی باتیں نہ کریں اور نہ ہونے دیں۔ کوئی دوسری عورت کرے تو اٹھ جائے۔ ان امور سے بہت زیادہ احتیاط کرے یہ جہنم کے اعمال ہیں۔

۱۶: لڑنے اور جھگڑنے کا مادہ عورتوں میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ذرا سی معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر لڑنے لگ جاتی ہیں۔ لڑنا جھگڑنا اچھی بات نہیں ہے۔ چاہیے کہ برداشت کرے۔

۱۷: شوہر جس کی ماتحتی اور نگرانی میں زندگی وابستہ ہے۔ جس کا اکرام اس کے ذمہ واجب ہے، اس سے بھی منہ لگا لیتی ہے اور سوال جواب ہی نہیں جھگڑنے لگ جاتی ہے۔ حالانکہ شوہر اگر نامناسب بات کہہ دے تب بھی جھگڑنا نہیں چاہیے سن کر برداشت کرے۔ ہاں سنجیدگی اور ادب و اکرام سے یہ کہہ دے کہ آپ کا یہ کہنا مناسب نہیں۔ آپ کی بات بظاہر صحیح نہیں۔ ویسے آپ کی بات تسلیم ہے مگر میری رائے یہ ہے۔ اس طرح بات نہیں بڑھے گی ایک دوسرے کے دل میں عناد پیدا نہیں ہوگا۔ شوہر کے دل میں بھی اکرام اور لحاظ ہوگا اور باہمی تعلقات کی خوشگواری بھی باقی رہے گی۔

۱۸: اکثر عورتوں کو دیکھا گیا ہے کہ شروع عمر اور جوانی میں نماز نہیں پڑھا کرتی ہیں۔ عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھتی ہیں۔ ایسا ماحول جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

نماز تو بالغ ہونے سے پہلے شروع کر دینا لازم ہے اور بالغ ہونے کے بعد سے تو فوراً نماز کا پڑھنا فرض ہو جاتا ہے۔ اگر پہلے سے عادت نہیں رہے گی تو بلوغت کے بعد بھی پڑھنے کی عادت نہ رہے گی۔

۱۹: وہ عورتیں جو نماز کی پابند ہوتی ہیں۔ وہ سفر کے موقع پر نمازوں کو چھوڑ دیتی ہیں یا قضا

Marfat.com

کر دیتی ہیں۔ سفر میں نماز کا وقت آ جاتا ہے تو پڑھتی ہی نہیں۔ خیال رہے نماز کا قضا کرنا درست نہیں۔ پردہ کا لحاظ کر کے وضو کر لیں۔ گاڑیوں پر لیٹرین میں وضو بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ بلا کسی شدید عذر کے نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۲۰: عورتوں میں بخل بہت ہوتا ہے۔ کپڑے روپیہ وغیرہ رکھے رہتی ہیں۔ مگر کسی ضرورت مند فقیر، مسکین، سائل کو اپنی چیز نہیں دیتی ہیں۔ حسبِ موقع وسعت کی رعایت کرتے ہوئے صدقہ خیرات کرتے رہنا چاہیے۔ ایسا نہ کرنا بخل ہے جو جہنم کے اعمال اور اسباب میں سے ہے۔

۲۱: اگر غلطی اور کسی کی حق تلفی ہو جائے تو اسے معاف نہیں کراتی شرم کرتی ہیں، کسی انسان کو تم سے تکلیف پہنچی اس کی حق تلفی ہوئی تو فوراً زبان سے معافی مانگ لو تا کہ کل قیامت میں نہ پھنسو۔

۲۲: کوئی گناہ نافرمانی خداوندی ہونے پر نہ ندامت کا احساس ہوتا ہے اور نہ استغفار اور صلوۃ توبہ پڑھ کر خدا سے معافی مانگتی ہیں۔ یاد رکھو کوئی گناہ ہو جائے خدا کی نافرمانی ہو جائے۔ فوراً توبہ کرو۔ نماز توبہ پڑھ کر معاف کرا لو تا کہ کل قیامت میں اس کی سزا میں جہنم سے بچاؤ ہو سکے کہ کبیرہ گناہوں پر توبہ نہ ہونے کی شکل میں جہنم کی سزا کا استحقاق ہو جاتا ہے۔

ماں کے حق کو ضائع کر کے بیوی کی اطاعت قیامت کی علامت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا جب میری امت سے یہ پندرہ چیزیں ہونے لگ جائیں تو ان پر حوادث و مصائب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پوچھا گیا وہ کیا چیزیں ہیں اے اللہ کے رسول۔ تو آپؐ نے فرمایا جب غنیمت کے مال کو اپنا مال سمجھا جائے اور امانت کے مال کو غنیمت سمجھا جانے لگے اور زکوۃ کو بوجھ اور تاوان۔ اور آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرنے لگ جائے اور ماں سے توڑ کرے اور دوستوں کے ساتھ بھلائی کرنے لگ جائے اور باپ کے ساتھ رعایت و خدمت کا معاملہ ترک کر کے اور مسجدوں میں آواز بلند ہو جانے لگے اور قوم کا بڑا رذیل شخص ہو جائے اور لوگوں کا اکرام ان کے شر سے بچنے کے لیے کیا جانے لگے۔ شراب عام ہو جائے۔ ریشم استعمال ہونے لگے۔ گانے والیاں عام ہو جائیں۔ بعد کے لوگ اگلوں کو برا کہنے لگ جائیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی کا، زمین کے دھنسنے کا اور چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرو۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۴۴)

فائدہ: دیکھیے آج اس دور میں لوگو ماں باپ کے مقابلہ میں حتیٰ کہ خدا رسول کے مقابلے میں کس طرح بیوی کی غلامی کی جاتی ہے تا کہ ان کا حظ نفس پورا ہو خواہ والدین کی حق تلفی اور ظلم کیوں نہ ہو۔

Marfat.com

عورتوں کے لیے بھی وعظ کا سلسلہ ہونا چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں کی جماعت نے نبی پاکؐ سے درخواست کی کہ کوئی دن ہم لوگوں کے وعظ کے لیے مقرر فرمایئے۔ چنانچہ آپؐ نے تقریر فرمائی اور فرمایا جس کے تین اولاد کا انتقال ہو جائے تو وہ جہنم سے روک بن جائیں گے کسی عورت نے کہا اگر دو ہوں تو؟ آپؐ نے فرمایا دو پر بھی (ثواب ملے گا) (بخاری ۱/۱۶۷، مسلم ۲/۳۳۰)

فائدہ: عموماً عورتوں میں دینی معلومات کم ہیں۔ اس کی ایک معقول اہم وجہ یہ ہے کہ مردوں کو باہر آمد و رفت جمع و جماعت عیدین اور دیگر جلسہ جلوس اجتماعات میں شریک ہونے کا موقع ملتا ہے جس سے دین کی باتیں بالقصد اور بلا قصد کے آتی رہتی ہیں۔

عورتیں بیچاری گھر اور خانہ داری اور بچوں میں لگی رہتی ہیں۔ کہاں سے دین کی باتیں کان میں آئیں گی۔ گھروں میں عورتوں کا ماحول دینی نہیں۔ دینی کتاب کے پڑھنے پھر خریدنے کا نہ ذہن نہ موقع و فرصت اس وجہ سے عورتوں میں دینی معلومات کم ہیں۔ اس معلومات کی کمی کی وجہ سے دینی مزاج نہیں۔ ورنہ دینی باتیں سنیں تو مردوں کے مقابل ان میں جذبہ عمل زیادہ رہتا ہے۔

اس لیے اہل وعظ و صلاح کو چاہیے کہ عورتوں میں بھی دینی اصلاح بیان کا سلسلہ رکھیں۔ عہد نبوت کی عورتوں نے تو ضرورت سمجھ کر درخواست کی اب کہاں طلب نہ دنیا سے فرصت۔ لہٰذا اہل علم کو چاہیے کہ ان میں وعظ نصیحت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

عورتوں کے لیے بھی بیعت سنت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ عورتوں کو یہ کلمات قرآنیہ کہلوا کر بیعت فرماتے تھے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی اور آپؐ نے کسی کا ہاتھ نہیں چھوا۔ ہاں مگر بیوی باندی کا۔ (بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۱۷)

فائدہ: معلوم ہوا کہ جس طرح مرد حضرات بیعت ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں کو بھی کسی اللہ والی بزرگ ہستیوں سے بیعت ہونا چاہیے۔

ہمارے دیار میں مردوں کی بیعت وغیرہ کا تو کچھ سلسلہ ہے کہ وہ مشائخ اہل اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آمد و رفت کرتے ہیں۔ بیعت ہو جاتے ہیں۔ جس کی برکت سے دین سے تعلق رہتا ہے مگر عورتوں کا اکابرین سے بیعت ہونے کا سلسلہ کم ہے۔ عورتوں کو چاہیے کہ شوہر

Marfat.com

کی اجازت سے بیعت ہو جائیں۔ اس کے بڑے فوائد و برکات ہیں۔ دین پر آخرت کی باتوں پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تلاوت و اذکار کا شوق اور اس میں رغبت ہوتی ہے۔ معصیت اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ اور داعیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ یہ جو سمجھا جاتا ہے کہ بوڑھی عورتوں کو بیعت کرنا چاہیے یہ جہالت ہے۔ اچھے اعمال کی رغبت اور شوق بوڑھوں سے زیادہ جوانوں میں ہونا چاہیے۔ جوانی عبادت۔ شوق آخرت کے اعمال میں گزرے اس کی بڑی فضیلت ہے۔ ان جوانوں کو جن کی جوانی عبادت ذکر تلاوت میں زیادہ گزرے عرش کے سایہ کے مستحق ہوں گے۔

عورتوں کا جہاد حج ہے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپؐ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپؐ سے عورتوں نے جہاد کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا بہترین جہاد (تمہارے لیے) حج ہے۔ (بخاری ۱/ ۲۰۳، مشکوۃ)

فائدہ: چونکہ جہاد جیسے امور میں پردہ وغیرہ جو عورتوں پر ہے عمل نہیں ہو سکتا ہے اور مردوں کے خلط کے بغیر یہ فریضہ ادا نہیں ہو سکتا ہے۔ مزید عورتوں میں قوت و شجاعت اور ہمت بھی نہیں اسی وجہ سے شریعت نے جہاد ان سے اٹھا دیا۔ اب چونکہ جہاد کے ثواب سے یہ محروم ہو گئیں اس لیے شریعت نے اس کا بدل حج قرار دیا ہے۔ (ماخوذ از فتح الباری)

مزید اس جانب بھی اشارہ ہے کہ عورتوں کو گھر لازم ہے۔ سفر اور باہر پھرنا ممنوع ہے۔ ہاں صرف سفر حج ایک مشروع سفر ہے۔ اسی وجہ سے دوسری حدیث میں ہے حج کے بعد گھر کے قرار کو لازم پکڑ لے۔ چنانچہ آپ کی پیاری بیویوں نے اس پر عمل کیا۔

حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد خصوصیت سے گھر لازم پکڑے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات سے حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا بس تمہارے لیے یہی حج ہے۔ اس کے بعد گھروں کی چٹائیوں پر بیٹھنے کو لازم پکڑ لینا یعنی گھر سے باہر مت نکلنا۔ (مجمع ص ۲۱۷، طبرانی، ابویعلی، حسن الاسوہ صفحہ ۵۱۸)

فائدہ: خیال رہے کہ عورتوں کے لیے یہ امر باعث فضیلت ہے کہ وہ گھر میں پردہ کے ساتھ خدا کی عبادت۔ شوہر کی خدمت، گھریلو امور اور تربیت اولاد کے فرائض انجام دیں۔ گھر سے باہر

Marfat.com

نکلنا، خواہ کسی غرض سے ہو۔ مثلاً آفس میں کام کرنا، ملازمت کرنی وغیرہ اس کے مقصد آفرنیش کے خلاف ہے۔ اگر سفر ہے تو صرف حج کا۔ اس عادت کے بعد گھر کی چٹائی کو لازم پکڑ لیں۔ یعنی بلاضرورت شدیدہ کے جس کی شرع نے اجازت دی ہے گھر سے باہر قدم نہ نکالیں لیکن افسوس کہ آج مغربی تہذیب سے غیروں کی دیکھا دیکھی شرع کا یہ حکم پامال ہو رہا ہے۔ عورتیں مردوں کی طرح باہر بازاروں میں نکل پڑی ہیں اور اپنی عفت کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ خدا کے واسطے مغربی ملعون تہذیب سے بچو۔ ملازمت اور آفسوں کی آمدنی کو قربان کر کے تھوڑی کمی پر صبر کرلو۔ کل جنت کے مزے لوٹو۔ آج مالی فراوانی اور عیش کی خاطر مردوں کی طرح بے پردگی اختیار کرو گی کل دوزخ کی سزا بھگتو گی۔ سوچ لو سمجھ لو آج وقت ہے۔

عورتوں کے لیے اعتکاف سنت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے رمضان المبارک کے آخیر عشرہ کے اعتکاف کا ذکر فرمایا اس پر حضرت عائشہؓ نے بھی اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ استحاضہ کی حالت میں آپ کی بیوی نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ۱/ ۲۷۳)

فائدہ: جس طرح مردوں پر اعتکاف ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی اعتکاف مسنون ہے۔ آپؐ نے ہمیشہ ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا ہے۔ آپؐ کے ساتھ ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔ عورتیں گھر میں اعتکاف کریں گی۔ اگر پہلے سے کوئی جگہ نماز تلاوت کے لیے متعین ہو تو اسی مقام پر اعتکاف کرے گی اگر ایسا نہ ہو تو کوئی جگہ کنارے میں متعین کر لیں۔ وہاں بستر تسبیح کلام پاک مصلی وغیرہ رکھ لیں۔ اور پاخانہ پیشاب کے علاوہ کسی ضرورت سے نہ نکلیں عورتوں کو تو اعتکاف آسان ہے کہ وہیں بیٹھیں گھر کا ضروری کام بھی کر سکتی ہیں اور بتا بھی سکتی ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے عاجز کا رسالہ آداب اعتکاف دیکھیں اس میں تفصیل ہے۔

عورتوں کو بھی مسواک مسنون ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ مسواک فرماتے اور پھر مجھے دھونے دے دیتے تو پہلے میں مسواک کر لیتی پھر دھو کر آپؐ کو دے دیتی۔ (مشکوۃ، ابوداؤد)

فائدہ: مسواک کی فضیلت وسنت جس طرح مردوں کو ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مسواک سے نماز کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔

Marfat.com

افسوس کہ عورتیں اس فضیلت سے نادانی اور ماحول میں رائج نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہتی ہیں۔ رمضان میں تو کچھ کر بھی لیتی ہیں اور دنوں میں غائب۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عورتیں مسواک بھی کریں گی۔

عورتوں کو چاہیے کہ اس سنت کو رائج کریں۔ اور اپنی نمازوں کا ثواب بڑھائیں۔ عورتوں کے لیے پیلو کا مسواک بہتر ہے کہ وہ نرم اور اس کے ریشے ملائم ہوتے ہیں۔ اور جلدی سوکھتے نہیں۔ ایک مسواک کئی ہفتے تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مسواک کے فضائل اور فوائد کے لیے عاجز کی کتاب شمائل کبریٰ جلد ششم ملاحظہ کیجیے۔

جنت میں لے جانے والے بعض اعمال کا بیان

عموماً عورتوں میں عبادت، تلاوت، ذکر و دعا وغیرہ کا مزاج بہت کم ملتا ہے۔ اولاً ان کو گھریلو مشاغل اور مصروفیت کی وجہ سے موقع کم ملتا ہے۔ اور بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ مگر پھر بھی ان کو وقت نکال کر آخرت کے یہ اعمال کرتے رہنا چاہیے۔ جس طرح گھریلو کام کے لیے وقت نکال کر موقع پا کر کر لیا جاتا ہے اسی طرح نوافل، تلاوت، ذکر وظائف وغیرہ کا بھی وقت اور موقع نکال کر ادا کرتے رہنے چاہیے۔ ذرا موقع لگا فرصت ملی تلاوت میں لگ گئیں۔ ذرا کچھ فراغت نظر آئی ذکر و تسبیح میں لگ گئیں۔ کام سے فرصت ملی نماز کا وقت دیکھا نوافل میں لگ گئیں۔ اشراق اور اوابین کا وقت تو آسانی ملتا ہے۔

مگر آخرت کے اعمال سے غفلت اور مزاج عبادت نہ ہونے کی کی وجہ سے عورتیں عموماً نوافل و ذکر تلاوت تو دور کی بات فرائض تک چھوڑ دیتی ہیں۔ بڑے افسوس اور گھاٹے کی بات ہے۔ عبادت و ذکر و تلاوت کا مزاج جنتی ہونے کی علامت ہے۔ نوافل اور ذکر وغیرہ کے بعض فضائل ذکر کیے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے فضائل سے ان کو ان اعمال کی جانب رغبت پیدا ہو اور وقت نکال کر موقع بموقعہ ان اعمال و اذکار کو عبادت بنائیں کو ان سے جنت کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ واللہ الموفق (خدا ہی توفیق دینے والا ہے)۔

نماز اشراق

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکر خدا (یا تلاوت استغفار وغیرہ) کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ پھر اشراق کی دو رکعتیں نماز پڑھیں اور اس درمیان زبان سے (کوئی دنیاوی بات نہ نکالے) تو اس

Marfat.com

کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مسند احمد ترغیب صفحہ ۱۶۵)
فائدہ: مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہاں سے بہتر یہ ہے کہ ہٹے نہیں (اور ہٹ کر جائے کوئی کام کرے تب بھی کوئی حرج نہیں) سورج نکلنے تک بیٹھی ذکر و تلاوت وغیرہ کرتی رہے۔ پھر ذرا سورج بلند ہو جائے تو دو رکعت اشراق کی نماز پڑھ لے تو مقبول حج اور عمرے کا ثواب پائے گی غریبوں کا یہ حج ہے۔ وقت نکال کر پڑھ لیا کرو۔ روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتے میں ایک دو بار پڑھ لیا کرو۔ یہ وقت بہت مقبولیت کا ہے۔ اگر گھریلو نماز کے بعد بیٹھنے کا موقع نہ ملے تو کام سے فارغ ہو کر پڑھ لیا کرو۔ تاکہ یہ ثواب قیامت کے دن کام آئے اور چار رکعت پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ دن بھر کے کاموں کا خدائے پاک کفیل ہو جاتا ہے جیسا وقت موقعہ اور گنجائش دیکھو پڑھ لو۔ عادت بنا لو تو آسانی ہوگی۔

نفل اوابین.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھے اور ان کے درمیان کوئی دنیاوی بات نہ کرے۔ بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (ترمی صفحہ ۵۸، ترغیب صفحہ ۴۰۴)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (ترغیب جلد ا، ص ۴۰، مجمع الزوائد جلد ۲، صفحہ ۲۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو مغرب کے بعد ۲۰ رکعت پڑھے گا اس کے لیے خدائے پاک جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، ترغیب صفحہ ۴۴)
فائدہ: مغرب کے بعد جو چھ رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں ان کو اوابین کہتے ہیں۔ مغرب کی دو رکعت سنت کے بعد چھ رکعتیں ہیں۔ اگر موقع زیادہ نہ ہو دو رکعت سنت کے بعد چار رکعت پڑھنے پر بھی ثواب مل جاتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ بندوں نے ان نمازوں کا بڑا اہتمام کیا ہے۔

صلوۃ التسبیح

یہ وہ نماز ہے جسے آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو نوازتے ہوئے فرمایا کیا تمہیں عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں ایک چیز بتاؤں تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں۔ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ اگلے اور پچھلے نئے اور پرانے غلطی سے کیے

Marfat.com

ہوئے یا جان بوجھ کر کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے چھپ کر کیے ہوئے یا کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی معاف فرما دیں گے۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ گناہ گار ہو گے تو بھی تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ صلوۃ التسبیح بڑی اہم نماز ہے جس کا اندازہ حدیث بالا سے ہو سکتا ہے۔ علماء امت محدثین فقہاء صوفیا ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ مرقات میں لکھا ہے کہ حضرت عباس ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔ احادیث بالا میں اس نماز کے دو طریقے بتائے گئے ہیں۔

اول طریقہ: یہ ہے کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورہ کے بعد پندرہ مرتبہ یہ چاروں کلمہ سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ پڑھے دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر جب سجدہ سے اٹھے تو اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ پڑھ کر بغیر اللہ اکبر کہے سیدھا کھڑا ہو جائے اسی طرح چوتھی رکعت کے بعد پہلے ان کلموں کو دس مرتبہ پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ (پہلی رکعت میں) سبحانک اللھم کے بعد الحمد للہ سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے پھر سورہ کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ باقی سب طریقے بدستور (یعنی رکوع میں اس سے اٹھنے میں دونوں سجدوں میں اور ان کے بیچ میں بیٹھنے پر دس دس مرتبہ پڑھے) البتہ اس صورت میں نہ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ (چوتھی رکعت میں) التحیات کے ساتھ یعنی اس سے پہلے) پڑھنے کی۔ فضائل ذکر صفحہ ۷۵)

اس نماز کو بہتر ہے کہ ہر جمعہ کو کسی وقت یا ماہ میں ایک شب یا شب برات یا شب قدر کے موقع پر ماہ مبارک کے اخیر عشرہ میں پڑھ لیا کرے تاکہ اس کا عظیم ثواب قیامت کے دن پائے۔

نماز تہجد

اس نماز کی بڑی فضیلت اور بڑی برکات ہیں۔ احادیث میں اس کے بڑے بڑے فضائل مذکور ہیں۔ حضرات انبیاء اولیاء صوفیا اقطاب اغواث اور علماء ربانین خدا کے چہیتے لاڈلے پیارے بندوں نے اس پر مداومت کی ہے۔ اسی کی برکت سے ولایت اور تقرب اسی کی بدولت سے نوازے گئے بغیر اس نماز کے ولایت کا درجہ نہیں پایا جا سکتا۔ جنت کا داخلہ اور خدا کی معرفت و محبت کو بہت دخل ہے۔ ہر امت کے صالحین کی علامت ہے۔ فرصت و موقع ہو تو روز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ نہیں تو ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یا جب بھی رات کو موقع مل

Marfat.com

جائے نیند ٹوٹ جائے۔ اسے پڑھ لیا کرو۔ اس نماز کے بعد دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ یہ وقت بہت قیمتی ہے۔ آسمان دنیا پر خدائے پاک اترتے ہیں۔ (یعنی ان کی خاص توجہ) ان کی مرادوں کو دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ ہو سکے تو اس وقت کو سو کر غفلت میں دنیا کے عیش میں نہ گزارو۔ بلکہ خدا کو یاد کرلو۔ استغفار کرلو۔ گناہوں کی معافی مانگ لو۔ نماز نہ پڑھ سکو تو بیٹھ کر خدا کا ذکر کرلو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو بستر پر پڑے پڑے ہی اسے یاد کرلو۔ گناہوں سے توبہ عجز و انکساری کا اظہار کرلو آخرت کے ثواب کے علاوہ دنیا میں بھی اس کے بہت سے فوائد و برکات ہیں۔ رمضان کے دنوں میں تو ہرگز مت چھوڑو۔ سحری پکانے اور کھانے اٹھتی ہو۔ اسی میں وقت نکال کر چند رکعتیں پڑھ لیا کرو۔ شاید کہ یہی رات کی خاموش عبادت کل قیامت میں مغفرت اور نجات کا ذریعہ بن جائے۔

بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ سے مروی ہے کہ افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ حضرت مالکؓ اشعری سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک ایسا بالا خانہ ہے جس کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے۔ (یعنی شیش محل) اللہ نے یہ ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں سلام رائج کرتے ہیں اور لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھتے ہیں۔ (ترغیب صفحہ ۴۴۴)

حضرت اسماءؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن ایک مقام پر لوگوں کا حشر ہوگا ایک منادی آواز دے وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو بستر سے جدا رہتے تھے۔ (یعنی تہجد کی نماز پڑھتے تھے) پس وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ اور یہ لوگ کم مقدار میں ہوں گے۔ تو یہ لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے باقی لوگوں کا حساب ہوگا۔ (ترغیب)

سلمان فارسیؓ کی روایت میں ہے کہ حضور پاکؐ نے فرمایا تم پر تہجد کی نماز لازم ہے کیونکہ پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے تمہارے رب کے تقرب کا ذریعہ ہے گناہوں کا کفارہ ہے گناہوں سے روک ہے امراض جسمانی سے حفاظت کا باعث ہے۔ (ترغیب جلد ۱ صفحہ ۴۲۸)

حضرت سہل بن سعد کی روایت ہے کہ جان لو مومن کی شرافت رات کی نماز میں ہے۔ اور اس کی عزت لوگوں کے استغناء میں ہے۔ (ترغیب جلد ۱ ص ۴۳۱)

فائدہ: اس نماز کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے اور نہ کوئی خاص صورت ہے۔ جس طرح دو رکعت سنت اور نفل پڑھی جاتی ہے۔ بیٹھ کر بھی یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ کم از کم دو رکعت ہے اس کا آخری وقت وہ ہے جو سحری کے ختم ہونے کا وقت ہے۔ صبح صادق تک صبح کی اذان تک نہیں کہ

Marfat.com

بسا اوقات صبح کی اذان صبح صادق سے کچھ بعد یا کچھ دیر سے ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اذان تک پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ جہالت ہے صبح صادق کا وقت جنتریوں میں لکھا ہوتا ہے۔ دیکھ لیا جائے۔ یا کسی عالم سے پوچھ لیا جائے۔

صلوۃ الحاجۃ

جب کوئی ضرورت پیش آ جائے اور فکر و پریشانی سامنے آ جائے تو بجائے رنجیدہ ہو کر بیٹھنے کے صلوۃ الحاجہ پڑھ کر دعا مانگے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو کبھی کوئی ضرورت پیش آ جائے تو اچھی طرح وضو کرو۔ اور دو رکعت نماز پڑھو۔ (نماز کے بعد پھیر کر) درود پاک پڑھو۔ پھر یہ دعا پڑھو۔ اور اپنی ضرورت خدا سے مانگو انشاء اللہ تمہارے حق میں نافع ہوگا تو ضرور پورا کرے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ صلوۃ الحاجہ بارہ رکعت دو دو رکعت پڑھے۔ آخری رکعت کے تشہد میں درود پاک اور دعا ماثورہ کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھے پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دل ہی دل میں اپنی حاجت پیش کرے۔ (زبان سے الفاظ نہ نکالے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی) پھر سر اٹھائے۔ اور سلام پھیر دے۔ آپ نے فرمایا۔ بے وقوفوں کو یہ نماز نہ سکھاؤ اس کے ذریعے سے جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ (ترغیب جلد ۱ صفحہ ۴۷۸)

تلاوت کلام پاک کے فضائل وفوائد و برکات

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قرآن کی تلاوت کرو۔ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا۔ (مشکوۃ صفحہ ۱۸۴، مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو قرآن کا ایک حرف

Marfat.com

پڑھے گا اسے ایک نیکی اور ہر نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ملے گا۔ (مشکوۃ صفحہ ۱۷۶ ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تلاوت کا اہتمام کیا کرو۔ یہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ۔ (ابن حبان فضائل قرآن صفحہ ۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورہ بقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مشکوۃ جلد ا صفحہ ۱۸۴)

حضرت عطا بن رباح سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص شروع دن میں سورہ یسین پڑھے گا اس کی دن کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔ (داری مشکوۃ صفحہ ۱۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا قرآن میں ایک ایسی سورت ہے جو تیس آیتوں والی ہے وہ (پڑھنے والے کی) شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ وہ سورہ تبارک الذی سورہ ملک ہے۔ (ترمذی ابوداؤد مشکوۃ)

فائدہ: قرآن کی تلاوت تمام اذکار اوراد میں افضل ہے۔ اس کی تلاوت اور اس کا اہتمام والتزام بے شمار دینی و دنیاوی فوائد و برکات کا باعث ہے۔ اس سے خدائے پاک کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔ مصائب و حوادث دور ہوتے ہیں سہولت اور برکت والی زندگی میسر ہوتی ہے۔ گھر میں پڑھنے سے شیاطین و جنات سحر و امراض سے حفاظت رہتی ہے۔ آج بکثرت گھروں میں حوادث پریشانیوں کی شکایت رہتی ہے اس کی ایک وجہ قرآن کریم کی تلاوت کا نہ ہونا ہے۔ افسوس کہ آج ان اعمال سے یقین اٹھ گیا ہے۔

Marfat.com

عورتوں کی ایک خاص۔ دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپؐ نے مخصوص طور پر اس دعا کی تعلیم فرمائی:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أُصَلِّي وَ لَهُ حَاجَةٌ۔ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ۔

عَلَيْكِ بِجَمِيْلِ الدُّعَاءِ وَ جَوَامِعِهِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ مَا جَمِيْلُ الدُّعَاءِ وَ جَوَامِعُهُ قَالَ قُوْلِي

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ

وَ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَ أَسْئَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَ أَعُوْذُبِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا۔

(حاکم جلد' صفحہ ۵۲۱' ادب مفرد صفحہ ۱۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نماز پڑھ رہی تھی۔ مجھے تاخیر ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! بہترین اور جامع دعا اختیار کرو۔ (نماز کے بعد جو دعا مانگو گی تو ایسی جامع اور بہترین دعا مانگنا)۔ میں فارغ ہوئی تو آپ سے کہا وہ کون سی بہترین اور جامع دعا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کہو۔

دعا کا ترجمہ یہ ہے: "اے اللہ میں دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں۔ جس کا مجھے علم ہے یا نہیں اور دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں خواہ ان کا علم مجھے ہو یا نہ ہو۔ اور آپ سے سوال کرتا ہوں جنت کا اور اس قول اور عمل کا جو جنت کے قریب کر دینے والا ہو اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور اس قول اور عمل سے جو جہنم کے قریب کر دے۔ اور ان تمام چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا۔ اور ان تمام امور سے پناہ مانگتا ہوں جن سے محمدؐ نے پناہ مانگی ہے اور جو فیصلہ ہمارے لیے آپ فرمائیں اس میں اچھائی کا پہلو رکھیں۔

Marfat.com

پریشانی کے موقع پر عورتوں کو ایک دعا کی تلقین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ تْ فَاطِمَۃُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْئَلُہٗ خَادِمًا فَقَالَ لَھَا قُوْلِیْ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ کُلِّ شَیْئٍ مُنْزِلُ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ خَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ کُلِّ شَیْئٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْئٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مَنَ الْفَقْرِ۔ (ترمذی جلد۲ صفحہ۱۸۶)

فائدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک خادم نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی تھی۔ تعب و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس لیے ایک خادم کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے یہ دعا کی تعلیم فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس دعا کی خاصیت ہے کہ اس سے عورتوں کی گھریلو مشقت و پریشانی دور ہوتی ہے۔ تعب اور پریشان کن امور میں سہولت اور آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر عورت کے لیے مناسب ہے کہ وہ دعا فاطمہ کا ورد صبح و شام کی دعاؤں کے ساتھ کر لیا کرے۔ تاکہ پریشانی دور ہو کر سہولت اور آسانی پیدا ہو۔

ترجمہ دعا: اے ساتوں آسمان کے رب! عرش عظیم کے رب! ہمارے رب! اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل، قرآن کے نازل کرنے والے گٹھلی اور دانے کو پھاڑ کر اگانے والے۔ آپ سے ہر چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ ہی اول آپ سے قبل کچھ نہیں۔ آپ ہی آخر آپ کے بعد کچھ نہیں آپ ہی ظاہر ہیں۔ آپ کے اوپر کچھ نہیں آپ ہی باطن ہیں آپ کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہمارے قرض کو دور فرما دیجیے۔ اور فقر کو غنا میں بدل دیجیے۔

(مزید دعاؤں کے لیے ''الدعا المسنون'' دیکھیے۔ ہر قسم اور ہر موقع کی دعائیں مفید معلومات کے ساتھ مذکور ہیں)

کلمہ طیبہ

بہترین ذکر: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ (ترغیب)

Marfat.com

فائدہ: تمام ذکروں میں اس کو فضیلت حاصل ہے۔

ایمان تازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو۔ پوچھا کہ ہم لوگ ایمان کو کس طرح تازہ کریں آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ خوب کثرت سے پڑھا کرو۔ (ترغیب صفحہ ۴۱۵)

فائدہ: گناہ اور دنیاوی آسائشوں کی وجہ سے ایمان پر گویا کہ ایک قسم کا غبار بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس پر میل آ جاتا ہے اسے لا الہ الا اللہ کی کثرت سے نیا اور صاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے اللہ کے بزرگ بندے اولیاء اللہ رکھتے ہیں۔ تاکہ ایمان تروتازہ رہے۔

موت سے پہلے اس کی کثرت کا حکم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کی کثرت کیا کرو اس سے پہلے کہ تمہارے اور اس کے درمیان رکاوٹ آ جائے۔ یعنی موت۔ (ترغیب صفحہ ۲۱۶)

نہ موت کے وقت دہشت نہ قبر میں وحشت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ والوں پر نہ موت کے وقت کوئی دہشت اور نہ قبر میں کوئی خوف و دہشت ہوگی۔ بلکہ اس ذکر کی وجہ سے وہ امن اور سکون میں ہوں گے۔ (ترغیب ص ۴۱۷)

گناہ مٹ جاتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو بندہ بھی صبح شام کسی وقت لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے نامہ اعمال سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ (ترغیب صفحہ ۳۱۶)

عرش عظیم کی حرکت اور بندہ کی مغفرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے ایک نور کا مینار ہے جب بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ ستون حرکت کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کیسے خاموش رہوں آپ نے اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے مغفرت کر دی تب وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ (بزار، ترغیب صفحہ ۴۱۶)

احادیث میں ہے اس ذکر کی بڑی فضیلت اور اہمیت و تاکید ہے اس لیے صبح شام ۱۰۰

Marfat.com

مرتبہ ورد اس کا معمول بنایا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ صبح وشام کسی نماز کے بعد اس کا معمول بنایا جائے۔

سبحان اللہ وبحمدہ

پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو سبحان اللہ وبحمدہ (ایک سو مرتبہ) پڑھے گا ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (طبرانی' ترغیب صفحہ ۴۲۱)

گناہ معاف خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ پڑھے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (ترغیب جلد ۳ صفحہ ۴۲۲)

تیسرے کلمے کی فضیلت

حضرت سمرہؓ بن جندب کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ پاک کو یہ چار کلمے بہت ہی محبوب ہیں: سبحان اللہ' الحمد للہ' لا لہ الا اللہ' واللہ اکبر۔

جنت کے پودے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جنت کے پودے سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' واللہ اکبر ہیں۔ (ترغیب جلد ۳ ص ۴۲۴)

فائدہ: جنت چٹیل میدان ہے اس کے باغ ان کلموں سے بنتے ہیں۔ ایک کلمہ کہنے سے ایک درخت لگتا ہے۔

گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ' الحمد للہ' لا لہ الا اللہ' واللہ اکبر' سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ (ترمذی' ترغیب صفحہ ۴۲۴)

چوتھے کلمے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص لا الہ

Marfat.com

الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شی قدير۔ ہر دن سو مرتبہ پڑھے اس کے لیے دس غلاموں کی آزادی کا ثواب اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو گناہ معاف ہوں گے اور پورے دن شیطان سے حفاظت رہے گی اور اس دن اس سے بہتر کوئی عمل والا نہ ہوگا ہاں مگر جو یہی عمل زاید کیے ہو۔ (ترغیب جلد۳ صفحہ ۴۴۹ بخاری صفحہ ۹۴۷)

فائدہ: دیکھیے تھوڑا عمل کتنا ثواب آخرت کے علاوہ دنیاوی فائدہ بھی۔

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا یہ سید الاستغفار ہے۔ جو اسے یقین کرتے ہوئے شام کو پڑھے گا اگر اسی رات انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہو جائے گا اور صبح کو یقین کے ساتھ پڑھا پھر اسی دن انتقال کر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری صفحہ ۹۳۳)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ! آپ ہی رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ نے ہی پیدا کیا ہے۔ میں آپ کا بندہ ہوں اور حسب استطاعت آپ کے عہد اور وعدہ پر ہوں۔ اپنے کیے ہوئے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ آپ کی جو نعمتیں ہم پر ہیں اس کا بھی اقرار کرتا ہوں اور جو میرے گناہ ہیں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ ہمیں معاف فرما دیجیے آپ کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔

فائدہ: اس دعا کو زبانی یاد کر لے اور خیال کر کے صبح و شام پڑھ لیا کرے تا کہ جنت جیسی عظیم دولت کے لائق ہو سکے۔

استغفار اور اس کے فوائد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو مرد

Marfat.com

عورت دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہے سو اللہ پاک اس کے سو گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (ترغیب جلد ۴' صفحہ ۲۷۴)

آپؐ سو مرتبہ استغفار فرماتے: حضرت اغرالمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! استغفار کرو۔ میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے استغفار کو لازم کر لیا۔ (یعنی ضرور پڑھنے کا معمول بنالیا) اللہ پاک ہر غم رنج سے اسے نجات دے گا۔ اور ہر پریشانی کا حل ہوگا۔ (ترغیب جلد ۲ صفحہ ۴۶۸)

فائدہ: روزی کی سہولت اور برکت کے لیے کثرت سے استغفار کرنا بہت مفید ہے۔

جو اپنے نامہ اعمال سے خوش ہونا چاہے

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو یہ چاہے کہ اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے وہ کثرت سے استغفار کرے۔ (ترغیب جلد ۲ صفحہ ۶۹ھم)

فائدہ: استغفار کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد و برکات ہیں۔ ہر انسان گناہ میں مبتلا رہتا ہے۔ گناہوں کی وجہ سے مصائب و حوادث آتے ہیں اس لیے ہمیشہ استغفار کرتے رہنے کی عادت بنالے۔ یومیہ ستر (۷۰) سے سو (۱۰۰) تک پڑھا کرے سوتے وقت اس کا ورد کرنے سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ان کے حل کا راستہ نکلتا ہے۔ رزق کی پریشانی اور تنگی دور ہوتی ہے۔ غیب سے با گمان اس کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔

تسبیح فاطمی

یہ ایک بہت ہی مشہور و معروف تسبیح ہے جو بہت سے فضائل و خوبیوں کی حامل ہے۔ آپؐ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھریلو کام میں مشقت کی وجہ سے خادم کے مطالبہ پر خصوصیت کے ساتھ تعلیم فرمائی تھی۔ جس کا ذکر احادیث میں کثرت سے ملتا ہے۔

چنانچہ آپؐ نے فرمایا میں تم کو خدام سے بہتر (وظیفہ) بتادوں جب تم دونوں بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ اللہ اکبر' تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری صفحہ ۹۳۵)

ایک روایت میں چونتیس بار اللہ اکبر ہے اس طرح سو (۱۰۰) پورے ہو جائیں گے۔

فائدہ: تسبیح فاطمی کی بہت تاکید اور فضیلت ہے اور اس کے بڑے فوائد و برکات ہیں۔ حافظ ابن

Marfat.com

تیمیہ نے کہا ہے جو اس پر ہمیشگی اور مداومت اختیار کرے گا' اسے مشقت کے کاموں میں تھکن اور تعب نہ ہوگا۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ ان تسبیحوں کا سوتے وقت پڑھنا ازالہ تھکان اور زیادتی قوت کا سبب ہوتا ہے۔ عورتوں کے لیے عموماً یہ تسبیح بہت مفید ہے۔ ثواب کے علاوہ گھریلو کاموں میں بھی اس کی برکت سے سہولت ہوتی ہے۔ (فضائل ذکر صفحہ ۱۶۸)

صبح وشام کی وہ ذکر ودعا جو ثواب کے ساتھ پریشانیوں کا بھی دافع ہے

۱: حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص صبح یا شام اسے دس مرتبہ پڑھ لیا کرے گا۔ اسے دس نیکیاں ملیں گی۔ دس گناہ معاف ہوں گے۔ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور وہ شیطان اور تمام مصائب اور پریشانیوں سے محفوظ رہے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترغیب صفحہ ۴۵۵)

حضرت درداءؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو اسے صبح پڑھ لے تو شام تک اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک کسی مصیبت و حادثہ و پریشانی میں مبتلا نہ ہوگا۔ (غیب سے اس کی حفاظت اور بچاؤ کے اسباب پیدا ہوں گے)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

عورتوں کے بعض خاص اذکار

حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ تشریف لائے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں بوڑھی ہوگئی ہوں کمزور ہوں۔ کوئی عمل ایسا بتا دیجیے کہ میں اسے بیٹھی بیٹھی کرتی رہوں۔ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو۔ اس کا ایسا ثواب ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) عرب غلام آزاد کیے۔ الحمد للہ سو مرتبے پڑھا کرو اس کا ایسا

Marfat.com

ثواب ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) گھوڑے مع ساز و سامان لگام جہاد میں سواری کے لیے دیے۔ اللہ اکبر سو بار پڑھا کرو یہ ایسا ہے گویا تم نے سو (۱۰۰) اونٹ کی قربانی کی اور وہ قبول ہو گیا اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھا کر اس کا ثواب تمام آسمان و زمین درمیان کو بھر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ (ابن ماجہ' ترغیب صفحہ ۴۲۶)

فائدہ: دیکھیے کتنا آسان عمل اور کس قدر ثواب عظیم ثواب ہے۔

دعا سے پہلے کا عمل

حضرت ام سلیمؓ کہتی ہیں میں نے آپ سے عرض کیا کوئی علم مجھے تعلیم فرما دیجیے جس کے ذریعے میں نماز میں (سلام کے بعد) دعا کیا کروں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر دس دس مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ جو چاہو اس کے بعد دعا کیا کرو۔ (ترمذی' ذکر صفحہ ۱۵۳)۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ آپؐ ان کے پاسؓ صبح کی نماز کے بعد تشریف لے آئے۔ پھر جب چاشت کے وقت تشریف لائے دیکھا تو اسی طرح بیٹھی ذکر کر رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جس حال میں تم سے جدا ہوا تھا اسی حال میں بیٹھی ذکر کرتا پا رہا ہوں۔ (یعنی اس قدر طویل وقت تک ذکر کرتی رہیں) آپؐ نے فرمایا یہ چار کلمے ہیں میں نے تین مرتبہ کہے ہیں اس کا وزن تم کرو گی تو تمہارے ذکر کے برابر ہو جائے گا وہ یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضَا نَفْسِہٖ وَ زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (مسلم مشکوٰۃ ۲۰۱' ترغیب)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر اہم اور اس کا ثواب زیادہ ہے اسے پڑھا کرو۔ گو مقدار کم ہے مگر ثواب زیادہ ہے۔

کفارۂ مجلس کی دعا

عموماً آج کل کی مجلس خصوصاً جہاں چند عورتیں بیٹھتی ہیں وہاں نامناسب خلاف شرع اور محض دنیاوی امور کی باتیں ہوتی ہیں۔ آخرت کا دین و سنت کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ ایسی مجلس پر حدیث پاک میں وعید اور مخالفت آئی ہے۔

قیامت کے دن ایسی مجلس حسرت و افسوس کا باعث ہوگی۔ لہٰذا ہر مجلس میں اٹھنے سے پہلے کفارہ مجلس کی دعا پڑھ لے تو مجلس کا کفارہ ہو جائے گا اور قیامت کے دن حسرت و افسوس

Marfat.com

سے محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن خیال رہے اگر کسی کی غیبت یعنی پیٹھ پیچھے برائی کی' یا تکلیف پہنچائی اس سے زبانی معافی مانگنی ہو گی۔ محض یہ دعا کافی نہیں ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس کی مجلس میں نامناسب باتیں ہو جائیں تو اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۱)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اے اللہ تو پاک ہے۔ تو ہی تعریف کے لائق ہے۔ گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ترغیب صفحہ ۴۱۱)

درود پاک

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ دس گناہوں کو معاف کرے گا۔ دس درجوں کو بلند فرمائے گا۔ (جلاء الافہام صفحہ ۲۴' زاد الابرار)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو گا۔ (ترغیب جلد ۲ صفحہ ۵۰۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ہر دن مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود پڑھے گا اس کی سو ضرورتیں پوری ہوں گی۔ ستر (۷۰) آخرت سے متعلق تیس (۳۰) دنیا سے متعلق ہوں گی۔ (جلاء الافہام صفحہ ۳۴' زاد الابرار صفحہ ۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جو مجھ پر جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ درود پڑھے گا اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا (القول البدیع صفحہ ۵۱)

فائدہ: درود پاک کی بڑی فضیلت ہے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد و برکات کا باعث ہے ہر دن

Marfat.com

صبح شام ۱۰۰، ۱۰۰ مرتبہ یا کم از کم دس دس مرتبہ یومیہ معمول بنایا جائے اسی طرح دوسرے اور اوراد ذکر تسبیح وتلاوت کا روزانہ معمول بنالیا جائے اس میں سستی نہ کی جائے جس طرح اور دنیاوی کام کرتی ہیں اسی طرح جنت کے ان اعمال کے لیے بھی وقت نکالے کہ کل مرنے کے بعد راحت وآرام کی زندگی ملے۔ ہر وقت اپنی زبان کو ان اوراد سے تر رکھے۔ کبھی درود پڑھ لیا۔ کبھی استغفار کرلیا کبھی تسبیح پڑھ لی تا کہ جنت کے مزے اور راحت میسر ہوسکے۔ اللہ پاک ہم سب کو جنت کے اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ درود پاک کے دینی ودنیاوی فوائد و برکات کو جاننے کے لیے ہماری کتاب ''زاد الابرار'' درود پاک کے دینی و دنیاوی فوائد و برکات اور دعاؤں کی تفصیلی معلومات کے لیے ''الدعا المسنون'' دیکھیے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْهَا لَنَا ذُخْرًا وَّ وَسِيْلَةَ نَجَاةٍ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

فقط والسلام

محمد ارشاد القاسمی بھاگل پوری

استاذ حدیث، مدرسہ ریاض العلوم گورینی، جون پور

۱۵ محرم ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com